بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علاماتِ

ظہورِ مہدی علیہ السلام

علّامہ طالب جوہری

مقامِ اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی

آر۔اے بازار۔لاہور چھاؤنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علاماتِ

ظہورِ مہدی علیہ السلام

علّامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقام اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی

آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

عرض ناشر

طبع اوّل

ظہورِ مہدیؑ ـــــ انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجّۃ الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی، تاکہ دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاطِ کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہٰذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتدائیہ

عقیدۂ مہدیؑ اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمر عزیز کا ایک طویل حصّہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روز نامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علم رجال و درایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسوّدہ برسوں پہلے مدوّن کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سرِ نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہوکر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔ ابتدا میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے ذہن میں مہدیؑ کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری
مارچ ۱۹۸۷ء

مہدیؑ

ایک اجمالی تعارف

نام ـــــ محمدؑ

باپ ـــــ حسنؑ عسکریؑ

سلسلۂ نسب ـــــ حسن عسکریؑ ابنِ علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابنِ ابی طالب علیہم السّلام

ماں ـــــ نرجس بنت یشوعا بن قیصر بادشاہِ رُوم

کنیّت ـــــ ابو القاسم

القاب ـــــ مہدیؑ منتظر، صاحبِ زمان، قائم، حُجّت اللہ وغیرہ

ولادت ـــــ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرّا میں۔

ابتدائے امامت ـــــ ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صُغریٰ ـــــ اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین کے ذریعہ لوگوں سے خط وکتابت رکھتے تھے۔ غیبت صغریٰ کا دور چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین ـــ اوّل ـــ ابُو عمر و عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالباً)

دوم ـــ ابُو جعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ

سوّم ـــ ابُو القاسم حسین ابن رُوح نوبختی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم ۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبتِ کبریٰ ــــ غیبتِ کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے

نقشِ خاتم ــــ اَنَا حُجۃ اللّٰہ وخاصّتہ

نقشِ پرچم ــــ البیعۃ لِلّٰہ

انصارِ خاص ــــ تین سو تیرہ

مقامِ ظہور ــــ مکّہ معظّمہ

مقامِ بیعت ــــ رکن و مقام کے درمیان

مدّتِ حکومت ــــ اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حدودِ سلطنت ــــ پورا کُرۂ ارض

حُلیہ[۱] ــــ صُورت و سیرت میں رسُولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی، داہنے رُخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تِل، سرِ مبارک گول، اور کندھوں تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سُرمگیں، ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

---

[۱] یہ حُلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے آپ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث درباره مہدیؑ

آقائی صافی گلپائیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ و سنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

(۱) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

(۲) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

(۳) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

(۴) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسلِ علی سے ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں

(۵) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

(۶) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں، ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

(۷) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۴۶) ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

(۹) وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

(۱۰) وہ روایات جن میں ان کی طولانی عُمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

(۱۱) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدی کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

(۱۲) وہ روایات جن میں ظہورِ مہدی کی بشارت ہے، چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں

(۱۳) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دُنیا کو عدل و داد سے پُر کر دیں گے ایک سو تیئس (۱۲۳) ہیں۔

(۱۴) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دُنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے

اعتراف ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنّت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشیعۃ والرجعۃ کی پہلی جلد میں اس فہرس میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل معاصر علی محمد دخیل نے اپنی کتاب "الامام المہدیؑ" میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) ابُو سالم کمال الدّین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثّانی عشر فی

ابی القاسم محمّد ابن الحسن الخالص بن علی المتوکّل بن مُحمّد القانع بن علی الرّضا بن مُوسیٰ الکاظم بن جعفر الصّادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الزّکی بن علی المُرتضیٰ بن ابی طالب المہدی الحُجّۃ الخلف الصّالح المنتظر علیہم السّلام و رحمتہ و برکات — فاما مولد فبسر من رائ فی

۲۳ - ۲۵۸ھ-

(۲) ابُوعبداللہ محمد ابنِ یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزّمانؑ میں ذکر کیا ہے۔

(۳) شیخ نورالدّین علی ابنِ محمد بن صباغ مالکی نے اپنی کتاب الفصُول المہمّہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفت گو کی ہے۔

(۴) شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قز علی بن عبداللہ بغدادی حنفی (سبط ابُوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الاُمّہ میں ذکر کیا ہے

(۵) شیخ محی الدّین ابُوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدیؑ کا شجرۂ نسب بیان کیا ہے۔

(۶) عبدالوہاب ابنِ احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

(۷) شیخ حسن عراقی، عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

(۸) علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لواقح الانوار میں امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

(۹) نورالدّین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدّین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد ابن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے، جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بنایا گیا ہے۔

(۱۲) عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدی کا ذکر کیا ہے اور قصّہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱۳) جمال الدّین عطاء اللہ ابن غیاث الدّین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدی کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدی کی ولادت، نام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۶) ملک العلماء شہاب الدین ابن شمس الدّین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔

(۱۷) علی متقی بن حسام الدّین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہلِ تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابنِ روزبہان نے علامہ حلی کی کتاب نہج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہاردہ معصومینؑ پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر　　امام یجھز جیش الصفاء
سیطلع کالشمس فی غاسق　　ینجیہ من سیفہ المنتقی
تریٰ یملاء الارض من عدلہٗ　　کما ملئت جوراھل الھوی
سلام علیہ و آبائہ　　والنصارہ ماتدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٔ بنور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرداب مقدس کی تعمیر کروائی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرواب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔ جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ، جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسداللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے، اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد ساباطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین الساباطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعدالدین محمد بن مؤید بن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعدالدّین حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصّل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۱) صدرالدّین قونوی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدّین رُومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے

(۳۳) شیخ محمد عطّار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظہر الصفات

میں ائمہ اثنا عشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۶) سید نسیمی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابن شہاب الدین ہمدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الرّاغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الرّیاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد سراج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملّا حسین کاشفی نے روضۃ الشہداء مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۷ پر ذکر کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۴۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی دحلان نے فتوحاتِ اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۲۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۶) ابنِ حجر نے صواعقِ محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفداء نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۱۷۵ پر

ذکر کیا ہے۔

(۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التحاف فی حب الاشراف صفحہ ۱۷۹ پر ذکر کیا ہے

(۵۲) حمراوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں الیواقیت والجواہر سے نقل کیا ہے۔

(۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اوّل صفحہ ۷ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کردی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۱۲۲ اور ۲۴۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلنجی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین

(۶۲) ابو السرور احمد بن ضیا حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عماد الدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحیٰی بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ موالید آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہلِ سُنت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علاء الدولہ سمنانی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔

اظہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدّنظر رکھتے ہُوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام النّاس سے مخفی رکھا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجُود کی دستاویز تحریری صُورت میں ذخیرۂ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) علی ابنِ بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔

(۲) ابُو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔

(۳) ابو طاہر بلالی کو مطلع کیا۔

(۴) عثمان ابنِ سعید (نائبِ اوّل) کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا— اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔

(۵) ابُو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچّہ میرے بعد تمہارا امام ہوگا۔

(۶) محمد ابن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔

(۷) حمزہ ابن ابو الفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

(۸) احمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے خط تحریر فرمایا کہ "بچہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسّلام۔"

(۹) امام علی نقی علیہ السّلام کے خادم نصر کو بھی ولادتِ مہدیؑ کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

(۱۰) امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادتِ مہدیؑ کی اطلاع دی۔

(۱۱) ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادتِ مہدیؑ کی تہنیت دی۔

مہدیؑ کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۱) —— ابراہیم ابن ادریس
(۲) —— ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری
(۳) —— ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص
(۴) —— ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری
(۵) —— ابراہیم بن محمد فرح زجی
(۶) —— ابراہیم بن مہریار
(۷) —— ابن اخت ابی بکر عطّار (صوفی)
(۸) —— ابنِ بادشالہ اصفہانی
(۹) —— ابن العجمی یمانی
(۱۰) —— ابن خال شہزوری
(۱۱) —— ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

(۱۲) — ابوالادیان

(۱۳) — ابُو ثابت (اہلِ مرو)

(۱۴) — ابُو جعفر احول ہمدانی

(۱۵) — ابُو جعفر الرفا (اہلِ رے)

(۱۶) — ابُو الحسن دینوری

(۱۷) — ابوالحسن حسینی

(۱۸) — ابوالحسن ضراب اصفہانی

(۱۹) — ابوالحسن عمری

(۲۰) — ابُو الحسن ابنِ کثیر نوبختی

(۲۱) — ابُو راجح الحمامی

(۲۲) — ابوالرجا المصری

(۲۳) — ابُو عبداللہ ثوری

(۲۴) — ابُو عبداللہ جنیدی بغدادی

(۲۵) — ابُو عبداللہ بن صالح

(۲۶) — ابُو عبداللہ بن فرخ اصفہانی

(۲۷) — ابو عبداللہ کندی بغدادی

(۲۸) — ابُو علی بن مظہر

(۲۹) — ابُو علی نیلی

(۳۰) — ابُو غانم خادم

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم حلبیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم ردحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہل رے)

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قابس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہلِ صیمرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہلِ یمن)

(۹۸) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہلِ رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

(۱۰۲) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابو نصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ــــ علان کلینی

(۱۱۲) ــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ــــ عمر و اہوازی

(۱۲۱) ــــ ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ــــ مجرُوح فارسی

(۱۲۹) ــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ــــ ابُو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ــــ ابُو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ــــ محمد بن اسماعیل بن مُوسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ــــ محمد بن ایّوب بن نُوح

(۱۳۸) ــــ ابُوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم حلبیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم روحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون داہل رے۔

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۵۰) —— احمد بن عبداللہ

(۵۱) —— احمد بن عبداللہ ہاشمی

(۵۲) —— احمد بن سورہ

(۵۳) —— ابوالطیّب احمد بن محمد بن لطتہ

(۵۴) —— احمد بن محمد سراج دینوری

(۵۵) —— چالیس افراد

(۵۶) —— ازدی

(۵۷) —— اسحاق کاتب بن نوبخت

(۵۸) —— ابُو سہل اسماعیل بن علی نوبختی

(۵۹) —— اُمّ کلثُوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

(۶۰) —— بدر (خادم)

(۶۱) —— بلالی بغدادی

(۶۲) —— ابُو علی خیزران کی کنیز

(۶۳) —— ابوالحسن بن وجناء کے جد

(۶۴) —— جعفر ابن احمد

(۶۵) —— جعفر بن حمدان

(۶۶) —— جعفر کذّاب (توّاب)

(۶۷) —— جعفر بن عُمر

(۶۸) —— جعفری (اہلِ یمن)

(۶۹) ــــ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۳۹ ا اشخاص)

(۷۰) ــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۳۹ اشخاص)

(۷۱) ــــ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۳۰ ا اشخاص)

(۷۲) ــــ عاجز بغدادی

(۷۳) ــــ حسن بن جعفر قزوینی

(۷۴) ــــ حسن بن حسین اساب آبادی

(۷۵) ــــ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

(۷۶) ــــ حسن بن فضل بن یزید

(۷۷) ــــ حسن بن نصر قمی

(۷۸) ــــ ابو محمد حسن بن وجناء نصیبی

(۷۹) ــــ حسب بن وطاۃ صیدلانی

(۸۰) ــــ حسن بن ہارون دینوری

(۸۱) ــــ حسین بن یعقوب قمی

(۸۲) ــــ حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)

(۸۳) ــــ حسین بن حمدان

(۸۴) ــــ حسین بن علی بن محمد بغدادی

(۸۵) ــــ حسین بن محمد اشعری

(۸۶) ــــ حصینی (اہلِ اہواز)

(۸۷) ــــ حکیمہ خاتون

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قالبس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہل صیمرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہل یمن)

(۹۸) ـــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفرار)

(۱۰۲) ـــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ـــــ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضار)

(۱۰۴) ـــــ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابو نصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) —— عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) —— عبداللہ سوری

(۱۰۹) —— ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) —— عقید (غلام)

(۱۱۱) —— علان کلینی

(۱۱۲) —— علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) —— علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) —— ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) —— علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) —— علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) —— علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) —— ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) —— ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) —— عمر واہوازی

(۱۲۱) —— ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) —— فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) —— قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) —— قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) —— کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابوجعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابونعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابوعلی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۱۴۵) ـــــ محمّد بن جعفر

(۱۴۶) ـــــ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

(۱۴۷) ـــــ محمد بن صالح

(۱۴۸) ـــــ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

(۱۴۹) ـــــ محمد بن عباس قصری

(۱۵۰) ـــــ محمد بن عبداللہ الحمید

(۱۵۱) ـــــ محمد بن عبیداللہ قمیؔ

(۱۵۲) ـــــ ابوجعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)

(۱۵۳) ـــــ محمد بن علی اسود داؤدی

(۱۵۴) ـــــ محمد بن علی شلمغانی

(۱۵۵) ـــــ محمد بن کشمرد ہمدانی

(۱۵۶) ـــــ محمد بن قمی

(۱۵۷) ـــــ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

(۱۵۸) ـــــ محمد بن محمد کلینی (اہل رے)

(۱۵۹) ـــــ محمد بن معاویہ ابنِ حکیم

(۱۶۰) ـــــ محمد بن ہارون بن عمران ہمدانی

(۱۶۱) ـــــ محمد بن یزداد

(۱۶۲) ـــــ مرداس قزوینی

(۱۶۳) ـــــ مرداس بن علی۔

(۱۶۴) ــــ مسرور طباع
(۱۶۵) ــــ ابوغالب زراری کا مصاحب
(۱۶۶) ــــ معاویہ بن حکیم
(۱۶۷) ــــ نسیم خادمہ امام حسن عسکری
(۱۶۸) ــــ نیلی (اہل بغداد)
(۱۶۹) ــــ نصر بن صباح
(۱۷۰) ــــ قم اور مضافات قم کا ایک وفد
(۱۷۱) ــــ ہارون قزاز بغدادی
(۱۷۲) ــــ ہارون بن موسیٰ بن فرات
(۱۷۳) ــــ یعقوب ابن منقوش
(۱۷۴) ــــ یعقوب ابن یوسف ضراب غسانی
(۱۷۵) ــــ یوسف ابن احمد جعفری
(۱۷۶) ــــ یمان بن فتح بن دینار[۱]

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسمار ارشادِ مفید، غیبتِ طوسی المجالس السنیہ، تبصرۃ الولی، منتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے جمع کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں - اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جا سکے۔

---

[۱] الامام المہدی صفحہ ۱۲۹

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبع اوّل میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں میں شوق آمادگی پیدا ہو جائے اور عقیدۂ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں۔ جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے۔ جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ و سُنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن نا قابلِ اعتنا بھی نہیں۔ البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علمار نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے۔ جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیّت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پاسکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ "خاصّہ اور عامّہ"۔ "خاصّہ" وہ علامات ہیں جن کا تعلّق صرف اور صرف مہدی علیہ السّلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفتگو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ "عامّہ" وہ علامات ہیں جو عوام النّاس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرزِ تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کُلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علامات جزئیّہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا مُلک یا طبقہ یا جغرافیائی خطّہ سے متعلّق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) عَلَامَاتِ بَعِیدَۃ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہٰذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رُونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلا دیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رُونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیّہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فَرَج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتمی اور یقینی فَرَج مہدی (عجل اللہ فرجہٗ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی ہجرتوں کی، دور دراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لٹکتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوفِ جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فَرَج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کٹھن حالات میں وہ ہمت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے نا اُمید نہ ہو جائیں لہٰذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں تبلا دیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علاماتِ ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فَرَج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہور مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہد ظہور نسبتہً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

(۲) <u>علاماتِ قریبہ</u>: موضوع زیرِ بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہورِ مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہورِ مہدی سے نسبتہً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں۔ مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رُونما نہ ہوں ظہور نہیں ہو گا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آرہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

(۳) علاماتِ حتمیہ :۔ ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجّال، بحوالہ روایتِ کمال الدین، صیحۂ آسمانی بحوالہ روایتِ مفضل ابنِ عمر، خروجِ سفیانی بحوالہ بحارالانوار وغیرہ۔

(۴) علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہو گی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانون محو و اثبات یا باصطلاحِ دیگر قانونِ بدا سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبرِ واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور مسند و مُرسل بھی۔ غرضکہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر موثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعاً مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ جن روایات کو بیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انھیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدم صحت پر حکم لگایا جا سکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اُس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلۂ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہو گی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہو گا، لیکن اگر ان روایات کو عمل تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیئے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں دشوار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہو گا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرین مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مَیں نے آج سے تقریباً انتیس سال قبل ایک کتاب "قیامت صغریٰ" پر تعارفی سطر میں لکھتے ہوئے علامات ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور برمحل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مُشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعۃً مُشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

(۱) خطِ کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مبرا تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار واحادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خطِ کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریوں اور فرو گزاشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تحریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہوسکا۔ کہ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑے جائیں گے یا جلائے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں، جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو برآمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔

(۲) روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں مستعمل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل و قوع اور صدرِ اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

(۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جا سکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

(۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد غرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کے تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پُورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مدّ نظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقض نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

(۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے — جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پُوری ہونگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو مہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائشیں نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ عظیم علمی خیانت متصور ہوگی۔[۱]

---

[۱] قیامتِ صغریٰ تالیف مولانا محمد عباس قمر زیدی مطبوعہ ۱۹۶۸ء صفحات س/ع

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔
اس کا جواب یہ ہے کہ :

① ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔
② انسان اپنے آپ کو ظہورِ مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور اُن عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔
③ یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولِ اسلامؐ اور ائمہؑ اثنا عشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔
④ یہ اخبار بالغیب کی مہتم بالشان نشانی ہیں۔
⑤ ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی و الہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمّل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔

طویل روایات

روایتِ معراج

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لما عرج بی ربی جل جلاله اتانی النداء یا محمد! قلت لبیك رب العظمة لبیك فاوحی الی یا محمد! فیم اختصم الملا الاعلیٰ؟ قلت الٰهی لا علم لی فقال لی یا محمدؐ! هل اتخذت من الادمیین وزیرا واخا ووصیا من بعدك؟ فقلت الٰهی ومن اتخذ؟ تخیر انت لی یا الٰهی۔

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ! میں نے کہا اے خدائے عظمت لبیک! اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے محمدؐ! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمدؐ! تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے منتخب فرما دے۔

فاوحی الی: یا محمد! قد اخترت لك من الادمیین

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے سارے آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

علی ابن ابی طالب فقلت:	تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے
الٰھی ابن عمّی؟ فاوحی الی:	عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟
یا محمد! ان علیا وارثك	تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمدؐ! علی
ووارث العلم من	تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد
بعدك وصاحب لوائك	تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت
لواء الحمد یوم	کے دن تمہارا لوا رحمد اس کے ہاتھ میں
القیامة، وصاحب حوضك	ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو
یسقی من ورد علیه من	تمہاری اُمت کے آنیوالے مومنین کو
مؤمنی اُمّتك۔	سیراب کرے گا۔
ثم اوحی الی انی قد	پھر خداوند عالم نے وحی کی اے
اقسمت علی نفسی قسما	محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی
حقا لا یشرب من ذٰلك	ہے کہ تمہارا دُشمن اور تمہارے اہلبیت
الحوض مبغض لك ولا	اور ذریتِ طیبہ کا دُشمن ہرگز ہرگز
اهل بیتك و ذرّیتك الطیبین	آبِ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمدؐ!
حقا (حقا) اقول یا محمّد!	تمہاری امت کو جنّت میں داخل
لا ذخلن الجنّة جمیع	کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود
امتك الا من ابیٰ۔	انکار کرے۔
فقلت: الٰھی واحد	میں نے عرض کی پروردگار! کیا
یابی دخول الجنّة؟	کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

فاوحیٰ الیٰ بلی یابی قلت، وکیف ابی فاوحیٰ الیٰ یا مُحمد اخترتك من خلقی واخترت لك وصیا من بعدك وجعلته منك بمنزلة هارُون من مُوسیٰ الا انّه لا نبیّ بعدك، والقیت محبّته فی قلبك وجعلته ابا لولدك فحقه بعدك علیٰ اُمّتك كحقّك علیهم فی حیاتك فمن جحد حقه جحد حقّك ومن ابی اَنْ یوالیه فقد ابی ان یدخل الجنّة۔

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت ہارُونؑ اور مُوسیٰؑ کی نسبت قرار دی ہے فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبّت تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔ تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کا وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس کی محبّت کا انکار کیا اس نے تمہاری محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری محبّت سے انکار کیا اس نے جنّت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فخررت لله عزّو جل ساجداً شكراً لما انعم علي فاذا منادٍ ينادي: يامحمّد! ارفع راسك سلني اعطاك، فقلت: الهي اجمع اُمّتي من بعدي على ولاية علي بن ابي طالب، ليردوا على جميعاً حوضي يوم القيامة۔

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس وقت آواز آئی اے محمدؐ اپنے سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ اے پروردگار! میرے بعد میری پوری اُمت کو علی ابن ابی طالبؑ کے دوستوں میں قرار دے کہ وہ سب قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے پاس آسکیں۔

فاوحي الي: يا محمد! اني قد قضيت في عبادي قبل ان اخلقهم، و قضائي ماضٍ فيهم، لا هلك به من اشياء، واهدي به من اشياء، وقد آتيته علمك من بعدك وجعلته وزيرك وخليفتك من بعدك

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو گمراہ ہوا سے ہلاک کردوں اور جو راہ راست پر چلے اس کی ہدایت کروں میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو دیا ہے، ہم نے اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور میں نے اسے تمہارے بعد تمہارے اہل وعیال اور تمہاری اُمّت پر خلیفہ

على اهلك وامتك عزيمة منّي، لا يدخل الجنة من ابغضه، وعاده وانكر ولايته من بعدك ومن ابغضك ابغضني، ومن عاداه فقد عادك، ومن عادك فقد عاداني، ومن احبه فقد احبك ومن احبك فقد احبني۔

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دُشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دُشمنی کی اس نے تجھ سے دُشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دُشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبّت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مُجھ سے محبّت کی۔

وقد جعلت (له) هذه الفضيلة و اعطيتك ان اخرج من صلبه احد عشر مهديا، كلّهم من

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذرّیت سے گیارہ مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

من البكر البتول، اخر	وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسٰی ابنِ مریم
رجل منهم يصلي خلفه	نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد
عيسى ابن مريم	سے بھر دے گا۔جیسی کہ وہ ظلم وجور سے
يملا الارض عدلا كما	بھر چکی ہوگی۔میں اسی کے ذریعہ
ملئت جورا وظلما	انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا
انجي به من الهلكة	گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا
واهدي به من الضلالة	اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
وابري به الاعمى و	بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
اشفي به المريض۔	شفایاب کروں گا۔
قلت: الٰهي فمتى يكون	میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
ذلك؟ فاوحى اليّ عزّ	ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ جب (۱)
وجل: يكون ذلك	علم اٹھالیا جائے گا۔اور (۲) جب
اذا (۱) رفع العلم، (۲)	جہالت ظاہر ہوجائے اور جب
وظهر الجهل، (۳) و	(۳) قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے
كثر القراء، (۴) وقل	اور جب (۴) عمل کم ہوجائے اور جب
العمل، (۵) وكثر	(۵) قتل کی کثرت ہوجائے اور جب
القتل[1] (۶) وقل الفقهاء	(۶) فقہائے ہدایت کم ہوجائیں اور جب

---

[1] بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فتک ہے۔

الهادون (۷) وكثر فقهاء الضلالة الخوانه (۸) وكثر الشعراء۔	(۷) گمراہ و خائن فقہاء کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعراء کی کثرت ہو جائے۔
واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، وحليت (۱۰) المصاحف، وزخرفت المساجد (۱۱) وكثر الجور (۱۲) والفساد، وظهر (۱۳) المنكر، وامر امتك به و نهوا عن المعروف (۱۴) واكتفى الرّجال (۱۵) بالرّجال والنّساء (۱۶) بالنّساء، وصارت (۱۷) الامراء كفره، و اولياؤهم (۱۸) فجره و اعوانهم (۱۹) ظلمه، (۲۰) وذووالراى منهم فسقه (۲۱) وعند (ذلك) ثلاثه	اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیاں ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفا کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق
وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف
بجزیرة العرب (۲۴) وخراب
البصرة علی یدی رجل من
ذریتك یتبعه الذنوج
(۲۵) وخروج ولد من ولد
الحسن بن علی (۲۶) وظهور
الدجال یخرج بالمشرق
من سجستان ، (۲۷) و
ظهور السفیانی۔
فقلت: الٰهی وما
یکون بعدی من
الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی
ببلاء بنی امیة وفتنه ولد
عمی وما هو کائن
الی یوم القیامة فاوصیت
بذالك ابن عمی

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق
میں اور مغرب میں، جزیرۃ العرب
(۲۳) میں اور شہر بصرہ (۲۴) میں
تمہاری ذریّت کے ایک دشمن کے
ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی
سیاہ فام کریں گے اور (۲۵)
حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص
خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں
دجّال علاقہ سجستان[1] سے خروج کریگا
اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔
مَیں نے عرض کیا پروردگار!
میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا
نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمزادوں
(بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور
جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ
سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا
تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

---

[1] اس سے مراد سیستان ہے۔

حین هبطت الی الارض	ابنِ عم (علی) کو بتادیا اور اپنے عمل
وادیت الرسالة فللّٰه	رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس
الحمد علی ذلك، کما	کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی
حمده النبیون، وکمال	ہے اور جیسا کہ ہر شئے قبل میں حمد
حمده کُل شی قبلی، وما	کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق
هو خالقه الیٰ یوم	ہونے والی اشیاء قیامت تک
القیامة۔[1]	حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

(۱) عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرة العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی۔ یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، اگر فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیروشیما کی

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۶۔

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف :۔ شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرستا یا ترستا یا خرسا خرسنا، مرمری روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محسن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب :۔ مسجد دمشق کا مغربی حصہ

ج :۔ بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین ہمدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے انشاءاللہ شہر قم مستثنیٰ ہے

د :۔ بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارۂ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہداۃ صادقؑ)

ہ :۔ مصر میں بھی خسف ہوگا۔

(۳) خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتب ہوں گے، جن کے سبب کرۂ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولادِ حسنؑ کی جگہ اولادِ حسینؑ تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولادِ حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

(۴) یہ مشہور دجّال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسیٰ کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کریگا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہوسکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔

روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال حججت مع رسول الله صلی الله علیه و آله حجة الوداع فلما قضی النبی صلی الله علیه و آله ما افترض علیه من الحج اتی مودع الکعبة فلزم حلقة الباب ونادی برفیع صوته ایها الناس فاجتمع اهل المسجد واهل السوق فقال اسمعوا انی قائل ما هو بعدی کائن فلیبلغ شاهدکم غائبکم ثم بکی رسول الله صلی الله علیه و آله حتی بکی لبکائه الناس اجمعین فلما سکت من بکائه

جابر ابن عبداللہ انصاری بیان کرتے کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب رسولؐ اللہ حج اور اس کے فرائض سے فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کو ہاتھ میں تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔ "اے لوگو!" اس آواز کو سنتے ہی وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا، سنو! میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے بعد ہو گا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

قال اعلموا رحمکم اللّٰه ان مثلکم فی هذا الیوم کمثل ورق الشوك فیه الی اربعین ومائة سنة ثم یاتی من بعد ذالك شوك وورق الی مائتین سنة ثم یاتی من بعد ذلك شوك لا ورق فیه۔

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو، جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

حتی لا یری فیه الا سلطان جابر او غنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراة رعناء ثم بکی رسول اللّٰه فقام الیه سلمان الفارسی رحمه اللّٰه قال یا رسول اللّٰه اخبرنا متی یکون ذالك فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم و ذهب قراؤکم و

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسیؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمان[1]! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

---

[1] حضرت سلمانؓ فارسی کو مخاطب کرکے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زکوٰة ما اظهرتم
منكراتكم وصلت اصواتكم
في مساجدكم وحلته الدُنیا
فوق روسكم والعلم
تحت اقدامكم والكذب
حدیثكم والغیبته فاكهتكم
والحرام غنیمتكم ولا یرحم
كبیركم صغیركم ولا
یوقر صغیركم كبیركم
فعند ذالك تنزل اللعنة
علیكم و یجعل باسكم
بینكم وبقي الدّین بینكم
لفظًا بالسنتكم فاذا او
تیتم هٰذه الخصال
توقعوا الرّیح الحمر
اومسخا وقذفا بالحجارة

قرآن ختم ہوجائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائگی
قطع کردوگے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
کردوگے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
میں بند ہوں گی اور جب تم دُنیا کو سر پر اٹھاؤ
گے اور علم کو زیرِ قدم رکھو گے اور جب جھوٹ
تمہاری گفتگو ہوگی۔ غیبت تمہاری نقلِ
محفل ہوگی اور حرام مال غنیمت ہوگا اور
جب تمہارا بزرگ تمہارے خوردوں پر شفقت
نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی اور تمہاری
اُمت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں
پیدا ہوجائیں[1] تو سُرخ آندھی مسخ یا
آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

---

[1] اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین عذابوں کے جو یہاں بیان ہوا ہے۔

وتصديق ذالك في كتاب
الله عزّ وجلّ۔

میرے اس کلام کی تصدیق کتابِ خدا
میں موجود ہے۔

قُل هو القادر على
ان يبعث عليكم عذابا من
فوقكم او من تحت
ارجلكم او يلبسكم شيعا
ويذيق بعضكم باس
بعض انظر كيف
نصرف الايات لعلهم
يفقهون۔
(سورۂ انعام آیت ۶۵)

اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس
بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے
سر کے اُوپر سے نازل کرے یا تمہارے
پاؤں کے نیچے سے اٹھادے یا ایک
گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کردے
اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ
چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات
کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ
لوگ سمجھ سکیں۔

فقام اليه جماعة
من الصحابة فقالوا يا رسول
الله اخبرنا متى يكون
ذالك فقال صلى الله عليه
عليه واٰله عند تاخير
الصلوٰة واتباع الشهوات
وشرب القهوات و شتم
الاباء والامهات حتى

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اُٹھ
کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسُول اللہ
ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو
آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں
میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی
عام ہو جاتے اور قہوے کی مختلف
اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور
ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

ترون الحرام مغنما و
الزّكوٰة مغرما واطاع
الرّجل زوجته وجفى و
قطع رحمه وذهبت رحمته
الاكابر وقل حياء
الأصاغر وشيدوا البنيان
وظلموا العبيد والاماء
شهدوا بالهواء وحكمُوا
بالجور ويسب الرّجل
اباهُ ويحسد الرّجل اخاه
ويعامل الشركاء
بالخيانة وقل الوفاء
وشاع الزّنا وتزين الرّجل
بثياب النّساء وسلب
عنهنّ قناع الحياء ودب
الكبر في القلوب
كدبيب السّم
في الابدان وقل
المعروف وظهرت

تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ
سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور لونڈیوں
پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا وہوس کی بنیاد پر
گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصّہ
دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
پردہ اُٹھ جائے اور تکبّر دلوں میں اس
طرح داخل ہو جائے جس طرح زہر جسموں
میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

ہو جائیں اور فسق[۱] الٰہی حقیر ہو جائیں اور	الجرايم وهونت العظائم
سرمایہ[۲] دار مال کی بناء پر اپنی تعریف کی	وطلبوا المدح بالمال
خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے	وانفقوا المال للغناء و
پر مال صرف کریں اور دنیاداری میں سرگرم	شغلوا بالدنيا عن
ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ	الآخرة وقل الورع و
کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور	كثر الطمع والهرج
انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور	والمراج واصبح
ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں	المومن ذليلا والمنافق
اوران کے دل ایمان سے خالی ہوں	عزيزا مساجدهم معمورة
اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف	بالاذان وقلوبهم خالية
(توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان	من الايمان بما استخفوا
سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا	بالقران وبلغ المؤمن
کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ	عنهم كل هوان فعند
ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے	ذالك ترى وجوههم
ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل	وجوه الادميين وقلوبهم
ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے	قلوب الشياطين كلامهم احلى

---

۱ بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور عجوبہ چیزیں عام ہو جائیں

۲ لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکر اپنی تعریف کروائیں گے

من العسل وقلوبهم أمرّ
من الحنظل فهم ذءاب
وعليهم ثياب ما من يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالىٰ
افبي تغترون ام علي
تجترءون۔
افحسبتم انّما
خلقناكم عبثا وانكم
الينا لا ترجعون ۔[1]
فوعزتي وجلالي لولا
من يعبدني مخلصا ما
امهلت من يعصيني طرفة
عين ولولا ورع الورعين
من عبادي لما
انزلت من السماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعجبا لقوم

اور ان کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے
ہیں تو وہ بھیڑیئے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔
کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔
میں اپنی عزّت و جلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت
نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقوے
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

---

[1] سورۃ مؤمنون آیت ۱۱۷۔

الهواء و تعظيم اصحاب المال
وبيع الدّين بالدُّنيا فعند هـا
يذوب قلب المومن في جوفه
كما يذوب الملح بالماء
مما يرٰى من المنكر فلا
يستطيع ان يغيره قال سلمان
ان هذا لكائن يارسُول الله
قال اى والّذى نفسى بيده
يا سليمان ان عندها يليهم
امراء جوره و وزراء فسقه و
عرفاء ظلمته و امناء خونة
فقال سليمان ان هٰذا الكائن
يارسُول الله فقال اى و
الّذين نفسى بيده يا
سلمان ان عندها يكون
المنكر معروفا و
المعروف منكرا و
يوتمن الخائن ويخون
الامين ويصدق الكاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے
اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا لیکن
اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
سلمان نے کہا کہ یارسُولؐ اللہ!
کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت
حکمران ظالم و جابر ہوں گے۔ وزراء
فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
نے کہا یارسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف
منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار
سمجھا جائے گا اور امین خیانت کریگا
اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

ویکذب الصّادق قال سلمان
وان ھذا الکائن یا رسُول
اللّٰہ قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ فعندھا یکون إمارۃ
النساء ومشاورۃ الاماء
وقعود الصبیان علی
المنابر ویکون الکذب
طرفا والزّکٰوۃ مغرما
والفیی مغنما ویجفوا
الرجل والدیہ ویبر
صدیقہ ویطلع الکوکب
المذنب قال سلمان
ان ھٰذا الکائن یا رسول
اللّٰہ قال ای والّذی
نفسی بیدہٖ یا سلمان
وعندھا تشارک المرئۃ
زوجھا فی التّجارۃ و
یکون المطر قیظا و
یغیظ الرام غیظا و

اور سچّے کی تکذیب کی جائے گی سلمانؓ
نے کہا یا رسُول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
اے سلمانؓ! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
پر جور و جفا کرے گا اور اپنے دوست
کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور دُم دار
ستارہ ظاہر ہوگا سلمانؓ نے کہا، یا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
اس وقت عورت تجارت میں اپنے
شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
صاحبانِ عزّت ذلیل ہوں گے اور

يحتقر الرجل المعسر
فعندها تقارب الاسواق
اذ قال هٰذا ما بع
شيا وقال هذا لم
اربح شياء فلا
ترى الا ذاما لله
فقال سلمان ان هذا
لكائن يا رسول الله!
قال اى والذى
نفسى بيده يا سلمان
فعندها تليهم
اقوام ان تكلموا
قتلوهم وان سكتوا
استباحوهم ليستاثرن
بفيهم وليطون حرمتهم
وليسفكن دائهم
ولتملان قلوبهم دغلا
ورعبا فلا ترهم
الا وجلين خائفين

غریب وفقیر شخص کی توہین کی جائے
گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمانؓ نے
کہا، یا رسولؐ! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
گے اور ان لوگوں کی دولت سے
خود دولت مند بن جائیں گے اور
ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبین مرھوبین قال	مگر ہراساں اور خوف زدہ، مرعوب
سلمان ان ھذا لکائن	اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا
یارسُول اللہ قال ای	رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
والّذی نفسی بیدہٖ	اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
یا سلمان عند ھا یوتی	میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق
بشیٔ من المشرق و	سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے
شیءٍ من المغرب یلون	گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا
اُمّتی فالویل لضعفا	جائے گا۔ پس وائے ہو میری اُمت کے
اُمّتی منھم و الویل	ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس وائے
لھم من اللہ لایرحمون	ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ
صغیرا ولا یوقرون	چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے
کبیرا ولا یتجاوزون	نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں
عن مُسیئٍ جثتھم جثۃ	گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے
الادمیین وقلوبھم	اوران کے دل شیطانوں کے دل ہونگے
قلوب الشیاطین قال	سلمانؓ نے کہا یارسُول اللہ! کیا ایسا
سلمان وان ھٰذا لکائن	ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
یارسُول اللہ قال ای والّذی	کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
نفسی بیدہ یاسلمان وعندھا	وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور
یکتفی الرجال بالرّجال والنّساء	عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ويغار على الغلمان
كما يغار على الجارية
فى بيت اهلها وتشبه الرّجال
بالنساء والنساء بالرّجال
ويركبن ذات الفروج
السّروج فعلى من من اُمتى
لعنة الله قال سلمان ان
هذا الكائن يا رسول الله!
قال اى نفسى بيده يا
سلمان وعندها سسرت
المساجد كما تزخرف
البيع والكنايس وتحلى
المصاحف وتطول
المنارات وتكثر الصّفوف
بقلوب متباغضه والسن
مختلفه قال سلمان
وان هذا لكائن
يا رسول الله! قال اى
والّذى نفسى بيده

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سلمان
نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری
کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں
میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
سلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا
ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

يا سلمان وعندها تحيس
ذكور امّتي مذهب
يلبسون الحرير والديباج
ربيتخذون جلود المنمور
صفا قال سلمان وان
هذا الكائن يارسُول الله
قال اى والّذى نفسى
بيده يا سلمان وعندها
يطمص الرّبا ويتعاملون
بالخسية والرشاء و
يوضع وترفع الدُّنيا
قال سلمان وان هذا
يكائن يارسول الله قال
اى والّذى نفسى بيده
يا سلمان وعندها يكثر
الطلاق فلا يقام لله
حدّا ولن يضر الله شيئا
قال سلمان وإن هذا
لكائن يارسول الله قال اى

ہے۔ اس وقت میری اُمّت کے مرد اپنے
آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
کریں گے سلمان نے کہا یا رسُول اللہ!
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے۔ اس وقت سُود ظاہر و
آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست
ہو جائیگا اور دُنیا بلند ہو جائے گی سلمان
نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

والّذی نفسی بیدہ یا سلمان
وعندها تظهر القنيات
والمعازف ويليهم شرار
أُمّتي، قال سلمان وان
هذا لكائن يا رسول الله
قال اى والّذى نفسى
بيده يا سلمان وعندها
تحجّ اوْ ساطها للتجارة
وتحجّ فقراؤها
للرياء والسمعة فعندها
يكون اقوام يتعلمون
القرآن لغير الله
فيتخذونه مزامير
ويكون اقوام يتفقهون
لغير الله وتكثر
اولاد الزنا ويتغنون
بالقرآن ويتهافتون
بالدّنيا، قال سلمان
وان هذا لكائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمّت کے شریر
لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمّت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنازادوں
کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

يا رسول الله قال اى
والذى نفسى بيده يا
سلمان ذالك اذا انتهكت
المحارم واكتسبت
المآثم وتسلط الاشرار
على الاخيار ويفشوا
الكذب ويظهر
الجاجة ويغشى
العاقل[1] ويتباهون
فى اللباس ويمطر فى
غير اوان المطر و
يستحسنون الكوبة
والمعازف وينكرون
الامر بالمعروف و
النهى عن المنكر حتى
يكون المومن فى ذالك
الزمان اذل من الامة

میلان رکھتے ہوں گے۔ سلمان نے کہا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
وقت ہوگا۔ جب محارم کی ہتک حرمت
ہو جائے اور گناہ اکتساب کیے جائیں اور
اشرار کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضد ظاہر
ہو جائے۔ عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے
نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

---

[1] بعض نسخوں میں اس جملہ کی جگہ "ویفشوا الفاقة" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

ویظهر قرائهم وعبادهم
فیما بینهم التلاوم
فاولئك یدعون فی
ملكوت السموات الارجاس
الانجاس ـ قال سلمان
ان هذا لكائن یا رسول
قال ای والذی نفسی
بیده یا سلمان فعندها
لا یغشی الغنی الا الفقر
حتی ان السائل یسئل
فیما بین الجمعتین لا
یصیب احد الیضع فی
كفه شیئا قال سلمان
وان هذا لكائن یا
رسول الله قال ای والذی
نفسی بیده یا سلمان وعندها
یتكلم الرّویبضة قال سلمان!
وما الرّویبضة یا رسول الله فداك
ابی واُمّی قال یتكلم فی امر

لوگ آسمان کے فرشتوں میں نجس اور
پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل
دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
سلمان نے کہا یا رسُول اللہ کیا
ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
ہے۔ اس وقت رومیفہ گفتگو
کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسُول
اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہُوں یہ رومیفہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور
جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامة من لم يكن يتكلم فلم يلبثوا الا قليلا حتى تخور الارض خورة فلا يظن كل قوم الا انها خارت في ناحيتهم فيمكثون في مكثهم فتلقي لهم الارض افلاذ كبدها قال ذهب و فضّة ثمّ اومى بيده الى الاساطين فقال مثل هذا في يومئذ لا ينفع ذهب ولا فضة وهذا معنى قوله فقد جاء اشراطها۔ [۲]

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے[۱]۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔ جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور یہی فقط 'جاء اشراطہا" کا مفہوم ہے۔

---

[۱] دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

[۲] تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۱۰۷۶ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیرِ مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

روایت اصبغؒ

ان اصبغ بن نباتہ قال:	اصبغ بن نباتہ نے روایت کی
سمعت امیرالمُؤمنین علیہ	ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ کو لوگوں
السّلام یقول للناس: سلونی	سے کہتے ہُوئے سُنا کہ مجھ سے جو چاہو
قبل ان تفقدونی لأنی	پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کردو
بطرق السّماء اعلم من	اس لیے کہ سارے علماء سے آسمان کے
العلماء، وبطرق الارض	راستوں کو اور سارے عالم سے زمین
اعلم من العالم، انا	کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں.
یعسوب الدّین انا یعسوب	میں دین کا سردار ہُوں، میں مومنوں
المؤمنین وامام المتّقین،	کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت
ودیان النّاس یوم الدّین	کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہُوں۔
انا قاسم النار، وخازن	مَیں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہُوں
الجنان، وصاحب الحوض	صاحبِ حوضِ کوثر ہُوں اور میزان
والمیزان وصاحب الاعراف	اعمال اور صاحبِ اعراف ہُوں،
فلیس منا امام الا وھو	ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت
عارف بجمیع اھل ولایتہ،	کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

وذالك قوله عزوجل انما انت منذر ولكلّ قوم هاد۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ تم منذر ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

الا ايّها النّاس سلونى قبل ان تفقدونى (فان بين جوانحى علما جما فسلونى قبل ان) تشغر برجلها فتنه شرقية وتطائى خطامها بعد موتها وحياتها و تشب النار بالحطب الجزل من غربى الارض رافعة ذيلها، تدعو يا ويلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات او هلك، باى واد سلك فيومئذ تاويل هذه الاية۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کردو۔ پس مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائے اور کہے گا وائے ہو ان لوگوں پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ (مہدیؑ) مر گیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ کسی وادی میں چلا گیا اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔

ثمّ رددنا لكم الكرة

پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

خسف بهم فلا ينجو الا رجل يحول الله وجهه الى قفاه لينذرهم، ويكون اية لمن خلفهم و يومئذ تاويل هذه الاية ولو ترى اذا فزعوا فلا فوت واخذو من مكان قريب۔

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو پشت کی طرف کر دے گا تاکہ لوگ خائف ہوں اور پیروان سفیان کو عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس حالت کو دیکھو گے۔ جب کہ گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑے جائیں گے[1]

ويبعث مائة وثلاثين الفا الى الكوفة وينزلون الروحاء والفارق فيسير منها ستون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع قبر هود عليه السلام بالنخلية فيهجمون

اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا۔ یہ لشکر روحا اور فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخیلہ میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

---

[1] سورۂ سبا آیت ۵۱۔

اليهم يوم الزينة و
امير الناس جبار عنيد
يقال له: الكاهن الساحر
فيخرج من مدينة الزوراء
اليهم امير في خمسة
آلاف من الكهنة و
يقتل على جسرها سبعين
الفاء حتى تحمى الناس
من الفرات ثلاثة ايام
من الدماء ونتن اجساد
ويسبى من الكوفة سبعون
الف بكر لا يكشف عنها
كف ولا قناع، حتى يُوضعن
في المحامل، ويذهب بهن
الى الثوبة وهي الغري.

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا
حاکم ایک جبّار اور سرکش انسان ہوگا
جسے لوگ کاہن و ساحر کے لقب سے
یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا
حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ
کے ارادے سے حرکت کرے گا اور
یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل
پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خُون
اور مردوں کے تعفن کے سبب تین
دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی
اختیار کریں گے۔ ستّر ہزار باکرہ لڑکیاں
جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر
نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی
جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثوبہ
یعنی غری[1] لے جایا جائے گا۔

---

[1] غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثوبہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔

ثم یخرج من الکوفة
مائة الف ما بین مشرك و
منافق، حتّٰی یقدموا دمشق
لا یصدهم عنها صاد
وهی ارم ذات العماد، و
تقبل رایات من شرقی
الارض غیر معلمة لیست
بقطن ولا کتان ولا
حریر، مختوم فی
راس القناة بخاتم
السیّد الاکبر یسوقها
رجل من ال محمد تظهر
بالمشرق، وتوجد ریحها
بالمغرب کالمسك الاذفر
یسیر الرّعب امامها بشهر حتی
ینزلوا الکوفة طالبین بدماء آبائهم۔

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہر کوفہ
سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے
جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں
روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے
کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت
نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے
نہ سُوتی ہوں گے اور نہ ریشمی، ان کے
نیزوں کی نوک پر سیّد اکبر (رسول اللہؐ)
کی مہر ہوگی اور ان کا رہبر خاندانِ رسولؐ
کا ایک شخص ہوگا۔ یہ مشرق میں ظاہر
ہوں گے اور ان کی خوشبو مُشک
کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا رعب
ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں
گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ
پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا
انتقام لیں گے۔

فبیناهم علیٰ ذالك
اذا اقبلت خیل الیمانی و
الخراسانی یستبقان کانّها

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور
ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے
گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

فرسی رہان شعث غبر جرد
اصلاب نواطی واقداح
اذا نظرت احدھم برجلہ
باطنہ فیقول: لاخیر
فی مجلسنا بعد یومنا
ھذا اللّھم فانا التائبون
وھم الابدال الّذین
وصفھم اللہ فی کتابہ
العزیز" انّ اللہ یُحِبّ
المتوابین ویحب المتطھرین
ولنظراؤھم من آلِ
محمّد ویخرج رجل من
اھل نجران یستجیب
للامام فیکون اوّل النّصاری
اجابۃ فیھدم بیعہ
ویدق صلیبہ، فیخرج
بالموالی وضعفاء النّاس

یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار
آلودہ ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے کہ
گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں رُکنے میں
خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
کہ "اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
ہے"[1] اس وقت اہلِ نجران سے
ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدیؑ)
دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

---

[1] سورۂ بقرہ ۲۲۲۔

فیسیرون الی النخلیہ باعلام هدی، فیکون مجمع الناس جمیعا فی الارض کلّها بالفاروق فیقتل یومئذ ما بین المشرق والمغرب ثلاثۃ الاف الف یقتل بعضهم بعضا فیومئذ تاویل هذه الآیۃ "فما زالت تلك دعواهم حتی جعلناهم حصیدًا خامدین۔"

کے ساتھ خروج کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت کے پرچم اُٹھائے ہُوئے نخلیہ تک پہنچیں گے اور" فاروق" روئے زمین کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا، تو اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور "وہ یہی بات کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے رونق کر دیا"۔[1]

وینادی مناد فی شهر رمضان من ناحیه المشرق عند الفجر: یا اهل الهدی اجتمعوا! ینادی مناد من قبل المغرب بعد ما یغیب الشفق یا اهل الباطل اجتمعوا ومن الغد عند الظهر تتلون

اور ایک منادی ماہِ رمضان میں مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا "اے اہلِ ہدایت جمع ہو جاؤ، اور ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔ اے اہلِ باطل جمع ہو جاؤ، اس کے دوسرے دن ظہر کے وقت سُورج رنگ

---

[1] سُورۂ انبیاء ۱۵۔

الشمس وتصفر فتصبر سودًا	بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر
مظلمة ولیوم الثالث یفرق	سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے
الله بین الحق والباطل، وتخرج	دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق
دابة الارض، وتقبل الروم الی	کر دے گا۔ دابۃ الارض خروج کریگا
ساحل البحر عند کہف	اور رُومی لشکر سمندر کے کنارے
الفتیه، فیبعث الله الفتیة من	اصحاب کہف کے غار کے نزدیک
کہفهم، مع کلبهم منهم رجل	پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے
یقال لهٗ: ملیخا وآخر خملاها	کتے کے ساتھ اُٹھالے گا۔ ان میں سے
وهما الشاهدان المسلمان	ایک ملیخا، دوسرا خملاہا، یہ دونوں
للقائم علیه السّلام۔	قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

(۱) مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض رُوسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔

(۲) آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدہ مہدیؑ کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدیؑ کا انتقال ہو گیا۔

(۳) آیت ، ۶ (بنی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آلِ محمد

علیہم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

(۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

(۵) شہر میں دشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

(۶) ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبۂ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

(۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

(۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہل کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرجا یا ہندوؤں کا مندر۔ کشفِ ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پرچموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفسِ زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم و فضل اور ورع و تقوای میں بلندیوں پر فائز ہوگی۔ ستّر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالبًا اہلِ علم و تقوای ہوں گے۔

روایت نزال ابن سبرہؓ

عن النزال بن سبرہ قال:	نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے
خطبنا علی بن ابی طالب	کہ ایک دن امیرالمومنینؑ نے ہمارے
علیہ السّلام فحمد للّٰہ	سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم
واثنی علیہ، ثمّ قال	کی حمد وثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ
سلونی ایّھا النّاس	فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا
قبل ان تفقدونی. ثلاثا	چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے
فقام الیہ صعصعۃ بن	گم کردو یہ سُن کر صعصعہ بن صوحان
صوحان فقال: یا امیر	اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
المؤمنین متی یخرج الدّجال؟	امیرالمومنین دجال کا خروج کب ہوگا
فقال لہٗ علی علیہ السّلام:	فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری
اقعد فقد سمع اللّٰہ	بات سُن لی اور اسے تمہارا مقصود
کلامك وعلم ما اردت	بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ
واللّٰہ ما المسؤل عنہ	میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے)
باعلم من السّائل، ولکن	سائل سے عالم تر نہیں ہے[1] لیکن

[1] خروج دجال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط اللہ کے علم میں ہے۔

لذلك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحذو
النعل بالنعل وان شئت
انبأتك بها قال: نعم
يا امير المومنين. فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذالك اذا
امات الناس الصلاة،
واضاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذو الرشا، وشيدوا
البنيان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الاهواء
واستخفوا بالدماء
وكان الحلم ضعفاء

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو
لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں
گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں
آگاہ کر سکتا ہوں۔ صعصعہ نے عرض
کی یا امیرالمومنینؑ! ارشاد فرمایئے
فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔
اس کی علامات یہ ہیں۔
کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور
امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود
کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور
اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور
دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں
اور سفہاء[1] کو عامل بنائیں اور کام پر
معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے
لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے
لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو
بے قیمت سمجھنے لگیں اور حلم کو انسان

---

[1] اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پروا اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

ظلم فخراء وكانت الامراء
فجرة، والوزراء ظلمة
والعرفاء خونة والقراء
فسقة وظهرت شهادات
الزور، واستعلن الفجور
وقول البهتان والاثم
والطغيان وحليت
المصاحف، وزخرفت
المساجد، وطولت
المنار، واكرام الاشرار
وازدحمت الصفوف
واختلف الاهواء، و
نقضت العقود واقترب
الموعود وشارك
النساء ازواجهن
فى التجارة حرصا

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم وستم
باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں
اور وزراء ظالم ہوں اور عرفاء[۲] خائن
ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔
اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں
اور فسق وفجور، بہتان تراشی، گناہ و
سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور
جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں
میں نقاشی کی جائے، منارے طویل
بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی
تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں
کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں
میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے
ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب
آجائے اور بیویاں حرص دُنیا
میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

۲؎ بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش وروں کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

على الدنيا، وعلت	میں شریک ہونے لگیں فاسق [1]
اصوات الفساق و	انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
واستمع منهم وكان	انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار
زعيم القوم الرذلهم	ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
واتقى الفاجر مخافة	و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
شره و صدق الكاذب	سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے
واوتمن الخائن،	کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
واتخذت القيان و	خیانت کار امین بن جائے اور گانے
المعازف، ولعن آخر	والی عورتیں آلاتِ موسیقی ہاتھ میں
هذه الامة اولها	لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
وركب ذوات الفروج	اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
السّروج وتشبه النّسآء	لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
بالرّجال والرجال	اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے
بالنّساء وشهد شاهد	مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
من غير ان يستشهد و	کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
شهد الآخر قضاء لذمام	اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی
بغير حقا عرفه وتفقه لغير	دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

[1] یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاستدانوں کے انتخابی نعروں اور تقریروں کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلافِ حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

الدين، واثروا عمل الدّنيا
على الآخرة، ولبسوا
جلود الضان على قلوب
الذئاب، وقلوبهم
انتن من الجيف، و
امر من الصبر، فعند
ذلك الوحا الوحا،
العجل العجل، خير
المساكين يومئذٍ،
بيت المقدس
ليأتين على النّاس
زمان يتمنى احدهم
انّه من سكانه فقام
اليه الاصبغ بن نباتة
فقال: يا امير المؤمنينؑ
من الدّجال؟ فقال:
الاان الدّجال صائد بن
الصيد فالشقي من
صدقه، والسعيد من كذبه

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
کے دل مردار سے زیادہ مستعفن ہونگے
اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے (جب
ایسا زمانہ آجائے تو) اس وقت
عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
المقدس ہوگی، انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص
وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہوگئے
اور عرض کی کہ یا امیر المومنینؑ! دجّال
کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
دجّال صائد بن صید ہے، وہ شقی
ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

يخرج من بلده يقال
لها اصبهان من قرية
تعرف اليهودية عينه
اليمنى ممسوحة والاخرى
فى جبهته تضيئ كانها
كوكب الصبح فيها
علقه كانها ممزوجة
بالدم بين عينيه
مكتوب "كافر" يقراء
كل كاتب و امّی
يخوض البحار، وتسير
معه الشمس، بين
يديه جبل من دخان
وخلفه جبل ابيض
يرى الناس انه طعام،
يخرج فى قحط شديد تحته
حمار اقمر خطوه حمارة ميل
تطوى له الارض منهلا
منهلا ولا يمر بماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہوگی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہوگی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ہو
گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہوگی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تحریر ہوگا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندروں
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہوگا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہوگا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہوگا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

الاغار الی یوم القیامة
ینادی باعلی صوته یسمع
ما بین الخافقین، من
الجنّ والانس والشیاطین
یقول: الیّ اولیائی انا
الّذی خلق فسوّی،
وقدر فهدی، انا ربّکم
الاعلیٰ۔ وکذب عدو
اللّٰہ انه الاعور یطعم
الطعام ویمشی فی
الاسواق، وان ربّکم
عزّ وجلّ لیس باعور
ولا یطعم ولا یمشی
ولا یزول (تعالی اللّٰہ عن
ذالک علوا کبیرا)
الا وان اکثر اشیاعه یومئذ
اولاد الزّنا واصحاب
الطیالسة الخضر، یقتله اللّٰہ
عزوجل بالشام علیٰ عقبة تعرف

کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک
کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
سے خطاب کرے گا، جسے مشرق و مغرب
تک جن و انس اور شیطان سنیں گے
اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں
وہ دُشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
راستہ چلے گا۔ جب کہ تمہارا رب نہ
یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
زنا زادے اور سبز ریشمی لباس والے
لوگ ہوں گے۔ خدائے عزوجل شام
کی ایک پہاڑی پر جس کا نام "عقبیٰ
افیق" ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

يعقبة افيق ثلاث ساعات من يوم الجمعة على يدي من يصلي المسيح عيسىٰ بن مريم خلفه۔

الا ان بعد ذلك الطامة الكبرىٰ قلنا: وما ذالك يا امير المؤمنين؟ قال: خروج دابة من الارض من عند الصفا، معها خاتم سليمان، وعصاء موسى، تضع الخاتم على وجه كل مؤمن، فيطبع فيه هذا مؤمن حقا" وتضعه على وجه كل كافر حقا" حتى ان المومن لينادي الويل لك يا كافر وان الكافر ينادي طوبى لك يا مؤمن! وددت انى اليوم مثلك فا فوزًا فوزا ثم

یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا۔ ہم نے پوچھا کہ "یا امیر المومنین! وہ حادثہ کیا ہے؟" فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

خطبۃ البیان

عن عبد الله بن	حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ[1] نے
مسعود رفعة الى على	فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن
بن ابى طالب عليه	ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع
السلام لما تولى الخلافة	مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا
بعد الثلاثة أتى	خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش
الى البصرة فرقى	ہوگئیں اور ان کے بدن تھرا اُٹھے
جامعها وخطب النّاس	جب انہوں نے آپ کے اس
خطبة تذهل منها	خطبہ کو سُنا تو شدّت سے گریہ کیا
العقول وتقشعر منها	اور نالہ و شیون کی صدائیں بلند
الجلود فلما سمعوا	ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے
منه ذلك اكثروا	ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
البكاء والنحيب وعلا	وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ
الصّراخ قال وكان رسول	کے اور خداوند عالم کے درمیان
اللهؐ قد اسر اليه السر	تھے۔ علی کو پوشیدہ طور پر بتلا دیئے

---

[1] یہ مشہور صحابیٔ رسولؐ نہیں ہیں بلکہ ایک راوی ہیں۔

المخفی الّذی بینه وبین الله
عزّ وجلّ فلاجل ذلك انتقل
النّور الّذی کل فی وجه
رسول اللهؐ الی وجه علی بن
ابی طالب علیه السلام قال:
قال او مات النّبیؐ فی مرضه
الّذی أوصی فیه لعلی امیر
المومنینؑ وکان قد اوصی
امیر المومنینؑ ان یخطب
النّاس خطبة البیان فیها
علم کان ومایکون الی یوم
القیمة قال فقام امیر المومنین
علیه السلام بعد موت النّبیؐ
صابرا علی ظلم الامة الی أن
قرب أجله وحان وصایة
النّبیؐ بالخطبة الّتی
تسمی خطبة البیان
فقام امیر المومنین
علیه السّلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسُول
اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
انتقال فرمایا۔ اس میں امیر المومنینؑ
کو وصیّت بھی کی تھی اور یہ وصیّت
بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
خطبۃ البیان کو بہ طور خطبہ ارشاد فرما
دیں۔ جس میں پورے ماضی اور قیامت
تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
نے وفاتِ رسُول کے بعد اُمّت
کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
اس خطبہ کے سلسلے میں رسُول اللہ
کی وصیّت پر عمل کرنے کا مرحلہ
آگیا۔ پس امیر المومنین اُٹھے اور
منبر پر تشریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها
من بين الخافقين
باذن الله عز وجل بعد
طلوع الشمس من
مغربها فعند ذالك
ترفع التوبة فلا
توبة تقبل ، ولا عمل
يرفع" ولا ينفع نفسًا
ايمانها لم تكن امنت
من قبل اوكسبت
فی ایمانها خیرا ثمّ
قال عليه السّلام : لا
تسألونی عما يكون
بعد ذالك فانّهٗ
عهد الیّ حبیبی علیه
السلام ان لا اخبربه
غیر عترتی فقال
النزال بن سبرة لصعصعة
ما عنی امیرالمؤمنین

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و
کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو
بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو
خدا کے اذن سے اسے اس وقت
دیکھیں گے جب سُورج اپنے مغرب
سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درِ توبہ
بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہو گی اور نہ
کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے
گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے
گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول
نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر
نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس
کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس
لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسُول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ
عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ
کسی اور کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال
ابن سبرہ نے صعصعہ سے پُوچھا
کہ اس بات سے امیرالمومنینؑ کی

بهذا القول: فقال صعصعة
يا ابن سبرة ان الّذى يصلى
خلفه عيسى بن مريم
هو الثانى عشر من العترة
التّاسع من ولد الحسين
بن على، وهو الشمس
الطّالعه من مغربها
يظهر عند الرّكن و
والمقام يطهر الارض و
يضع ميزان العدل فلا
يظلم احد فاخبر
امير المومنين عليه السلام
ان حبيبه رسول الله صلّى الله
عليه و اله وسلم عهد اليه
الا يخبر بما يكون بعد ذلك
غير عترته الائمة۔ [1]
(صلوات الله عليهم اجمعين)

کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب
دیا کہ اے ابن سبرۃ! وہ شخص جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں
گے وہ عترتِ رسُول کا بارہواں
اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو
گا۔ یہ وہی سُورج ہے جو اپنے
مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن
مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین
کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو
قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد
کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا
اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے
کہ ان کے حبیبؐ رسول اللہ نے
ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد
جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہلِ بیت کے
علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۳

ورقى المنبر وهى آخر خطبة
خطبها فحمد لله وأثنى
عليه وذكر النبىؐ. فقال:
ايها النّاس أنا وحبيبى محمّد
كهاتين وأشار بسبابته
والوسطى ولولا آية فى
كتاب الله لنبأتكم بما
فى السّمٰوٰت والارض وما
فى قعر هذا فما يخفى
على منه شئ ولا تعزب
كلمة منه وما اوحى الىٰ
بل هو علم علمنيه
رسول اللهؐ لقد امر لى
الف مسئلة فى كلّ مسئلة
الف باب فى كلّ باب
الف نوع فاسئلونى
قبل ان تفقدونى
اسئلونى عما دون
العرش اخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد وثنائے الہٰی کی پھر رسولِ اکرمؐ
کا ذکر خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! مَیں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان وزمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شئے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو۔ عرش

ان یقول قائلکم ان علی ابن ابی طالب علیہ السلام ساحر کما قیل فی ابن عمیؐ لاخبرتکم بمواضع أحلامکم وبما فی غوامض الخزائن (المسائل) ولا خبرتکم بما فی قرار الارض وھذہ ھی خطبۃ التی خطب وھی خطبۃ البیان۔

کے علاوہ مجھ سے پوچھو مَیں تمہیں بتلاؤں گا۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابن عم کے بارے میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں (یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا دیتا۔ اور مَیں تمہیں بتلاتا کہ زمین کی تہہ میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگارِ عالم کے اوصافِ جمیلہ و جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسُول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ایھا النّاس سار المثل وحقق العمل وکثر الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحیل ولم یبق من عمری الا القلیل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ تھا وہ جا رہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔ اور کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری عُمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل انا (میں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جملے قابلِ تشریح ہیں اور بعض قابلِ تاویل، جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایکویں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا " انا ابوا لمھدی القائم فی آخر الزمان۔ میں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال علیہ السلام اذا	جب باطل اور زنارِ امقدم ہو اور
زھق الزاھق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
و ثقلت الظھور وتقاربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك وسلك	اظہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك وھلك الھالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت الحسنیرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
کثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش	جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
العدد وهاجت الوساوس	سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
وعيطل العساعس	جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
(الفسارس) وماجت	(فتنوں کی) تعداد دہشت زدہ کر دے
الامواج وضعف الحاج	اور وسوسے ہیجان انگیز ہوں اور
واشتد الغرام و	جب بھیڑیئے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
ازدلف المخصام و	اور جب موجوں میں تموّج آ جائے۔
واختلف العرب	اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
واشتد الطلب	ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
ونكص الهرب	شدت آ جائے اور جب دشمن ایک
وطلبت الديون	دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
وذرفت العيون	اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
واغبن المغبون	پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
وشاط المتشاط	جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
وهاط الهياط	جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
وعجز المطاع	اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
واظلم الشعاع	اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
وصمت الاسماع	خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
وذهب العفاف	اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وسجسج الانصاف	اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
واستحوذ الشیطان و	درماندہ ہو جائے اور کرن (نورِ شمس) تاریک
عظم العصیان و	ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
حکمت النسوان	اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
و فدحت الحوادث	عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
و نفثت النوافث	اور جب شیطان مسلط ہو جاتے
وھجم الوائب	اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں
واختلف الُاھواء	حکومت کریں اور جب سخت اور دُشوار
و عظمت البلوی	حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر رسانے
واشتدت الشکوٰی	والے زہر برسائیں اور جب کودنے والا ہجوم
واستمرت الدعوٰی	کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
وقرض القارض	بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
و لمظ اللامظ	شدّت اختیار کر لیں اور دعوے مسلسل جاری
وتلاحم الشداد	رہیں اور تجاوز کرنے والا اپنی حد سے تجاوز کر
ونقل الملحاد	جائے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو
وعجت الفلاۃ	جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
و نضل البارح	جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
وعمل النّاسح	جائے اور بیابان دُھول سے اٹ جائیں
و زلزلت الارض	اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

وعطل الفرض	والا ایذا کے تیر برسائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
وكبت الامانة	ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وبدت الخيانة	وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
وخشيت الصيانة	اور خیانت آشکارا ہو جائے اور حفاظت رکھنے
واشتد الغيظ و	والی طاقتیں) خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
اراع الفيض و	شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
قاموا الادعياء	منہ بولے اُٹھ کھڑے ہوں اور (سچّے) دوست
وقعدوا الاولياء	بیٹھ جائیں اور صاحبانِ دولت خبیث
وخبثت الاغنياء	ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
ونالوا الاشقياء	پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
ومالت الجبال	پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سستی
واشكل الاشكال	اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے رُکا
وشيع الكربال	جائے اور بخیل و حریص قرعہ میں ایک دوسرے
ومنع الكمال وساهم	پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
المشحيح ومنع الفليح	روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
وكفكف الترويح و	سے رُک لی جائے اور جب بہت کھانیوالا تیزی
خدخد البلوع و	دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
وتكلكل الهلوع و	سر و گردن کو جھکائے اور ڈرپوک بہت تیز
فدفد مذعور وتدند	دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الديجور ونكس	اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
المنشور وعبس الجبوس	شب روی کرنے والا بچہ روک دیا جائے
وكسكس الهموس و	اور دانا نکتہ رس انسان کو قریب کرلیا
اجلب الناموس	جائے اور جب گائے کا بچھڑا بک روی
ودعدع الشقيق و	سے دوڑنے لگے[1] اور وہ چیزیں[2] اوپر سے
جرشما لانيق ونور	نیچے گرے جو حیران کن ہو اور افیق[3] کو روشن
الافيق واذا الزائد	کردے اور دور کرنے والا دور کردے اور
وراد الرايد وجد	جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
الجدود ومدّ الممدود	کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
وكد الكلود وحد	والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا
المحدود ونطل	غضب ناک ہو جائے اور جب ناروا خون
الطليل وغلغل	بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
الخليل وفضل	بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
المفضيل وشتت	اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
الشتات وشمتت	شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

---

[1] کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

[2] یہ چیزیں برق بھی ہو سکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا فضا سے آئے۔

[3] افیق اُردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الشمات وكد الهرم	بہت بوڑھا شخص رنج وتعب میں
وقصم القصم و	گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
سدم السدم ونال	اور غضب ناک ہونے والا نادم و
الزاهب وداب الدائب	پشیمان ہو اور قلیل حصہ پائے اور کوشش
ونجم ثاقب ورود	کرنے والا کوشش کرتا رہے اور قسم ہے
القرآن واحمر الديران	نجمِ ثاقب[1] کی اور قرآن کو زینت دیا
وسدس الشرطان	جائے اور دیران[2] (یا سرائے) سرخ ہو
وربع الزبرقان و	جائیں۔ اور جب کہ شرطان[3] تسدیس
ثلث الحمل وساهم	میں ہو اور زبرقان[4] حالت تربیع میں ہو
زحل وافل العرار	اور زحل[5] سہم کے خانے میں ہو اور وہ
ومنع الدّحبار و	ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

---

[1] بعض لوگوں نے اس سے ستارۂ زحل کو مراد لیا ہے۔

[2] بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے چوتھی منزل ہے (نوائب الدہور)

[3]،[4] یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ زبرقان چاند ہے۔

[5] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

اثبت الاقدار وكملت	ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے
العشرة وسدس	میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
الزهرة وغمرت	ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
الغمرة وظهرت	ہو جائیں اور زہرہ[1] تسدیس میں ہو اور
الافاطس وتوهد	منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع
الكساكس وتقدمهم	ہو جائیں اور ظاہر[2] ہو جائیں چپٹی ناکوں والے
النفايس فيكدحون	اور پستہ[3] قد چوڑے جسم والے تو ہم میں پڑ
الجزائر ويملكون	جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
الجزائر ويحدثون	جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب
كيسان ويخربون	قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
خراسان ويصرفون	اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو خراب
الحلسان ويهدمون	کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
الحصون ويظهرون	پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
المصون ويقتطفون	چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

---

[1] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

[2] یہ ترک ہیں جو قنطورہ کی نسل سے ہیں۔

[3] غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ويفتحون
العراق ويحجمون
الشقاق بدم مراق
فعند ذالك ترقبوا
خروج صاحب الزمان
ثمّ انه جلس على
اعلا مرقاة من
المنبر وقال آه !
ثم آه لتعريض الشفاة
وذبول الافواه قال
فالتفت يمينا وشمالا
ونظر الى بطون العرب و
سادتهم ووجوه اهل
الكوفة وكبار القبائل
بين يديه وهم صموت
كان على رؤسهم
الطير فتنفس الصعداء
وان كمدا وتململ حزينًا
وسكت هنيئة فقام

ڈالیں اور عراق کو فتح کرلیں اور دشمنی
کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہونٹوں
کے کنایہ میں یہ بات کرنے پر اور دہنوں
کی پژمردگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سادھے
ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے
بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
رہے۔ اتنے میں سوید ابن نوفل جو خوارج

اليه سويد بن نوفل و	کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
هو كالمستهزئ وهو	کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا
من سادات الخوارج فقال	کہ اے امیرالمومنین جو چیزیں آپ نے
يا امير المؤمنينؑ انت	ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
حاضر ما ذكرت وعالم	ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے۔ کیا
بما اخبرت قال فالتفت	آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
اليه الامام عليه السّلام	کہ امامؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
ورمقه بعينه رمقة	نگاہِ غضب سے گھور کے دیکھا جس
الغضب فصاح سويد بن	پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی چیخ
نوفل صيحة عظيمة	ماری اس عذاب کے سبب جو اس
من عظم نازلة نزلت	پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
به فمات من	اور لوگ اسے اُٹھا کر اس حالت میں
وقته وساعته فاخرجوه	مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
من المسجد وقد تقطع	ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپؑ
اربا اربا فقال عليه السّلام	نے فرمایا کہ کیا استہزاء کرنے والے
ابمثلى يستهزئ	یا مجھ جیسے شخص کا استہزاء کرنے والے
المستهزؤن ام على	اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
يتعرض المتعرضون	کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
او يليق لمثلى أن يتكلم	بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا يعلم ويدعی	اور اس چیز کا دعوای کرے جس کا اسے
ما ليس له بحق هلك	حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل (کام) انجام
والله المبطلون وأيم	دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
الله لو شئت ما تركت	کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو روئے زمین
عليها من كافر	پر خدا کے منکر کو رسُول کے منافق کو اور
بالله ولا منافق	وصیِّ رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
برسُوله ولا مكذب	میں اپنے حزن و اندوہ اور شکوہ کو فقط اور
بوصيه وانّما اشكو	فقط خدا پر چھوڑ رہا ہُوں اور وہ کچھ خدا
بثی وحزنی الی الله	کی طرف سے جانتا ہُوں جو تم نہیں جانتے
واعلم من الله ما	ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اور
لا تعلمون قال فقام	میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
اليه صعصعه ابن	بن صالح اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
صوحان وميثم وابراهيم	لگے کہ یا امیرالمؤمنین زمانے کے آخر
بن مالك الاشتر وعمرو	میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
بن صالح فقالوا يا	بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
اميرالمؤمنين لنا ما يجری	ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
فی آخرالزّمان فان قولك	اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
يحيی قلوبنا ويزيد فی	ہے آپ نے فرمایا ضرور تمہاری خوشی
ايماننا فقال حبا وكرامة	پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

ثمّ نهض عليه السّلام
قائما وخطب خطبة
بليغة تشوق الى الجنّة
ونعيمها وتحذر من النّار
وجحيمها ثمّ قال عليه
السّلام ايّها النّاس انّى
سمعت اخى رسول اللهؐ
يقول تجتمع فى اُمّتى
ماة خصلة لم تجتمع
فى غيرها فقامت العلماء
والفضلاء يقبلون بواطن
قديمه وقالوا يا امير المؤمنين!
نقسم عليك بابن عمّك
رسول اللهؐ ان تبيّن لنا
ما يجرى فى طول الزمان
بكلام يفهمه العاقل و
الجاهل قال عليه السّلام
ثمّ انه حمد الله واثنى
عليه وذكر النبىّؐ فصلى عليه

پھر آپ کھڑے ہُوئے اور ایک بلیغ
خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
تشویق اور آتشِ جہنّم سے تحذیر تھی۔
پھر فرمایا اے لوگو! مَیں نے اپنے بھائی
رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ
میری اُمّت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں
یہ سُن کر علماء و فضلاء اُٹھ کھڑے
ہُوئے اور آپ کے تلووں کو چومنے
لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنین! ہم
آپ کو آپ کے ابنِ عم رسُول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
ثنائے الٰہی بیان کی پھر رسُول اللہ کا ذکر
مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال أنا مخبركم بما
يجري من بعد موتي وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولد الحسين والى
مايكون في آخر الزمان
حتّٰى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا متى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السّلام اذا
وقع الموت في الفقهاء
وضيعت امة محمّد
المصطفٰى الصّلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسینؑ کی ذریّت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ بتلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیر المومنینؑ
یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہا میں موت واقع ہو جائے
اور محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
اُمّت نمازوں کو ضائع کر دے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشہ آور مشروبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار
بنالیں اور جھگڑوں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اُٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اكثرو من السيئات و قالوا
من الحسنات وعوصرت
السموات فحينئذ تكون
السنة كالشهر والشهر
كالاسبوع والاسبوع كاليوم
واليوم كالساعة ويكون
المطر قيظًا والولد غيضا و
يكون اهل ذلك الزمان لهم
وجوه جميلة وضمائر ردية من
رآهم اعجبوه ومن عاملهم
ظلموه وجوههم وجوه الادمين
وقلوبهم قلوب الشياطين
فهم امر من الصبر وانتن
من الجيفة وانجس من
الكلب وأروغ من الثعلب واطمع
من الاشعب والزق من
الجرب لا يتناهون
عن منكر فعلوه ان
حدثتهم كذبوك

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
بغیر موسم کے بارش ہو گی۔ اور بیٹا
ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
خوبصورت اور ضمیر مُردہ ہوں گے۔
جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑوے،
مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
اور اشعب سے زیادہ حریص اور جرب
سے زیادہ چپکنے والے ہوں گے
جن برائیوں پر عامل ہوں گے اُن سے
باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
کرو گے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان امنتهم خانوك
وان وليت عنهم اغتابوك
وان كان لك مال
حسدوك وان بخلت
عنهم: بغضوك وان
وضعتهم شتموك
سماعون للكذب
أكالون للسحت يستحلون
الزنا والخمر و
لمقالات والطرب
والغناء والفقير بينهم
ذليل حقير والمؤمن
ضعيف صغير والعالم
عندهم وضيع الفاسق
عندهم مكرم والظالم
عندهم معظم والضعيف
عندهم هالك والقوى
عندهم مالك لا يأمرون
بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت دار بناؤ تو خیانت
کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
کروگے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
کروگے تو دُشمنی کریں گے اور اگر تم
ان کی تعریف کروگے تو تم کو گالیاں دیں
گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
آلاتِ موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
جان کر استعمال کریں گے۔ فقر ان کے
درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
نزدیک پست درجہ اور فاسق ان کے
نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں

المنكر الغنى عندهم
دولة الامانة مغنمة
والزكاة مغرمة ويطيع
الرّجال زوجته ويعصى
والديه ويجفوهما و
يسعى فى هلاك اخيه
وترفع أصوات الفجّار
و يحيون الفساد والغناء
والزناء ويتعاملون بالسحت
والرّباء ويجار على العلماء
ويكثر مابينهم سفك
الدماء وقضاتهم يقبلون
الرّشوة وتتزوّج الامرأة
بالامرأة وتزف كما
تزف العروس الى زوجها
وتظهر دولة الصبيان
فى كلّ مكان ويستحل
الفتيان المغانى وشرب
الخمر وتكتفى الرّجال بالرجال

گے۔ ان کے نزدیک استغنا دولت
اور امانت مال غنیمت اور زکات
اور جرمانہ ہو گی، مرد اپنی بیوی کی اطاعت
اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
کی کوشش کرے گا۔ فاجروں کی آوازیں
بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
زناکاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
حرام اور سود سے کاروبار کریں گے۔
اور علمار کو سرزنش کی جائے گی۔ آپس
میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
عورت عورت سے شادی کرے گی
اور اس طرح آمادہ ہو گی جس طرح اپنے
شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت وسلطنت
ہو گی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
کو حلال کر لیں گے اور مرد مرد پر اکتفاء
کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

والنّساء بالنّساء وتركب
السّروج الفروج فتكون
الامرأة مستولية على زوجها
فى جميع الاشياء وتحج
النّاس ثلاثة وجوه الاغنياء
للنزهة والاوساط للتجارة
والفقرآء للمسألة وتبطل
الاحكام وتحبط الاسلام
وتظهر دولة الاشرار
ويحل الظلم فى جميع
الامصار فعند ذالك
يكذب التّاجر فى
تجارته والصايغ فى صياغته
وصاحب كلّ صنعة فى
صناعته فتقل المكاسب
وتضيق المطالب وتختلف
المذاهب ويكثر الفساد
ويقل الرشاد فعندها تسود
الضمائر ويحكم عليهم سُلطان

اور عورتیں زینوں پر سواری کریں گی۔ اس
وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
اور دُنیا کے ہر حصّہ میں ظلم سرایت کر
جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
میں اور سنار اپنے کام میں اور ہر پیشے والا
اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
وقت منافع کم ہو جائے گا۔ خواہشیں
ضیق میں ہونگی۔ نظریات میں اختلافات
ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

استقبلوه ومن اساءهم
يعظموه وتكثر اولاد الزنا
والاباء فرحون بما يرون
من اولادهم القبيح فلا
ينهوهم ولا يردونهم
عنه ويرى الرجل من زوجته
القبيح فلا ينهاها ولا يردها
عنه ويأخذ ما تأتي به
من كد فرجها ومن
مفسد خدرها حتى لو
نكحت طولا وعرضا
لم تهمه ولا يسمع ما
قيل فيها من الكلام
الردىء فذالك هو الديوث
الذي لا يقبل الله له قولا
ولا عدلا ولا عذرا فاكله
حرام ومنكحه حرام فالوا
اجب قتله في شرع الاسلام
وفضيحته بين الانام

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر حلال
زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے
نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے مرد
اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں
تک کہ اگر وہ عورت طول وعرض میں مناکحت
کرتی پھرے تو وہ اسے متہم نہ کرے گا۔
اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر
قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

ويصلي سعيرا في يوم القيام
وفي ذلك يعلنون بشتم الاباء
والامهات وتذل السادات
وتعلو الانباط ويكثر الاختياط
فما أقل الاخوة في الله
تعالى وتقل الدراهم
الحلال وترجع الناس الى أشر
حال فعندها تدور دول
الشياطين وتتواثب على اضعف
المساكين وثوب الفهد
الى فريسته ويشح الغني بما
في يديه ويبيع الفقير آخرته
بدنياه فياويل للفقير وما
يحل به من الخسران والذل
والهوان في ذالك الزمان
المستضعف باهله و
سيطلبون ما لايحل لهم
فاذا كان كذالك
أقبلت عليهم فتن

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ
عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
فی اللہ نایاب ہو جائے گی۔ حلال پیسے
کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس
طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے
شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی
دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کردیگا
افسوس ہے فقیر پر کہ زمانہ اسے خسارہ
ذلت اور بیکسی میں مبتلا کردے گا وہ اپنے
اہل وعیال میں ضعیف وحقیر ہوگا۔ اور
یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
گے جو حلال نہیں ہیں تو جب ایسا ہوگا
تو ان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان
اولها الهجري القطير في
(الهجري والرقطي) وآخرها
السفياني والشامي وأتم سبع
طبقات فالطبقة الاولى رو
فيها مزيد التقوى الى سبعين
سنة من الهجرة) أهل تنكيد
وقسوة الى السبعين سنة من
الهجرة والطبقة الثانية
أهل تباذل وتعاطف الى
المائتين والثلاثين سنة من
الهجرة والطبقة الثالثة اهل
تزاور وتقاطع الى الخمس
مأة وخمسين سنة من الهجرة
والطبقة الرابعة اهل تكالب
وتحاسد الى السبعمأة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری[1] اور رقطی ہیں
اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
اور تم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساوت
والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ
۷۰ھ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
مروّت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
(یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
روگردانی کرنے والوں اور روابط
کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ ۵۵۰ھ
تک ہے اور چوتھا طبقہ
سنگ نظروں اور حاسدوں کا ہے۔ یہ
۷۰۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں
کا ہے۔ یہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

---

[1] "ھَجَر" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور رقطی اُس شخص کو کہتے ہیں
جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة
اهل تشامخ وبهتان الى الثمانمأة
وعشرين سنة من الهجرة و
الطبقة السادسة اهل الهرج و
المرج وتكالب الاعداء وظهور
اهل الفسوق والخيانة الى
التسمأة والاربعين سنة من
الهجرة والطبقة والسابعة
فهم أهل حيل وغدر وحرب
ومكر وخدع وفسوق وتدابر
وتقاطع وتباغض والملاهي
العظام والمغاني الحرام و
الامور المشكلات فى ارتكاب
الشهوات وخرب المدائن و
والدور وانهدام العمارات و
القصور وفيها يظهر الملعون من
المواد الميشوم وفيها انكشاف

طبقہ فساد اور قتل اور دشمنوں سے
سنگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
اور خائنوں کے ظاہر ہونے کا ہے۔ یہ
۹۴۰ھ تک ہے اور ساتواں طبقہ حیلہ
جوؤں، فریب کاروں، جنگ آزماؤں
مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رو
گرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے
سے دشمنی کرنے والوں کا ہے۔ یہ طبقہ
لہو ولعب کے لیے عظیم الشان مکانات
بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
کا، شہوت رانوں کا، شہروں اور
گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
میں منحوس وادی سے ملعون[1] ظاہر ہوگا
اس وقت پردے چاک اور بروج
منکشف ہوں گے اور یہی حالات رہیں

---

[1] سفیانی شام میں وادی یابس سے خروج کرے گا۔

جابر وكلامهم امر من
الصبر وقلوبهم انتن
من الجيفة فاذا كان كذلك
ماتت العلماء وفسدت
القلوب وكثرات الذنوب
وتهجر المصاحف وتخرب
المساجد وتطول الامال
وتقل الاعمال وتبنى
الاسوار فى البلدان مخصوصة
لوقع العظائم النازلات
فعندها لو صلى أحدهم
يومه وليلته فلا يكتب
له منها شئ ولا تقبل صلاة
لان نيته وهو قائم
يصلى يفكر فى نفسه
كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے تو علما مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔ قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائیں اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويحمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الرّباء والشبهات ويتعارضون
للشهادات براءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الا من كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالىٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان
رأوا نماما (آشما)

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہوا کی اقسام ہوں گی) اوران کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس
کردیں گے۔ اور اگر گنہ گار کو دیکھیں

جابروكلامهم امر من
الصبر وقلوبهم اتن
من الجيفة فاذا كان كذلك
ماتت العلماء وفسدت
القلوب وكثرت الذنوب
وتهجر المصاحف وتخرب
المساجد وتطول الامال
وتقل الاعمال وتبنى
الاسوار فى البلدان مخصوصة
لوقع العظائم النازلات
فعندها لوصلى أحدهم
يومه وليلته فلا يكتب
له منها شئ ولا تقبل صلاة
لان نيته وهو قائم
يصلى يفكر فى نفسه
كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہو گی اور
ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
کے لیے فصیلیں[1] بنائی جائیں گی۔ اس
وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
نماز قبول ہو گی۔ اس لیے کہ وہ نماز
میں کھڑا ہوا ہو گا اور دل میں سوچ رہا
ہو گا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

---

[1] بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويعمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الرباء والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالىٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیھو کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس

والّذین فسقوا فی دین	دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
اللہ تعالیٰ و بلاده ولبسوا	کرنے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
الباطل علیٰ جادة عبادة	لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
فکانی بهم قد قتلوا	اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
اقواما تخاف الناس	قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
أصواتهم وتخاف	ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
شرهم فکم من رجل	خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
مقتول وبطل مجدول	بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
يهابهم الناظر اليهم	بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
قد تظهر الطامة الکبریٰ	نازل ہوگی جس کے سبب اُن کے
فيلحقُوا اولها آخرها	آخری لوگ اُن کے اوّل سے ملحق ہو
الا وان لکم فانکم هذه	جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
ايات وعلامات وعبرة	اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
لمن اعتبر الا وان	ہیں اور عبرت حاصل کرنے
السفياني يدخل بصرة	والوں کے لیے عبرت ہے
ثلاثة دخلات	آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
يذل العزيز ويسبي	میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
فيها الحريم الا	دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
يا ويل المتفكة	عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

ومايحل بها من	ہو شہر بصرہ[1] پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سيف مسلول وقتيل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول وحرمة	بے عزت عورت سے، پھر وہ
مهتوكة ثم ياتى	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الى الزوراء الظالم اهلها	باشندے ظالم ہیں پس اللہ اس
فيحول الله بينها و	کے اور اس کے باشندوں
بين اهلها فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اهلها بنيه وبنيها	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واكثر طغيانها و	اور سختی ہوگی اور سرکشی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانها ثم	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الويل للديلم و	وائے ہو دیلم اور شاہون[2] والوں پر
اهل شاهون وعجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

---

[1] مؤتفکہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو موتفکہ کہا گیا ہے۔

[2] اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادسیہ کی ایک بستی ہے۔ دیلم گیسون، وما زندران کے سلسلۂ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قزوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

السّتر والبروج وهي على ذلك
الى أن يّظهر قائمنا المهدى
صلوات الله وسلامه عليه
قال فقامت اليه سادات اهل
الكوفة واكابر العرب و
قالوا يا امير المؤمنين بين لنا
أوان هذه الفتن والعظائم
الّتى ذكرتها لنا لقد كادت
قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
أن تفارق أبدانا من قولك
هذا فوا أسفاه على فراقنا
ايّاك فلا ارانا الله فيك سوءً
ولا مكروها فقال على عليه
السلام قضى الامر الّذى فيه
تستفتيان كل نفس ذائقة
الموت قال فلم يبق احد
الا وبكى لذالك قال ثم أن
على وقال ألا وان تدارك
الفتن بعدما انبئكم به من

گے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
(صلوات اللہ وسلامہ علیہ) ظاہر
ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
امیر المومنینؑ یہ فتنے اور عظیم حادثے
جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
اوقات بھی بتلا دیں۔ قریب ہے کہ
آپ کی باتوں سے ہمارے دل پھٹ
جائیں اور ہماری روحیں ہمارے
جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
پس علی علیہ السلام کے اس قول پر کوئی

امر مكّة والحرمين من
جوع أغبر وموت احمر الا
يا ويل لاهل بيت نبيكم
وشرائكم من غلاء وجوع
وفقر ووجل حتى يكونوا
في أسواء حال بين
النّاس الا وان
مساجدكم في ذلك
الزمان لا يسمع لهم
صوت فيها ولا تلبي
فيها دعوة ثم لا
خير في الحياة
بعد ذلك وانّه
ستولى عليهم ملوك
كفرة من عصاهم
قتلوه ومن اطاعهم
أحبوه الا ان اول
من يلي امركم
بنو امية ثم

ایسا نہ تھا، جس نے گریہ نہ کیا ہو۔ پھر آپ
نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ
ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد
ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں مکہ اور
مدینہ کے بارے میں کہ وہاں غبار آلود بھوک
اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ
تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے
شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر، اور خوف
کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے
درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور
اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن
کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے
گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔
پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی
خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر
بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص
ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کردیں
گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے
دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

يفقهون تراهم بيض
الوجوه سود القلوب
نا ثرة الحروب قاسية
قلوبهم سود ضمايرهم
الويل ثم الويل لبلد
يد خلوتها وارض يسكونها
خيرهم طامس وشرهم
لامس صغيرهم اكثر
هما من كبيرهم تلتقيهم
الاحزاب ويكثر فيما
بينهم الضراب وتصحبهم
الاكراد اهل الجبال
وساير البلدان وتضاف
اليهم اكراد همدان)
الكرد وهمدان وحمزة
وعدوان حتى يلحقوا
بارض الاعجام من

تم انہیں سفید چہروں اور سیاہ دلوں والا
دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر
پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔
اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
ہوں گی اور اہل جبال کے کُرد ان کے
دوست ہو جائیں گے اور سارے
شہروں کے بھی اور ہمدان کے کُرد بھی
ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
ہمدان[1] حمزہ اور عدوان بھی ان کے
ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان
کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

---

[1] ہمدان، حمزہ اور عدوان عرب کے قبیلوں کے نام ہیں۔

للكنيس وذكوان ومايحل بها
من الذُّلِّ والهوان من الجوع
والغلاء والويل لاهل خراسان
ومايحل بها من القتل العظيم
وسبی الحريم وذبح الاطفال
وعدم الرّجال ويا ويل
لبلدان الافرنج ومايحل
بها من الاعراب وياويل
لبلدان السندھ والهند وما
يحل بها من القتل والذبح و
الخراب في ذلك الزمان
فياويل لجزيرة قيس من
رجل مخيف ينزل بها وهو
ومن فيقتل جميع من فيها
ويفتك باهلها وانى لاعرف

سے باہر ہوگی اور وائے ہو سے پر کہ
واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں
پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی
ہوگی اور وائے ہو سندھ[1] اور ہندوستان
کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ
قیس[2] پر ایک ڈرانے والے شخص سے
جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
قریب ہے۔ دوسرا کوشا[3] کے بالمقابل

---

[1] قدیم جغرافیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

[2] جزیرہ قیس خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

[3] کوشا جزیرۂ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تملک من بعدھم ملوک	کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
بنی عباس فکم فیھم	بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
من مقتول ومسلوب	سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
ثم انه علیه السلام	جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
قال ھای ھای الا یاویل	وائے ہو تمہارے اس شہر کوفہ پر اور جو
لکوفتکم ھذه وما	کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
یحل فیھا من السفیانی فی	اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
ذلک الزمان یاتی الیھا	ہجر[1] کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گھوڑوں
من ناحیة ھجر نخیل	پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
سباق تقودھا اسود ضراغمة	شکاری ہنکار رہے ہوں گے۔ ان کے
ولیوث قشاعمة اوّل اسمهٗ	سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
ش (اذا خرج الغلام الاشتر)	اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر[2] خروج
اذ جلوج الغلام وعالم باسمه	کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
فیاتی الی البصرة فیقتل	ہوں۔ وہ بصرہ آئے گا اور وہاں کے
ساداتھا ویسبی حریمھا	سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

---

[1] ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بصرہ سے پندرہ دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

[2] اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گول چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی پلکوں والے کو بھی۔

فانی لاعرف بها کم	اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
وقعة تحدث بها و	واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
و بغیرها وتکون بها	پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
وقعات بین تلول واکام	کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
فیقتل بها اسمر و	گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
یستعبد بها صنم	گا اور وہاں بُت پوجا جائے گا۔ پھر
ثمّ یسیر فلا یرجع	وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
الا بالجرم فعندها	جائے گا۔ اس وقت چیخیں بلند ہونگی
یعلوالصیاح و یقتحم	اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
بعضها بعضًا فیا ویل	پھر وائے ہو تمہارے کوفہ پر کہ وہ تمہارے
لکوفانکم من نزوله	گھروں میں اُتر جائے گا، تمہاری عورتوں
بدارکم یملك حریمکم	کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
ویذبح أطفالکم و	بچّوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
یهتك نساءکم عمره	کی ہتک حرمت کرے گا اس کی عُمر
طویل وشرّه وغزیر	طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
ورجاله ضراغمة و	اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
تکون له وقعة عظیمة	بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
الا وانّها فتن یهلك	کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
فیها المنافقون والقاسطون	منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

وليكم الله ورسوله و
الّذين آمنوا الّذين
يقيمون الصلاة ويؤتون
الزكاة وهم راكعون معاشر
الناس كانّي بطائفة منهم
يقولون ان علي ابن ابي طالب
يعلم الغيب وهو الرب الّذي
يحيي الموتى ويميت
الاحياء وهو على كلّ شيءٍ قدير
كذبوا ورب الكعبة ايّها
الناس قولوا فينا ما شئتم و
اجعلونا مربوبين ألا وانكم
ستختلفون وتتفرقون الا
وان اوّل السنين اذا انقضت
سنة مأة وثلاثة وستون
سنة توقعوا أول الفتن
فانها نازلة عليكم ثم
ياتيكم في عقبها الدهماء
تدهم الفتن فيها و

صرف اور صرف اللہ، رسول اور وہ
مؤمن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں
کو مارتے ہیں اور وہ ہر شئے کا قادر ہیں
یہ جھوٹے ہیں رب کعبہ کی قسم اے
لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو
لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
ترسیٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
اس کے عقب میں دہمار ہے۔ یہ
فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

الغز و تغز و باهلها و	غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
التسقطاء تسقط الا و لاد	سے جنگ کرے گا، پھر سقطار ہے۔
من بطون امهاتهم و	جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
الكسحاء تكسح فيها	ہو جائیں گے، پھر کسحا رہے، جس میں
الناس من القحط و	لوگ قحط اور رنج و محن سے درماندہ ہو
المحن و الفتناء تفتن	جائیں گے۔ پھر فتنا رہے جو اہلِ زمین
بها من اهل الارض و	کو فتنوں میں ڈالدے گا اور نازحہ ہے
النازحة تنزح باهلها	جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
الى الظلم و الغمراء	غمرا ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
تغمر فيها الظلم و	اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
المنفية نفت منهم	جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
الايمان و الكراء كرت	حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
عليهم الخيل من كل	برشا ہے جس میں بروص شخص خراسان
جهة و البرشاء يخرج	سے خروج کرے گا۔ اور سؤلاء ہے۔
فيها الابرش من خراسان	جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا
و السؤلاء يخرج فيها	اور سمندری جزیروں تک آکر لوگوں کو
ملك الجبال الى جزائر	مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
البحر يقهرهم ثم يؤيدهم	باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
الله بالنصر عليه ثم تخرج	پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

بعد ذلك العرب ويخرج
صاحب علم اسود على البصرة
فتقصده الفتيان الى الشام
ثمّ العناء عنت الخيل
بأعنتها فى ديار البصرة و
والطحناء الا قوات من
كل مكان والفاتنة تفتن
اهل العراق والمرحاء
تمرح الناس الى اليمن
والسكتا تسكت الفتن
بالشام والحدراء
انحدرت الفتن الى
الجزيرة المعروفة
اوال قبال البحرين
والطموع تطسح الفتن
فى خراسان والجوراء
جارت الفتن بأرض
فارس والهوجاء هاجت
الفتن بارض الخطّ والطولاء

اور سیاہ پرچم والا البصرہ پر خروج کرے
گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
قصد کرے گا اور شام تک اس کا
تعاقب کرے گا اور عنّا ہے، جس
میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحنا ر
ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
مرحا ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
یمن لے جائے گا اور سکتا ہے جس
میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
حدراء ہے جب فتنے روال میں اتریں
گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
شدید فتنے ہوں گے اور جورا ہے۔
جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں
گے اور ہوجا ہے جب سرزمین خط
پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولا ہے

طالت الخيل على الشام	جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
والمنزلة نزلت الفتن	اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
بارض العراق والطائرة	نازل ہوں گے اور طائرہ ہے جب
تطايرت الفتن بارض	فتنے سرزمین رُوم پر پرواز کریں گے۔
الرّوم والمتصلة اتصلت	اور متصلہ ہے۔ جب فتنے سرزمینِ روم سے
الفتن بارض الرّوم والحربية	متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
(والمهيجة) هاجت الاكراد	شہر زور میں کرد ہیجان میں آئیں گے
من شهر زور والمرملة	اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ارملت النساء من العراق	ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہلِ
والكاسرة تكسرت	جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
الخيل على اهل الجزيرة و	ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے اور
والنّاحرة نحرت الناس با	طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
الشام والطامة طمحت الفتنة	گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
بالبصرة والقتالة قتلت	العین[1] میں پُل کے اُوپر قتل ہوں گے
النّاس على القنطرة برأس	اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
العين والمقبلة أقبلت	متوجہ ہوں گے اور صردخ ہے جو
الفتنة الى ارض اليمن والحجاز	عراقیوں پر اس طرح چیخے گا، کہ انہیں

---

[1] راس العین حران اور نصیبین کے درمیان مشہور شہر ہے۔

وقعة بالبطحاء ووقعة	بطحاء[1] میں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
بالديورة ووقعة بالصفصف	صفصف میں ایک ساحل پر ایک
ووقعة على الساحل ووقعة	دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
بدارين ووقعة بسوق	بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
الجزارين ووقعة بين السكك	کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
ووقعة بين الزارقة ووقعة	ایک جرارہ میں ایک مدارس میں اور
بالجرار ووقعه بالمدارس	ایک تاروت میں اور وائے ہو ہجر
ووقعة بتاروت ألا يا ويل	پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
لهجر وما يحل بها مما يلي	پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر[2]
سورها من ناحية الكرخ	میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
ووقعة عظيمة بالعطر تحت	جس کا نام حسینی ہے۔ پھر اس کے
التليل المعروف بالحسيني	بعد ایک واقعہ فرج[3] میں ہوگا۔ پھر
ثم بالفرحة ثم بالقزوين	قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
ثم بالاراكة ثم بأم خنور	امّ خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
ألا ياويل نجد ومايحل بها	اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

[1] سنگریزوں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

[2] قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیر کے درمیان واقع ہے

[3] فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراک قزوین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولانی
لاعرف بها وقعات عظام
بین المسلمین الا یاویل البصرة
ومایحل بها من الطاعون ومن
الفتن یتبع بعضها بعضا وانی
لاعرف وقعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بین
الشطّ والمجینبة ووقعات بین
الحوبنات الا یا ویل بغداد
من الری من موت وقتل
وخوف یشمل اهل العراق اذا
حل فیها بینهم السیف فیقتل
ماشاء الله وعلامة ذلك اذا
ضعف سلطان الرّوم وتسلطت
العرب ودبت النّاس الی الفتن
کدبیب النّمل فعند ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے
درمیان ہوں گے۔ وائے ہو بصرہ پر کہ وہاں
طاعون ہوگا اور پے در پے فتنے ہونگے
اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو
واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات
جو شط فرات اور مجینبہ[1] کے درمیان
ہوں گے اور وہ واقعے جو عونیات[2] میں
ہوں گے اور وائے ہو بغداد پر رے
کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔
اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا
اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان
تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے
جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت
یہ ہے کہ جب روم کا بادشاہ کمزور ہو جائے
گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور
لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں چیونٹیوں

---

[1] مجینبہ عراق و یمن کے درمیان واقع ہے۔

[2] عونیہ یمامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بها خمس وقعات عظام فأول
وقعة منها على ساحل بحرها
قريب من برها والثانية مقابلة
كوشا والثالثة من قربها الغربي
والرابعة بين الزولتين والخامسة
مقابلة برها الايا ويل لاهل البحرين
من وقعات تترادف عليها من
كُلّ ناحيه ومكان فتؤخذ
كبارها وتسبى صغارها و
لانى لاعرف بها سبعة وقعات
عظام فأول وقعة فيها فى
الجزيرة المنفردة عنها من قربها
الشمالى الغربي وبين الابله
والمسجد وبين الجبل العالى
وبين التلتين المعرف بجبل
حبوة ثم يقبل الكرخ بين
التل والجادة وبين شجرات

تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین[1]
کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
بالمقابل ہوگا، وائے ہو اہل بحرین پر
کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئینگی
ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
کی طرف الگ واقع ہے۔ جس کا نام
سماہیج ہے، دوسرا قاطع میں چشمۂ
شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
مشہور ہیں۔ پھر وہ کرخ کی طرف
آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
اور بیر کے درختوں کے درمیان

لہ کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سماہیج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے

النیق المعروفة بالبدیرات
(بالسدیرات) بجانب سطر
الماجی ثمّ الحورتین وھی
سابعة الطامة الکبری و
علامة ذلك یقتل فیھا
رجل من اکابر العرب فی
بیته وھو قریب من
ساحل البحر فیقطع رأسه
بامر حاکمھا فتخیر العرب
علیه فتقتل الرجال وتنھب
الاموال فتخرج بعد ذلك
العجم علی العرب ویتبعونھم
الی بلاد الخط الا یا ویل
لاھل الخط من وقعات
مختلفات یتبع بعضا فأولھا

جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف[1]
اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل
بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
پس بہت سے مرد قتل ہوں گے اور مال
لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
پر خروج کریں گے اور خط[2] کے شہروں
تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
مختلف واقعے وارد ہوں گے پہلا

---

[1] حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

[2] خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم على العرب
ويملكون البصرة الا يا ويل
لقسطنطين (لفلسطين) وما يحل
بها من الفتن التى لا تطاق
الا يا ويل لاهل الدّنيا
وما يحل بها من الفتن
فى ذالك الزمان وجميع
البلدان الغرب والشرق
والجنوب والشمال ألا
وانه تركب النّاس بعضهم
علىٰ بعضٍ وتتواثب عليهم
الحروب الدائمة وذٰلك
بما قدمت ايديهم وما
ربّك بظلام للعبيد ثمّ
انه عليه السلام قال لاتفرحوا
بالخلوع من ولد العباس يعنى
المقتدر فانه أول علامة
التغير الاوانى أعرف ملوكهم
من هذا الوقت الىٰ ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
وائے ہو فلسطین پر کہ نا قابلِ برداشت
فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہلِ دُنیا پر
وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور
تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیر کی علامت
ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہوگیا

اغنیاءکم وقلة وفاکم
اِنَّا للّٰہ وَاِنَّا الیہ راجعون"
من اھل ذلك الزّمان
تحل فیھم المصائب ولا
یتعظون بالنوائب ولقد
خالط الشیطان أبدانھم
وربع فی ابدانھم
وولج فی دمائھم و
یوسوس لھم بالافك
حتی ترکب الفتن
الامصار ویقول المؤمن
المسکین المحب لنا
انی من المستضعفین و
وخیر النّاس یومئذٍ
من یلزم نفسه
ویختفی فی بیته عن
مخالطة النّاس نفسه
والّذی یسکن قریبًا
من بیت المقدس

تمہارے سرمایہ دار متکبّر ہوں گے اور
تمہاری وفا کم ہوگی" انا للہ وانّا
الیہ راجعون" پڑھتا ہوں۔
اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
وہ ان آفات سے عبرت حاصل
نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
کے اندر داخل ہوجائے گا۔ ان کے
خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
بولنے کا وسوسہ کرے گا۔ یہاں تک
کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبا الانبیاء (ع) معاشر
النّاس لا یستوی الظالم
والمظلوم ولا الجاهل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان له شرایع
معلومة غیر مجهولة
ولا یکون نبی الا وله اهل
بیت ولا یعیش اهل بیت
نبی الا ولهم أضداد یریدون
اطفاء نورهم ونحن اهل
نبیکم ألا وان دعوکم
الی سبنا فسبونا وان دعوکم
الی شتمنا فاشتمونا وان دعوکم
الی لعننا فالعنونا وان دعوکم
الی البراءة منا فلا تتبرأوا
منا ومدوا اعناقکم
للسیف واحفظوا
یقینکم فانه من
تبرأ منا بقلبه تبرأ

کہ وہ آثارِ انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور
نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں
جس کے اہلِ بیت نہ ہوں اور اہلِ بیت
زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے نبیؐ کے اہلِ بیت ہیں۔ دیکھو!
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر نارَوا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہلِ
بیت کو رحمتِ خدا سے دُور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہلِ بیت
سے برأت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

الله منه ورسوله الا
وانّهٔ لالمحقناسب
ولا شتم ولا لعن ثم
قال فيا ويل مساكين
هٰذا الامّة وهم
شيعتنا ومحبونا
وهم عند النّاس
كفار وعند الله ابرار
وعند النّاس كاذبين
وعند الله صادقين
وعند الناس ظالمين
وعند الله مظلومين
وعند الناس جائرين
وعند الله عادلين
وعند الناس خاسرين
وعند الله رابحين
فازوا والله بالايمان
وخسر المنافقون
معاشر الناس انّما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
برارت کرے اس سے خدا اور رسولؐ
برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
دشنام اور حرفِ ناروا ہم تک نہیں پہنچا
نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچی ہے۔ پھر
فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
نزدیک جور کرنے والے اور خدا کے
نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروخ مصرخة اهل العراق
فلا تأمن لهم والمستمعة
اسمعت اهل الايمان في
منامهم والسابحة سبحت
الخيل في القتل الى أرض الجزيرة
والاكراد يقتل فيها رجل من
ولد العباس على فراشه والكرباء
اماتت المؤمنين بكربهم
وحسراتهم والغامرة غمرت
الناس بالقحط والسائلة سال
النفاق في قلوبهم والغرقاء
تغرقت اهل الخط والحرباء
نزل القحط بارض الخط و
هجر كل ناحية حتى ان
السائل يدور ويسأل فلا
أحد يعطيه ولا يرحمه احد
والغالية تغلو طائفة من
شيعتي حتى يتخذوني ربا واني
بري مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور مسمعہ ہے جو اہلِ ایمان
کو خواب میں بات سنائے گا اور سابحہ
ہے جب فوجیں اہلِ جزیرہ اور کردوں
کو قتل کرنے کے لیے سمندروں پر تیرتی
ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
ہوگا اور کربار کہ مومنین کرب و حسرت
سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
دلوں میں جاری ہوگا اور غرقائ ہے کہ اس
سال اہلِ خط غرق ہو جائیں گے اور حربار
ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
کرے گا اور مجھے خدا بنا لے گا اور یقینی
طور پر ان کے قول سے بری اور بیزار
ہوں۔ اور مکشار ہے کہ لوگ رُک

قريما ينادى فيها الصارخ
مرتين الا وان الملك
فى آلِ على ابن ابى طالب فيكون
ذلك الصوت من جبريل
ويصرخ ابليس لعنه الله ألا
وان الملك فى آلِ ابى سفيان
فعند ذلك يخرج السفيانى
فيتبعه مأة الف رجل ثم
ينزل بأرض العراق فيقطع مابين
جلولا وخانقين فيقتل فيها
الفجفاج فيذبح كما يذبح
الكبش ثم يخرج شعيب بن
صالح من بين قصب واجام
فهو اعور المخلد فالعجب
كل العجب مابين جمادى
ورجب مما يحل بارض
الجزائر وعندها يظهر

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی
آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آلِ
علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
جبریل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دیگا
کہ ملک آلِ ابوسفیان میں ہے۔ پس
اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور
ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلولا[1]
اور خانقین کے درمیان راہ منقطع کر
دے گا۔ اور خانقین میں ایک زبان
آورشخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں
کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک
کانا شخص ہوگا پس تعجب ہے اور
سارا تعجب ہے ماہ جمادی
اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارضِ

---

[1] جلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خانقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين التل	جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ
يكون صاحب النصر فيواقعه	ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ
في ذلك اليوم ثم يظهر	صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن
برأس العين رجل اصفر	کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر راس
اللون على راس القنطرة	العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل
فيقتل عليها سبعين الف	پر ظاہر ہوگا اور ستّر ہزار ایسے اشخاص
صاحب محلا وترجع الفتنة	کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے
الى العراق وتظهر فتنة	اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ
شهر زور وهي الفتنة	شہر[1] زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت
الصماء والداهية العظمى	اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا
والطامة الدهما المسماة	ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک جماعت
يا الهلهم قال الراوي فقامت	اُٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر
جماعة وقالوا يا امير المومنين	المومنین! یہ بھی بتلا دیں کہ یہ اصفر (زرد
بين لنا من اين يخرج هذا	رنگ والا) کہاں سے خروج کرے گا اور
الاصفر وصف لنا صفته فقال	اس کے وصف ہمیں بتلاویں۔ آپ
عليه السلام اصفه لكم	نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف
مديد الظهر قصير	بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

---

[1] شہر زور ہمدان کے گردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

الساقين سريع الغضب يواقع	پنڈلیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا
اثنتين وعشرين (اثنى عشرة)	ہے۔ بائیس یا بارہ[له] جنگیں لڑے گا۔ وہ
وقعة وهو شيخ كردي	وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل
بهي طويل العمر تدين له	اور طویل العمر ہے۔ رُوم کے حکمران
ملوك الروم ويجعلون	اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور
خدودهم وطاءهم على	اپنی عورتوں کو اپنے پیروں کے نیچے
سلامة من دينه وحسن يقينه	قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
وعلامة خروجه بنيان	رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے۔ اس
مدينة الروم على ثلاثة	اس کے خروج کی نشانی یہ ہے۔ کہ شہر
من الثغور تجدد على يده	روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
ثم يخرب ذلك الوادي	ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
الشيخ صاحب السراق	وردی کو ایک بوڑھا صاحب سراق
المستولي على الثغور ثم	تباہ کردے گا جو سرحدوں پر غالب
يملك رقاب المسلمين	آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
وتنضاف اليه رجال الزوراء	جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
وتقع الواقعة ببابل	لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

له یہ تردید یا تو لوح محو و اثبات کی روشنی میں خود امام کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فيهلك فيها خلق كثير و
يكون خسف كثير و
و تقع الفتنة بالزوراء
ويصيح صائح الحقوا
باخوانكم بشاطی الفرات
وتخرج اهل الزوراء كدبيب
النمل فيقتل بينهم خمسون
الف قتيل وتقع الهزيمة
عليهم ويلحقون الجبال
ويقع باقيهم الى الزوراء ثم
يصيح صيحة ثانية فيخرجون
فيقتل منهم كذالك
فيصل الخبر الى الارض الجزائر
فيقولون الحقوا باخوانكم
فيخرج منهم رجل اصفر
اللون ويسير فی عصائب

بابل[1] میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو جاؤ۔ پھر اہل بغداد چیونٹیوں کی طرح اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آجائیں گے پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا وہ پھر باہر آئیں گے اور اُسی طرح قتل ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

---

[1] حلہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں اب حلہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی ارض الخط وتلحقه اهل
هجر واهل نجد ثم
يدخلون البصرة فتحلق
به رجالها ولم يزل يدخل
من بلد الى بلد حتى
يدخل مدينة حلب وتكون
بها وقعة عظيمة فيمكثون
فيها مأة يوم ثمّ انّه
يدخل الاصفر الجزيرة و
يطلب الشام فيواقعه وقعة
عظيمة خمسة وعشرون
يوما ويقتل فيما بينهم
خلق كثير ويصعد جيش
العراق الى بلاد الجبل
وينحدر الاصفر الى الكوفة
فيبقى فيها فيأتي خبر من الشام
انه قد قطع على الحاج فتعد

بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمینِ خط
پر آئے گا اور اہلِ ہجر اور اہلِ نجد بھی اس
سے ملحق ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ میں
داخل ہوں گے تو اہلِ بصرہ ان کے ساتھ
ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
اصفر (زرد رنگ والا) جزیرہ میں داخل
ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
بڑی بھیانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
دن رہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
عراق کی فوج بلادِ جبل[1] پر چڑھائی کرے
گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں رہے
گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
لیے رستہ بند ہوگیا اس وقت حاجی مکہ
جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

---

[1] بلادِ جبل کردوں کے علاقے کا نام ہے۔

ذلك يمنع الحاج جانبه فلا يحج
أحد من الشام ولا من العراق
ويكون الحج من مصر ثم
ينقطع بعد ذلك ويصرخ
صارخ من بلد الروم انه قد
قتل الاصفر فيخرج الى
الجيش بالروم في الف سلطان
وتحت كل سلطان مأة الف
مقاتل صاحب سيف محلّى و
ينزلون بارض ارجون قريب
مدينة السوداء ثم ينتهى الى جيش
المدينة الهالكة المعروفة بأم
الثغور الّذى نزلها سام بن نوح
فتقع الواقعة على بابها فلا يرحل
جيش الرّوم عنها حتى يخرج عليهم

شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے
گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے
بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک
چیخنے والا روم کی طرف چیخے گا کہ اصفر
(زرد رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خروج
کرے گا اور رُوم کی فوج کی طرف جو ہزار[1]
سالاروں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے
تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں
گے یہ لوگ سرزمین ارجون[2] اور شہر سودا[3]
کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ
شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر
ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا
تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر
بہت بڑی جنگ ہوگی اور رُوم کی
فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

---

[1] عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زرد رنگ والا) ہزار سالاروں کے ساتھ خروج کرے گا۔

[2][3] مدینہ السودا اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حيث لا يعلمون و
معه جيش فيقتل منهم
مقتلة عظيمة وترجع
الفتنة الى الزوراء فيقتل
بعضهم بعضًا ثمّ تنتهي
الفتنة فلا يبقى غير خليفتين
يهلكان في يوم واحد
فيقتل احدهما في
الجانب الغربي والآخر
في الجانب الشرقي فيكون
ذلك فيما يسمعونه اهل
الطبقة السابعة فيكون
في ذلك خسف كثير و
كسوف واضح فلا ينهيهم
ذلك عمّا يفعلون من
المعاصي قال فقام اليه
ابن يقطين وجماعة من وجوه
اصحابه وقالوا يا امير المؤمنين
انك ذكرت لنا السفياني

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
خروج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
بغداد کی طرف پلٹے گا اور لوگ ایک
دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
انجام تک آجائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت بکثرت
خسف (زمین کا دھنسنا) واقع ہوگا
اور واضح سورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
منع کرنے والا نہ ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ یا امیر
المومنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وتريد ان تبين لنا
أمره قال قد ذكرت
خروجه لكم آخر السنة
الكائنة فقالوا اشرحه
لنا فان قلوبنا قد
ارتاعت حتى تكون على
بصيرة من البيان قال عليه
السلام علامة خروجه
تختلف ثلاث رايات
راية من العرب فياويل
المصر وما يحل بها
منهم وراية من البحرين
من جزيرة أوال من
أرض فارس وراية من
الشام فتدوم الفتنة
بينهم سنة ثم يخرج
رجل من ولد العباس
فيقولون أهل العراق
قد جاءكم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش
ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں
کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمھیں بتلا
دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال
میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل
بتلائیے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔
ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ
اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا
اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے
وائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے
ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم
بحرین کے جزیرۂ اوال سے بلند ہوگا۔
جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک
پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے
درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا
پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے
گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے
پاس ایسی قوم آئی ہے جو پا برہنہ

اصحاب أهواء مختلفة
فتضطرب اهل الشام و
فلسطين ويرجعون الى رؤساء
الشام ومصر ويقولون
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه
ثم يوافقوه بغوطة دمشق
بموضع يقال له صرتا فاذا
حل بهم اخرج اخواله بني
كلاب وبني دهانة ويكون
له بالواد اليابس عدة
عديد ويقولون له
يا هذا ما يحل لك
أن تضيع الاسلام اما ترى
الى الناس فيه من الاهوال
والفتن فاتق الله واخرج
لنصر دينك فيقول
أنا لست بصاحبكم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
وہ اسے بلائیں گے اور غوطۂ دمشق کے
علاقہ حرستا[1] میں اس سے ملاقات
کریں گے پس جب وہ ملاقات
کرے گا تو وہ اپنے ننہالیوں کو جو
بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
گے، نکال دے گا اور اس کے لیے
وادیٔ یابس میں ایک معتد بہ تعداد
ہو گی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے
کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو
نہیں دیکھتا کہ کتنے ہول اور فتنہ میں
ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور اپنے

---

[1] حرستا دمشق کے قریب ایک آباد قصبہ ہے۔

فيقولون له ألست
من قريش ومن
اهل بيت الملك
القائم اما تتحصب
لاهل بيت نبيّك
وما قد نزل بهم من
الذل والهوان منذ زمان
طويل فاتك ماتخرج
راغبا بالاموال ورغيد
العيش بل محاميا
لدينك فلا يزال القوم
يختلفون وهو اوّل
منبر يصعده ثم يخطب
ويامرهم بالجهاد و
يبايعهم على انهم لا
يخالفون اليه واحدًا
بعد واحد فعندها يقول
اذهبُوا الى خلفائكم الذين
كنتم لهم أمره رضوه ام كرهوه

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے
اہل بیتؑ پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
مدت میں کتنی ذلت و خواری وارد ہوئی
ہے، تم جو خروج کرو گے وہ مال کی طلب
میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
دین کی حمایت کرو گے لوگ اسی طرح پے
درپے اس کے پاس آتے جاتے رہیں
اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
اور بیعت لے گا کہ وہ کہ وہ اس
کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
جن کے امر مانتے رہے ہو رضا سے
یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
أهلها فأول وقعة
تكون بحمص ثم
بالرقة ثم بقرية
سبأ وهي اعظم وقعة
يواقعها بحمص ثم
ترجع الى دمشق وقد
دانت له الخلق فيجيش
جيشا الى المدينة
وجيشا الى المشرق
فيقتل بالزوراء سبعين
الفا ويبقر بطون ثلاثمأة
امرأة حامل ويخرج الجيش
الى كوفانكم هٰذه فكم
من باك وباكية فيقتل بها
خلق كثير واما جيش لمدينة
فانه اذا توسط البيداء صاح
به جبرائيل صيحة عظيمة
فلا يبقى منهم أحد الا وخسف

خوف و دہشت طاری ہوگی۔ اسی طرح
وہ شہر بہ شہر داخل ہو کر جنگ کرتا رہے
گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ
میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی
پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
اس سے قریب ہو جائیں گے۔ پھر ایک
لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
(عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تمہارے کوفہ
کی طرف روانہ ہوگا۔ تو کتنے مرد و زن
گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی
خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے
والا لشکر جب سرزمین بیدا پر پہنچے
گا تو جبریل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

الله به الارض ويكون فى اثر
الجيش رجلان أحدهما بشير
والاٰخر نذير فينظرون الى ما
نزل بهم فلا يرون الا رؤساء
من الارض فيقولان
بما أصاب الجيش فيصيح بهما
جبرائيل فيحول الله وجوههما
الى قهقرى فيمضى احدهما
الى المدينة وهو البشير
فيبشرهم بما سلمهم الله
تعالىٰ والاٰخر نذير فيرجع
الى السفيانى ويخبره بما
أصاب الجيش قال وعند
جهينة الخبر الصحيح
لانهما من جهينة
بشير ونذير فيهرب قوم
من أولاد رسول اللهؐ وهم

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں لشکر
پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
گے کہ اہلِ لشکر کے سر زمین سے باہر
ہیں اور دھڑ دھنسے ہوئے ہیں تو اپنا
مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبرئیل ان
دونوں پر صیحہ کریں گے تو ان کے چہرے
کو اللہ پشت کی طرف کر دے گا اُن
میں کا خوشخبری دینے والا مدینہ آئے
گا اور مدینہ والوں کو خوشخبری دے گا
کہ اللہ نے انہیں بچا لیا اور دوسرا
ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
جہنیہ[1] کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
بشیر و نذیر جہنیہ سے ہیں۔ پھر اولادِ
رسول میں سے ایک گروہ جو اشراف

---

[1] جہنیہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلے کا نام ہے

اشراف الى بلد الروم فيقول	ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
السفياني لملك الرّوم ترد	تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
على عبيدى فيرد هم اليه	تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
فيضرب أعناقهم على الدرج	دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
الشرقي لجامع بدمشق	مسجد دمشق کے مشرقی حصّہ میں ان کی
فلا ينكر ذلك عليه احد	گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
الا وان علامة ذلك تجديد	عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
الاسوار بالمدائن فقيل	یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
يا امير المومنين (ع) اذكر	جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
لنا الاسوار فقال تجدد	المومنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم سے بیان
سور بالشام والعجوز	کردیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ[1]
والحران يبنى عليهما	کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
سوران وعلى واسط سور	عجوز میں اور حرّان میں اور ایک واسط
والبيضاء يبنى عليها سور	میں اور ایک بیضا میں اور دو کوفہ میں
والكوفة يبنى عليها	اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینہ
سوران وعلى شوشتر	میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
سور وعلى أرمنية سور	میں اور ایک ورقہ میں اور ایک دیار پر

---

[1] شہر پناہ یا فصیل سے مراد غالباً راڈار کا نظام ہے۔

وعلی موصل سور وعلی همدان
سور وعلی ورقه سور وعلی دیار
یونس سور وعلی حمص سور
وعلی مطردین سور وعلی الرقطاء
سور وعلی الرّهبة سور وعلی
دیرهند سور وعلی القلعة
سور معاشر النّاس الا و
انّهٗ اذا ظهر السفیانی
تکون لهٗ وقایع عظام فأول
وقعة بحمص ثم بحلب ثم
بالرّقة ثم بقریة سبا ثم
برأس العین ثم بنصیبین ثم
بالموصل وهی وقعة عظیمة
ثم تجتمع الی الموصل رجال
الزوراء ومن دیار یونس الی اللحنة
وتکون وقعة عظیمة یقتل فیها
سبعین الفا ویجری علی الموصل
قتال شدید یحل بها ثم ینزل
الی السفیانی ویقتل منهم ستین

یونس میں اور ایک حمص میں اور ایک مطر
دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
رہبہ میں اور ایک دیر ہند میں اور ایک
قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
حمص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
رقہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین
میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر
موصل میں بغداد کے مرد جمع ہو جائیں
گے اور دیار یونس سے لحنہ تک بڑی
ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا
اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

الفأوان فيها كنوز قارون ولها
أحوال عظيمة بعد الخسف و
القذف والمسخ وتكون أسرع
ذهابا في الارض من الوتد الحديد
في ارض الرجف قال ولا يزال
السفياني يقتل كل من اسمه
محمد وعلي وحسن وحسين
وفاطمة وجعفر وموسىٰ وزينب
وخديجة ورقية بغضا وحنقا
لال محمد (ص) ثمّ يبعث في
جميع البلدان فيجمع له
الاطفال ويغلي لهم الزيت
فيقول له الاطفال ان كان
آباؤنا عصوك نحن فما ذنبنا
فيأخذ كل من اسمه على ما
ذكرت فيغليهم في الزيت ثمّ
يسير الى كوفانكم هذه
فيدور فيها كما تدور الدولة
فيفعل بالرّجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
کی میخ سے جو لرزنے والی زمین میں
ہے اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو
قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسن
حسین، فاطمہ، جعفر، موسیٰ، زینب
خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
آلِ محمدؐ سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
میں لوگ بھیجے گا اور بچّوں کو جمع کروائے
گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچّوں میں سے
جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
اسے تیل میں ڈلوا دے گا۔ پھر وہ تمہارے
اس شہر کوفہ کی طرف آئے گا اور اس
کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ويصلب على بابها
كل من اسمه حسن
وحسين ثم يسير الى
المدينة فينهبها فى ثلاثة
أيام ويقتل فيها خلق كثير
ويصلب على مسجدها كل
من اسمه حسن وحسين
فعند ذلك يغلى دمائهم كما
غلى دم يحيى بن زكريا فاذا
رأى ذلك الامر أيقن
بالهلاك فيولى هاربا و
يرجع منهزما الى الشام فلا
يرى فى طريقة احد يخالف
عليه اذا دخل عليه فاذا دخل
الى بلدة اعتكف على شرب
الخمر والمعاصى ويامر
اصحابه بذلك فيخرج
السفيانى وبيده حربه
ويامر بالامراة فيدفعها

جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
دروازہ پر ان لوگوں کو پھانسی دے دیگا
جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
لوٹ مار کرے گا اور خلقِ کثیر کو قتل
کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت
اس کا خون جوش مارے گا۔ جیساکہ
یحییٰ بن زکریا کے خون نے جوش مارا
تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت
کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو معتکف
کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابه فیقول
له افجر بها فی وسط
الطریق فیفعل بها ثم
یبقر ببطنها و یسقط
الجنین من بطن امه
فلا یقدر احد ینکر
علیه ذلک قال فعندها
تضطرب الملائکة
فی السماوات و یاذن
الله بخروج القائم
من ذریتی وهو
صاحب الزمان ثم
یشیع خبره فی کل
مکان فینزل حینئذ
جبرائیل علی صخرة
بیت المقدس فیصیح
فی اهل الدنیا قد جاء
الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے
ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک
عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے
کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری
کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس
کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے
گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر
زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ
جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے
اظہارِ نفرت کرے۔ اس وقت
آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں
گے اور اللہ قائم کو جو میری ذریّت
سے ہے خروج کا اذن دے گا اور
وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس
کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس
وقت جبریل صخرۂ بیت المقدس
پر اتریں گے اور اہلِ دنیا کے لیے
آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور
باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انه علیه السلام تنفس الصعداء فان کمدا وجعل یقول:

ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السّلام نے ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ و زاری کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مهدی یقوم ویعدل
وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یلذ ویهزل
صبی من الصبیان لا رأی عنده
ولا عنده جد ولا هو یعقل
وثم یقوم القائم الحق منکم
وبالحق یأتیکم وبالحق یعمل
سمی رسول الله نفسی فداؤه
فلا تخذلوه یا بنی وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

(۱) میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔

(۲) اور آلِ ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذّت کے خواہاں اور بے ہُودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

(۳) اور وہ بچوں میں سے ایک بچّہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

(۴) پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کریگا

(۵) وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے میری جان اس پر فدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام ومقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصّہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات وحوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو ازدیاد بصیرت کے لیے پورا خطبہ معہ ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

(۱) الزام الناصب شیخ علی یزدی حائری جُز دوم تین خطبے۔

(۲) الشیعہ والرجعۃ جزا ذل محمد رضا طبلسی

(۳) نوائب الدہور حسن میر جہانی جزء دوم

(۴) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

(۵) خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعۃ والرجعۃ میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد انباری ۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے ۔ طوق ابن مالک ۔ عن ابیہ ۔ عبداللہ بن مسعود ۔ رفعہ الی علی ابن ابی طالب ۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ کو روحۃ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نوائب الدہور میں یہ خطبہ عجائب الاخبار سید حسین توبلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلۂ سند ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں ان والیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاعظم تالیف محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے، شیخ سراج الدین حسن نے اس کے بعض اجزا الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبۂ اقالیم کے ساتھ مکتبۂ آستانِ قدس میں موجود ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۳ ہے۔ سید شبر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رجب برسی کی مشارق الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبۃ البیان کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفیٰ ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غمامہ میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفیٰ ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد۱۳ صفحہ ۲۱۱/ ۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۱۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبۂ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدّین محمد کے حکم سے سن ۸۴۷ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ نہج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کوفہ کا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استنساخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہٰذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبانِ غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو اُن کے مفیدِ مطلب تھے۔ لہٰذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ الحاقی ہیں اور کلامِ امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیئے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقروں

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبۃ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیئے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب ولہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جملوں میں ہے جن میں امیرالمومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے آنَا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں نامانوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب غریب اور ناقابل فہم معموں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب ولہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر متشابہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔

روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن ابی جعفر علیہ السلام یقول: الزم الارض لا تحرکن یدك ولا رجلك ابدا حتی تری علامات اذکرها لك فی سنة وتری منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رایت الترك جازوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیروں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ[1] میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

---

[1] بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد جزیرۂ موصل ہے۔

اختلاف فی کل ارض من ارض العرب - وان اهل الشام یختلفون عند ذلك علی ثلاث رایات: الا صهب والابقع والسفیانی مع ذنب الحمار مضر، ومع السفیانی اخواله من کلب فیظهر السفیانی ومن معه علی بنی ذنب الحمار، حتی یقتلو قتلا لم یقتله شی قط۔

ویحضر رجل بدمشق فیقتل هو ومن معه قتلا لم یقتله شی قط وهو من بنی ذنب الحمار و وهی الایة التی یقول الله تبارك وتعالی: فاختلف الاحزاب من بینهم فویل للذین کفروا من مشهد یوم عظیم (مریم، ۳۷)

اس وقت اہلِ شام تین مختلف پرچموں کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے نانہالی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی کلب سے ہوں گے، خروج کرے گا اور ۔ ۔ ۔ ۔ بنی ذنب الحمار پر جو کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی ماضی میں کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔

پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک شخص دمشق آئے گا - وہ اور اس کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے جیسے کوئی قتل نہ ہُوا ہوگا اور یہی اس آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے فرمایا ہے ”پھر گروہ نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۳۷)

ويظهر السفياني ومن معه
حتى لا يكون له همة الا
آل محمد صلى الله عليه
وآله وسلم وشيعتهم
فيبعث بعثا الى الكوفه
فيصاب باناس من
شيعة آل محمد بالكوفة
قتلا وصلبا، ويقبل راية
من خراسان حتى ينزل
ساحل الدجلة يخرج رجل
من الموالي ضعيف ومن تبعه
فيصاب يظهر الكوفه ويبعث
بعثا الى المدينة فيقتل بها
رجلا ويهرب-
المهدی والمنصور
منها ويوخذ آل محمد
صغيرهم وكبيرهم لا
يترك منهم احد الا
حبس ويخرج الجيش

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج
کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسول
اور شیعیان آل محمدؐ کو قتل کے سوا
کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک لشکر کوفہ کی
طرف بھیجے گا، جو شیعوں میں سے
کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے
گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف
سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے
ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں
میں سے ایک کمزور شخص سفیانی کے مقابلہ
کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خروج
کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے
جنگ کر کے مغلوب ہو جائے گا (یا
قتل ہو جائے گا)
پھر سفیانی ایک دوسرا لشکر مدینہ
کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصور
نکل جائیں گے اور لشکر سادات
کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے
گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

في طلب الرّجلين

ويخرج المهدي منها على سُنّة مُوسىٰ خائفا يترقب حتى يقدم مكّة و يقبل الجيش حتّٰى اذا نزلوا البيداء وهو جيش الهلاك خسف بهم فلا يفلت منهم الا مخبر، فيقوم القائم بين الركن والمقام فيصلى و ينصرف و معه وزيره، فيقول يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجنا في الله فانا اولىٰ بالله ومن يحاجنا

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش میں روانہ ہوگا۔

اور مہدیؑ سنت مُوسیٰ کے مطابق مدینہ سے ہراساں ہوکر نکلے گا اور اسی حال میں مکّہ میں وارد ہوگا اور وہ لشکر بھی اس کے تعاقب میں ہوگا، جب وہ لشکر مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا۔ تو سارے فوجی زمین میں دھنس کر ہلاک ہوجائیں گے، فقط ایک شخص زندہ بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر جائے گا۔ پھر قائمؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمدؐ پر ظلم کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

فی آدم فانا اولی
الناس بآدم، ومن
حاجتا فی نوح
فانا اولی الناس
بنوح ، ومن حاجنا
فی ابراهیم فانا
اولی للناس بابراهیم
ومن حاجنا بمحمد
فانا اولی النّاس
بمحمد، ومن
حاجنا فی النبیین
فنحن اولی النّاس
بالنبیین ومن
حاجنا فی کتاب
الله فنحن اولی
الناس بکتاب الله
انا نشهد وکل
مسلم الیوم انا
قد ظلمنا، وطردنا،

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
لیے کہ میں سب کی نسبت آدم سے
نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
ابراہیمؑ کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بغی علینا، واخرجنا من
دیارنا واموالنا و
اهالینا وقهرنا الا
انا نستنصر الله
الیوم وکل مسلم
ویجی والله ثلاث
مائة و بضعة عشر رجلا
فیهم خمسون امراة
یجتمعون بمکة
علی غیر معیاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضهم بعضا وهی
الایة التی قال الله
اینما تکونوا یات
بکم الله جمیعا انّ
الله علی کل شئ قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
الله علیه وآله وسلم و
هی القریة الظالمة

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہم
ہیں ہم گواہی دیتے ہیں اور ہر مسلمان گواہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور ہر مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔
(امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں) خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لکہ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسولؐ میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اهلها۔

ثم يخرج من مكة هو ومن معه الثلاثمائة وبضعة عشر يبايعونه بين الركن والمقام معه عهد نبي الله صلى الله عليه واله ورايته، وسلاحه، ووزيره معه فينادي المنادي بمكّة باسمه وامره من السماء حتى يسمعه اهل الارض كلهم اسمه اسم نبيؐ۔ ما اشكل عليكم فلم يشكل عليكم عهد نبي الله صلى الله عليه واله وسلم ورايه وسلاحه والنّفس الذكية من ولد الحسين فان اشكل عليكم هذا فلا

ظالم ہیں۔

پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ قائمؑ کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر سب شہر مکّہ سے باہر نکل آئیں گے اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ اس وقت ایک منادی آسمان سے اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز کو دُنیا کے سارے لوگ سنیں گے، اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسول اللہؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا اسلحہ اور نفس زکیہ جو اولادِ حسینؑ سے ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہو گی جس میں اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشكل عليكم الصوت من
السماء باسمه وامره وایاك
وشذاذ من آل محمد علیه
السلام فان لآل محمد و
علی رایة ولغیرهم رایات
فالزم الارض ولا تتبع
منهم رجلا ابدا حتی تری
رجلا من ولد الحسین
معه عهد نبی الله ورایته و
سلاحه، فان عهد نبی الله
صار عند علی بن الحسین
ثم صار عند محمد
بن علی ویفعل الله
ما یشاء۔

فالزم هولاء ابدا وایاك
ومن ذکرت لك فاذا خرج
رجل منهم معه ثلاث
مائة وبضعة عشر
رجلا ومعه رایة رسول

(پھر جابر جعفی) سے ارشاد فرمایا کہ خبردار
سادات میں سے معدودے چند لوگ
مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا
نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمدؐ و علیؑ کی حکومت
ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی
حکومت بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو
اور ان دعویداروں میں سے کسی کی پیروی
نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں
سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس
رسولؐ کا عہد نامہ پرچم اور اسلحہ ہے
اس لیے کہ وہ عہد نامہ علی بن الحسینؑ
تک پہنچا اور ان کے بعد محمدؐ بن علی
(خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا
اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔

تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو
اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے
بچتے رہو، تو جب خاندانِ رسولؐ
سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص
کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

الله صلى الله عليه واله عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيدا حتى يقول: هذا مكان القوم الّذين يخسف بهم وهى الاية التى قال الله افامن الّذين مكروا السّئات ان يخسف الله بهم الارض اويا تيهم العذاب من حيث لا يشعرون اوياخذهم فى تقلبهم فما هم بمعجزين۔

پاس رسولؐ کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدا، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) سے گزرے تو کہے کہ یہ اس قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم سے دھنسنے والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ کہ "تو کیا وہ لوگ جو مکر سے گناہ کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے (اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں مشغولیت کی حالت میں عذاب الٰہی گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے [1]

فاذا قدم المدينة اخرج محمد بن الشجرى

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو محمد بن شجری کو یوسفؑ کی طرح زندان

---

[1] سورہ نحل آیت ۴۵-۴۶۔

على سنة يوسف ثم ياتي
الكوفه فيطيل بها
المكث ماشاء الله ان
يمكث حتى يظهر عليها
ثمّ يسير حتى ياتي
العذراء هو ومن معه
وقد الحق به ناس
كثير والسفياني يومئذ
بوادي الرملة حتى اذا التقوا
وهم يوم الابدال يخرج
اناس كانوا مع السفياني
من شيعة آلِ محمد
عليهم السلام ويخرج
ناس كانوا مع آلِ محمد الى
السفياني فهم من شيعة
حتى يلحقوا بهم و
يخرج كل ناس الى رايتهم

سے نکالے گا۔ پھر کوفہ آئے گا اور ایک
طویل مدّت تک وہاں قیام کرے گا
اس کے بعد وہ حکمِ خدا سے کوفہ پر
غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
کے ساتھ عذرا[1] پہنچے گا اور یہاں پر
بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادی
رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک
دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
کہ شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے جو سفیانی
کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
سے ملحق ہوں گے اور دوستانِ آلِ
ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں
گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

---

[1] دمشق کے قریب گاؤں۔

وهو يوم الابدال	وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔
قال امیرالمؤمنین علیه السلام: ویقتل یومئذ السفیانی ومن معهم حتی لا یدرک منهم مخبر والخائب یومئذ من خاب من غنیمة کلب، ثم یقبل الی الکوفه فیکون منزله بها۔	امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ قتل ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جا سکے۔ وہ شخص بدنصیب ہے جو اس دن قبیلہ کلب[1] کے مالِ غنیمت کے حصّہ نہ لے سکے۔ پھر قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت پذیر ہوگا۔
فلا یترک عبدا مسلما الا اشتراه واعتقه، ولا غارما الا قضی دینه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردها،	پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کردے گا، ہر مقروض کے قرض کو ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی مظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

---

[1] اس روایت میں سابقاً کہا جاچکا ہے کہ سفیانی کے نانہالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے سفیانی ابوسفیانی، ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کی بیوی میسون ایک عیسائی قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد احفاد کی نانہالی

ولا يقتل منهم عبد الا ادى ثمنه دّية مسلمة الى اهلها" ولا يقتل قتيل الاقضى عنه دينه والحق عياله فى العطاء حتى يملأ الارض قسطاً عُدلا كما ملئت ظلما وجورا وعدوانا ويسكنه هو واهل بيته الرحبة والرحبة انما كانت مسكن نوح وهى ارض طيبة ولا يسكن رجل من آل محمد عليه السلام ولا يقتل الا بارض طيبة زاكية، فهم الا وصيا الطيبون۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل وداد سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس سے قبل ظلم و جور سے پُر تھی، وہ اور اس کے اہل بیت رحبہ[1] میں سکونت پذیر ہوں گے، وہاں حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آلِ محمدؐ کی سکونت و شہادت کی جگہیں ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔

---

[1] رحبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا، بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مسجد سہلہ اور نجف اشرف کے اطراف و مضافات ہیں۔

روایت ابو بصیر

عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام انہ قال اذا رایتم نارًا مِنَ المشرق شبہ الھروی العظیم تطلع ثلثۃ ایام او سبعۃ فتوقعوا فرج ال محمد علیھم السلام انشاء اللہ عز وجل ان اللہ عزیز حکیم۔

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراتی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آلِ محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔

ثم قال الصیحۃ لا تکون الا فی شھر رمضان شھر اللہ وھی صیحۃ جبریل الیٰ ھذا الخلق۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر ہو گی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی صدا ہو گی۔

ثم قال ینادی منادٍ من السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا، اور اسے مشرق و مغرب کے سارے

لا يبقى راقد الا استيقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام على رجليه فزعا من ذالك الصوت فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل هو صوت جبريل الروح الامين۔

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا، بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا جبریل امینؑ کی ہو گی۔

وقال عليه السلام لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم عليه السلام صوت من السماء وهو صوت جبريل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللعين ينادى باسم فلان انه قتل مظلوما يريد الفتنة فاتبعوا الصوت الاوّل واياكم والاخيران تفتنوا به

آپ نے فرمایا کہ خروجِ قائمؑ سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں۔ ایک آسمان کی آواز جو جبریل کی ہو گی اور دوسری زمین کی آواز ہو گی جو ابلیس لعین کی ہو گی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ پھنسنا۔

قال عليه السلام لا يقوم القائم عليه السلام الا على خوف شديد من الناس وزلازل

آپ نے فرمایا کہ قائمؑ (علیہ السّلام) کا خروج اس وقت ہو گا جب لوگوں پر شدید خوف طاری

و فتنة و بلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين العرب و اختلاف شديد بين الناس وتشتيت في دينهم وتغير في حالهم حتى يتمنى المتمني صباحًا ومساء من عظم ما يرى من كلب الناس و اكل بعضهم فخروجه عليه السلام اذا خرج يكون عند الياس و القنوط من ان يروا فرجا فيا طوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كل الويل لمن ناواه خالفه وخالف امره و كان من اعدائه ۔

وقال عليه السلام يقوم

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف الرائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیّر ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیّت رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے موت (یا ظہور مہدیؑ) کی تمنّا صبح و شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ جو اسے دیکھے اور اس کے انصار میں شامل ہو جائے، اور وائے اس شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

بامر جديد وكتاب جديد
وسنة جديدة وقضاء على
العرب شديد وليس
شانه الا القتل لا
يستبقي احدًا ولا يا خذه في
الله لومة لائم ثم قال
اذا اختلفوا بنو فلان فيما
بينهم فعند ذلك الفرج
وليس فرجكم الا في
اختلاف بني فلان فاذا
اختلفو قد وقعوا الصيحة
في شهر رمضان بخروج
القائم انّ الله يفعل ما
يشاء ولن يخرج القائم
عليه السلام ولا ترون
ما تحبون حتى يختلف
بنو فلان فيما بينهم
فاذا كان ذلك طمع
الناس فيهم واختلف

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمن
خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو
جو خروج قائم (علیہ السلام) کی بشارت
ہوگی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خروج نہیں
ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں
اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

الکلمة وخرج السفیانی و قال لابُدَ لِبَنی فلان ان یملکوا فاذا ملکوا ثم اختلفوا تفرق ملکهم وتشتت امرهم حتی یخرج علیهم الخراسانی والسفیانی هذا من المشرق وهذا من المغرب یستبقان الی الکوفة کفرسی رهان هذا من هنا حتی یکون هلاک بنی فلان علی ایدیهما اما انهما لا یبقون منهم احدًا۔

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہوجائے تو ان کی سلطنت پراگندہ ہوجائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

ثم قال علیه السلام خروج السفیانی والیمانی والخراسانی فی سنة واحده وفی شهر واحد

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

وفی یوم واحد نظام کنظام
الخرز یتبع بعضہ بعضا
فیکون البأس من کل
وجہ ویل لمن ناواھم
ولیس فی الرّیات اھدی
من رایات الیمانی وھی
رایۃ ھدی لانّہ یدعوا
الی صاحبکم فاذا خرج
الیمانی حرم بیع السلاح
علی کل مسلم و اذا
اخرج الیمانی فانھض
الیہ فان رایتہ رایت ھدی
ولایحل لمسلم ان یلتوی
علیہ فمن فعل فھو من اھل
النار لانہ یدعوا الی الحق والی
طریق المستقیم [1]

منظم اور ایک دوسرے کے بعد
ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی
ہوگی۔ وائے ہو اس پر جو ان کی
مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں
یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت
نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں
کو تمہارے امام (علیہ السّلام) کی
طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج
کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس
لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت
ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز
نہیں ہے کہ اس سے کجی اختیار کرے
اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی
ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق
اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے
گا۔

---

[1] غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵ تہران ۱۳۱۸ھ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۰
چھاپہ جدید۔

توضیح

مشرق کی سہ روزہ یا ہفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الھدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علامات ظہور مہدیؑ کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

(۱) اگر اسے ہردی (دال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہرد میں یائے نسبتی کا اضافہ کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہہ ہو جس سے گھاس لپٹی ہوئی ہو۔

(۲) اگر اسے ہروی (واؤ کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا "عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول و عرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا اعظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ھراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آتے۔

(۳) اثبات الہداۃ جلد ہفتم صفحہ ۴۱۸ پر محمد ابن مسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقر یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا

رأيتم نارا من المشرق كهيئة عن المرامى (الهروى) العظيم تطلع ثلاثة ايام او سبعة

(الشك من الراوی) فتوقعوا فرج آلِ محمد انّ اللہ عزیز کریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے، (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آلِ محمدؐ کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیستہ عنہ المرامی العظیم بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہوگی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابوجعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابوجعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوّت و عزّت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں یہ مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امامؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھ تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابوجعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جادوگر ہیں، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزردہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ بہ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ہمیں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہا دو گے۔ (معصُوم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے، کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بد (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہو گیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصُور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف جھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ، اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجّت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدار ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولاد رسُولؐ کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پر سوار ہیں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب سکون نصیب ہوگا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت معین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جاننا تیرے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہو گا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہد حکومت کا انتظار کرے گا اور خوف و اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہوگا۔

(مولف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں):

(۱) اذارایت الحق قد مات وذھب اھلہ۔	(۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور اہلِ حق ختم ہو گئے۔
(۲) ورایت الجور قد شمل البلاد۔	(۲) اور دیکھے کہ ظلم وجور سارے شہروں پر مسلط ہو گیا۔
(۳) ورایت القرآن قد خلق واحدیث فیہ ما لیس فیہ ووجہ علی الاھواء	(۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش نفس پر اس کی توجیہہ کی گئی۔
(۴) ورایت الدین قد انکفی کما ینکفی الماء	(۴) اور جب دیکھے کہ دین اس طرح متغیر ہو گیا جس طرح پانی متغیر ہوتا ہے
(۵) ورایت اھل الباطل قد استعلوا علی اھل الحق	(۵) اور جب دیکھے کہ اہلِ باطل اہلِ حق سے بلند و برتر ہو گئے۔
(۶) ورایت الشر ظاھرا لا ینھی عنہ و یعذر اصحابہ	(۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور آشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو اور خود اصحاب شر معذرت خواہ نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)
(۷) ورایت الفسق قد ظھر واکتفی	(۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر و آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

الرّجال بالرجال والنساۤء بالنسآء	اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں۔
(۸) ورایت المؤمن صامتا لا یقبل قوله۔	(۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش اور لب بستہ ہے اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔
(۹) ورایت الفاسق یکذب و لا یرد علیه کذبه۔	(۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جا رہی ہے۔
(۱۰) ورایت الصغیر یستحقر بالکبیر	(۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔
(۱۱) ورایت الارحام قد انقطعت۔	(۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے قطع رحم ہو رہا ہے۔
(۱۲) ورایت من یمتدح بالفسق یضحك منه ولا یرد علیه قوله۔	(۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی تعریف کی جا رہی ہے اور وہ اس پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔
(۱۳) ورایت الغلام یعطی ما تعطی المراة۔	(۱۳) اور جب دیکھے کہ نوعمر لڑکے عورتوں کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

(۱۴) ورایت النساء یتزوجن النسآء۔	(۱۴) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔
(۱۵) ورایت الثناء قد کثر۔	(۱۵) اور جب دیکھیں کہ مدح و ثنا کی کثرت ہوگئی ہے۔
(۱۶) ورایت الرجل ینفق المال فی غیر طاعة اللہ فلا ینھی و لا یؤخذ علی یدیہ۔	(۱۶) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔
(۱۷) ورایت الناظر یتعوذ مما یری المؤمن فیہ من الاجتہاد۔	(۱۷) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدّ و جہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے
(۱۸) ورأیت الجار یوذی جارہٗ ولیس لہٗ مانع۔	(۱۸) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے
(۱۹) ورأیت الکافر فرحا لما یری فی المؤمن مرحا لما یری فی الارض من الفساد۔	(۱۹) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ و فساد سے غمگین ہے۔
(۲۰) ورأیت الخمور	(۲۰) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

تشرب علانیه و یجتمع علیها من لا یخاف الله عزّ وجلّ۔

قسم کی شرابیں علانیہ پی جا رہی ہیں۔ اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں ہے۔

(۲۱) ورایت الامر بالمعروف ذلیلاً۔

(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔

(۲۲) ورایت الفاسق فیما لا یحب الله قویا محمودًا۔

(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء میں طاقت ور اور مقبول ہے۔

(۲۳) ورأیت اصحاب الآیات یحقرون ویحتقر من یحبهم۔

(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب آیات (شاید علمائے دین مراد ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔

(۲۴) ورأیت سبیل الخیر منقطعًا وسبیل الشرّ مسلوکا۔

(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند ہے اور شر کا راستہ کھلا ہوا ہے۔

(۲۵) ورأیت بیت الله قد عطل ویومر

(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

باترکۃ۔

کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے

(۲۶) ورأیت الرجل یقول مالا یفعل

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورایت الرجال یتسمون الرجال والنساء للنساء

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی اور فربہ کرنے والی غذا میں مشغول ہیں۔

(۲۸) ورایت الرجل محیشتہ من دبرہ ومحیشۃ المراہ من فرجھا۔

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت اس کی پشت کی طرف سے اور عورت کی معیشت اس کے سامنے کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورایت النساء یتخذن المجالس کما یتخذ الرجال۔

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں مردوں کی طرح اجتماعات کرنے لگی ہیں۔

(۳۰) ورایت التانیث فی ولد العباس قد اظھر والخضاب وامتشوا کما تمتشط

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس میں عورتوں کی صفات پیدا ہو گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

المراة لزوجها و اعطوا الرجال الاموال علی فروجهم و تنوفس فی الرجل وتغاير عليه الرجال و كان صاحب المال اعز من المؤمن وكان الرباء ظاهرالا بعير وكان الزنا يتمدح به النساء۔

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں مفاخرت کرنے لگیں اور اس عمل میں ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے زیادہ عزّت دار ہو، سُود عام ہو جائے اور سود خوار قابل مذمت نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف کی جانے لگے۔

(۳۱) ورايت المراة تصانع زوجها علی نكاح الرّجال

(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے ساتھ نکاح کرنے میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(۳۲) ورايت اكثر النّاس وخير بيت من يساعد النساء علی فسقهن۔

(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے لگیں۔

(۳۳) ورایت المؤمن محزونا محتقرا ذلیلا۔	(۳۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین، حقیر و ذلیل ہے۔
(۳۴) ورایت البدع والزنا قد ظھر	(۳۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور زناکاریاں عام ہوگئیں ہیں۔
(۳۵) ورایت الناس یعتدون بشاھر الزور۔	(۳۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے لگے ہیں۔
(۳۶) ورایت الحرام یحلل۔	(۳۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال ہوگیا ہے۔
(۳۷) ورایت الحلال یحرم	(۳۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو حرام کر دیا گیا ہے۔
(۳۸) ورایت الدّین بالرای وعطل الکتاب واحکامه۔	(۳۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی رائے بن گیا ہے اور قرآن و احکام قرآن معطل ہو گئے ہیں۔
(۳۹) ورایت الیل لا یستخفی به من المجراة علی الله۔	(۳۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ارتکاب گناہ کے لیے رات کا بھی انتظار نہیں کرتے۔
(۴۰) ورایت المومن لا یستطیع ان ینکر الا	(۴۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبله۔
نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔

(۴۱) ورایت العظیم من المال ینفق فی سخط اللہ عز وجلّ۔
(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی ہے۔ جن سے خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

(۴۲) ورایت الولاۃ یقربُون اهل الکفر ویباعدون اهل الخیر۔
(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کافروں کو اپنے سے قریب کرتے ہیں اور اہلِ خیر کو دُور کرتے ہیں۔

(۴۳) ورایت الولاۃ یرتشون فی الحکم
(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورایت الولاۃ قبالہ لمن زاد۔
(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی پیش کش کرے۔

(۴۵) ورایتَ ذوات الارحام ینکحن ویکتفی بھن۔
(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں سے نکاح ہونے لگے اور انہیں پر اکتفا ہونے لگے۔

(۴۶) ورایت الرجل یقتل
(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

(علی التہمتہ وعلی) المظنۃ ویتغایر علی الرجل الذکر فیبذل لہ نفسہ ومالہ۔	اور سوءِظن پر قتل کیا جا رہا ہے، اور مرد مردوں کے لیے جان و مال نثار کرنے لگے ہیں۔
(۴۷) ورایت الرّجل یعیر علی ایتان النساء۔	(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد کو عورت سے تعلق کرنے پر ملامت کرنے لگے ہیں۔
(۴۸) ورایت الرجل یاکل من کسب امراتہ من الفجور یعلم ذلک ویقیم علیہ۔	(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت کی اس کمائی پر گذارا کرنے لگے جو فسق و فجور سے حاصل ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔
(۴۹) ورایت المرۃ تقہر زوجہا وتعمل مالا یشتہی وتنفق علی زوجہا۔	(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے اخراجات برداشت کرنے لگے۔
(۵۰) ورایت الرجل یکری امراتہ وجاریتہ و یرضی بالدنی من	(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے لگے اور ذلیل و پست غذا پر

الطعام والشراب۔	راضی ہو جائے۔
(۵۱) ورایت الایمان باللہ عج کثیرة علی الزّور۔	(۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔
(۵۲) ورایت القمار قد ظھر۔	(۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہوگئی ہے۔
(۵۳) ورایت الشراب تباع ظاھرا لیس علیہ مانع۔	(۵۳) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔
(۵۴) ورایت النساء یبذلن انفسھنّ لاھل الکفر۔	(۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔
(۵۵) ورایت الملاھی قد ظھرت یمر بھا یمنعھا احد احدا ولا یجتری احد علی منعھا۔	(۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو ولعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہوگئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔
(۵۶) ورایت الشریف یستذلہ، الّذی	۵۶ اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

يخاف سلطانه۔

ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورايت اقرب الناس من لولاة من يمتدح بشتمنا اهل البيت۔

(۵۷) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہل بیت پر سب و شتم کرتے ہیں اور اس پر ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورايت يجنا يذور ولا يقبل شهادته۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورايت الزور من القول يتنافس فيه

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے

(۶۰) ورايت القرآن قد ثقل على الناس استماعه وخف على الناس استماع الباطل

(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سننا لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۶۱) ورايت الجار يكرم الجار خوفاً من لسانه

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورايت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدود الٰہی

عطلت وعمل فیہا بالاھواء۔	معطل ہوگئے اور ان کی جگہ خواہش نفس پر عمل کیا جا رہا ہے۔
(۶۳) ورایت المساجد قد زخرفت۔	(۶۳) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں نقش ونگار اور طلا کاری ہو رہی ہے۔
(۶۴) ورایت اصدق الناس عند الناس المفتری الکذب۔	(۶۴) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے بڑا سچا وہ ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا ہے۔
(۶۵) ورایت الشر قد ظہر والسعی بالنمیمۃ۔	(۶۵) اور جب تو دیکھے کہ شر وفساد ظاہر و آشکار ہو گیا ہے اور چغل خوری کی باقاعدہ کوشش کی جا رہی ہے
(۶۶) ورایت البغی قد فشا۔	(۶۶) اور جب تو دیکھے کہ ظلم وتعدی عام ہے۔
(۶۷) ورایت الغیبۃ تستملح ویبشر بہا الناس بعضہم بعضا۔	(۶۷) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں نمک اور مزہ پیدا کیا جا رہا ہے اور لوگ اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سنا رہے ہیں
(۶۸) ورایت طلب الحج والجہاد لغیر اللہ۔	(۶۸) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد کا مطالبہ غیر خدا کے لیے ہو رہا ہے۔

(۶۹) ورایت السُّلطان یذل

(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔

(۷۰) ورایت الخراب قد ادیل من العمران

(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے آبادیوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(۷۱) ورایت الرجل معیشة من بخس المیکال والمیزان۔

(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے سے ہو رہی ہے۔

(۷۲) ورایت سفك الدماء یستخف بها۔

(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں رہی اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔

(۷۳) ورایت الرجل یطلب الرّیاسة لغرض الدنیا و یشهر نفسه بخبث اللسان لیتقی ویسند الامور الیه۔

(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان ریاست اور حکومت کو دنیا کے لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اس لیے بدزبان مشہور کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔

(۷۴) ورایت الصلوة قد استخف بها۔

(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا استخفاف کیا جا رہا ہے۔

(٧٥) ورايت الرجل عنده المال الكثير لم يزكه منذ ملكه۔

(٧٥) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔

(٧٦) ورايت الميت ينشر من قبره ويوذی وتباع اكفانه۔

(٧٦) اور جب تو دیکھے کہ مُردے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔

(٧٧) ورايت الهرج قد كثر۔

(٧٧) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔

(٧٨) ورايت الرجل يمشي نشوان ويصبح سكران لا يهتم بها الناس فيه

(٧٨) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔

(٧٩) ورايت البهائم تنكح

(٧٩) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔

(٨٠) ورايت البهائم تفرش بعضها بعضًا۔

(٨٠) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں

(٨١) ورايت الرجل يخرج

(٨١) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

الی مصلاہ ویرجع و
لیس علیہ شی من
ثیابہ۔

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس
آئے تو اس کے جسم پر کپڑا
نہ ہو۔

(٨٢) ورایت قلوب الناس
قد قسمت وجمدت
اعینھم وثقل
الذکر علیھم۔

(٨٢) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں
کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان
کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکر
خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(٨٣) ورایت المصلی انّما
یصلی لیراہ
النّاس۔

(٨٣) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس
لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ
اسے دیکھیں۔

(٨٤) ورایت الفقیہ
یتفقہ لغیر الدین
یطلب الدنیا وریاسۃ۔

(٨٤) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ دنیا
داری حب ریاست اور طلب
دنیا کے لیے تفقہ کر رہا ہے۔

(٨٥) ورایت الناس
مع من
غلب۔

(٨٥) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس
کے ساتھ ہیں جس کے پاس
غلبہ اقتدار ہے۔

(٨٦) ورایت طالب
الحلال یذم و
یعیر وطالب الحرام

(٨٦) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال
رکھنے والا قابل سرزنش اور
لائق مذمت ہے، اور طلب

يمدح ويعظم۔

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(٨٧) ورايت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله يمنعهم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح احد۔

(٨٧) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور مدینہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز رکھنے والا ہے۔

(٨٨) ورايت المعازف ظاهرة فى الحرمين۔

(٨٨) اور جب تو دیکھے کہ آلاتِ موسیقی مکہ و مدینہ میں علانیہ و آشکار ہیں۔

(٨٩) ورايت الرجل يتكلم بشئ من الحق و يامر بالمعروف و ينهى عن المنكر ويقوم اليه من ينصحه فى نفسه فيقول هذا عنك موضوع۔

(٨٩) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی حق بات بیان کر رہا ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر رہا ہے اور اس وقت کوئی اس کے پاس جائے اور نصیحت کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی نہیں ہے۔

(٩٠) ورايت الناس ينظر بعضهم الى

(٩٠) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض ويقتدون باهل الشر۔	ہیں اور اہلِ شر کی پیروی کررہے ہیں۔
(۹۱) ورایت مسلك الخير وطريقة خيالا يسلكه احد۔	(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلک حق اور راہِ حق خالی ہے اور کوئی اس پر چلنے والا نہیں ہے۔
(۹۲) ورایت الميت يهزبه فلا يفزع له احد۔	(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میّت کا استہزاء کیا جارہا ہے اور کسی کو اس سے وحشت نہیں ہورہی ہے۔
(۹۳) ورایت کل عام يحدث فيه من البدعة والشر اكثر مما كان۔	(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال کی نسبت ہر آنے والے سال میں بدعت اور شر کا اضافہ ہونے لگے
(۹۴) ورایت الخلق و المجالس لايتابعون الا الاغنياء۔	(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور اجتماعات میں سرمایہ داروں کی مطابقت ہونے لگے۔
(۹۵) ورایت المحتاج يعطى على الضحك به و يرحم لغير وجه الله۔	(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد اس لیے کی جائے کہ اس پر ہنسا جاسکے اور غیر خدا کے لیے اس پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورایت الایات فی السماء لا یفزع لها احد۔

(۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ نہیں ہے۔

(۹۷) ورایت الناس یتسافدون کما تسافد البهائم لا ینکر احد منکرا تخوفا من الناس۔

(۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علانیہ لوگ ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے) سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔

(۹۸) ورایت الرجل ینفق الکثیر فی غیر طاعة الله ویمنع الیسیر فی طاعة الله۔

(۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

(۹۹) ورایت العقوق قد ظهر واستخف بالوالدین وکان من اسوء الناس حالا عند الولد و یفرح بان یفتری

(۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے پاس بدترین انسان کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد اپنے والدین پر افترا پردازی کر

علیهما۔

کے خوش ہو رہی ہے۔

(۱۰۰) ورایت النساء قد غلبن علی الملك وغلبن علی کل امر لا یوتی الی ما لهن فیه هوی۔

(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب آگئی ہے۔

(۱۰۱) ورایت ابن الرجل یفتری علی ابیه ویدعو علی والدیه ویفرح بموتها

(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں باپ کے مرنے کی دعا مانگ رہا ہے اور ان کی موت سے خوش ہو رہا ہے۔

(۱۰۲) ورایت الرجل اذ مر به یوم لم یکسب فیه الذنب العظیم من فجور او بخس مکیال او میزان او غشیان حرام او شرب مسکر اکتئیبا حزینا یحسب ان ذلك الیوم علیه وضیعة من عمره۔

(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی گناہِ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر غمگین ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے ضائع ہوا۔

(۱۰۳) ورایت السلطان یحتکر الطعام

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کر رہا ہے

(۱۰۴) ورایت اموال ذی القربی تقسیم فی الزور ویتعامر بها ویشرب بها الخمور۔

(۱۰۴) اور جب تو دیکھے کہ اولادِ رسولؐ کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور شراب خوری میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) ورایت الخمر یتداوی بها و توصف للمرض ویستشفی بها۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کے فوائد بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) ورایت النّاس قد استووا فی ترك الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وترك التدین صعه

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین کے ترک کرنے میں برابر ہیں۔

(۱۰۷) ورایت الرّیاح المنافقین واهل النفاق دائمة وریاح اهل الحق لا تحرك۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین اور اہلِ نفاق کی ہوا مسلسل بندھی ہوئی ہے اور اہلِ حق کی ہوا ساکن ہے۔

(۱۰۸) ورایت الاذان بالاجر والصّلوٰة

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

بالاجر۔

جاتی ہے

(۱۰۹) ورایت المساجد محتشبۃ ممن لا یخاف اللہ مجتمعون فیھا للغیبۃ واکل لحوم اھل الحق و یتواصفون فیھا شراب المسکر۔

(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوف خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔

(۱۱۰) ورایت السکران یصلی بالناس فھو لا یعقل ولا یشان بالسکر واذا سکر اکرم واتقی وخیف وترک لا یعقب ویعذر لسکرہ۔

(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بدمست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدمستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں، اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں

(۱۱۱) ورایت من اکل اموال الیتامی یحدث

(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحه	ذکر کرتا ہے۔
(۱۱۲) ورایت القضاۃ یقضون بخلاف ما امر اللہ۔	(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے کرے۔
(۱۱۳) ورایت ولاۃ یاتمنون الخوفۃ للطمع۔	(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت کرنے والوں کو حرص وطمع کے سبب امین بنا رہے ہیں۔
(۱۱۴) ورایت المیراث قد وضعۃ الولاۃ لاھل الفسوق والجرۃ علی اللہ یاخزون منھم و یخلونھم وما یشتھون۔	(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث کو گناہ میں جری فاسقوں کو دے رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔
(۱۱۵) ورایت المنابر یؤمر علیھا بالتقوٰی ولا یعمل القائل بما یامر۔	(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فراز منبر سے تقوٰی کا حکم دیا جائے اور حکم دینے والا خود اس پر عامل نہ ہو۔
(۱۱۶) ورایت الصلوٰۃ قد استخف باوقاتھا۔	(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقات نماز کا استخفاف کیا جائے۔
(۱۱۷) ورایت الصدقۃ	(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

بالشفاعة لایراد بها وجه الله وتعطی لطلب الناس۔

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) ورایت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا یبالون بما اکلوا وبما نکحوا۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد زندگی ان کا پیٹ اور ان کی شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) ورایت الدنیا مقبلة علیهم۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے پاس آگئی۔

(۱۲۰) ورایت اعلام الحق قد درست

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم بوسیدہ ہو گئے۔

فکن علی حذر واطلب من الله عزوجل النجاة واعلم ان الناس فی سخط الله عزّ وجلّ انّما یمهلهم لامر یراد بهم فکن مترقبا واجتهد لیراک الله فی خلاف ما هم علیه فان نزل بهم العذاب و

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خداوندِ عالم سے نجات طلب کر اور جان لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس امر کے سبب مہلت دے رہا ہے جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

جمہوریت

عن هشام بن سالم عن الصادق علیه السّلام اِنّهٗ قال مایکون هٰذا الامر حتیٰ لا یبقیٰ صنف من النّاس الا ولّوا علی النّاس حتیٰ لا یقولوا انا لو ولینا لعدلنا ثمّ یقوم القائم بالحق والعدل[1]

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس وقت تک واقع نہیں ہوگا جب تک کہ ہر صنف وجنس کے لوگ انسانوں پر حکومت نہ کرلیں، تاکہ بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی (کتاب البیان) للکنجی فی باب ۲ ص ۲۲ بسند طویل عن الاوزاعی عن قیس بن جابر الصدفی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۲۰۰

ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ قال	بعد امرا ہوں گے اور بادشاہوں
سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء	کے بعد جابر اشخاص حکمران
امراء ومن بعد الامراء ملوك	ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے
جبابرہ ثم یخرج المهدی	اہل بیتؑ سے مہدی خروج کرے
عج من اهلبیتی یملاء	گا جو زمین کو عدل وداد سے بھر
الارض عدلا[1]	دے گا۔

مدعی نبوّت

عبد اللہ ابن عمر قال	کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر
قال رسول اللہ صلی اللہ	سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
علیه واٰلہ وسلم لا تقوم	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
الساعة حتی یخرج	قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں
المهدی علیه السلام	آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور
من ولدی ولا یخرج المهدی	مہدی اس وقت خروج نہیں کرے
حتی یخرج ستون کذابا	گا جب تک ساٹھ کذاب خروج
کلهم یقولون انا	نہ کر لیں اور سب کا دعوٰے یہ ہوگا
نبی[2]	میں نبی ہوں۔

---

[1] الشیعۃ الرجعۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔

[2] الزام الناصب جلد۲ ص ۱۴۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے ؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعوٰی نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افراد نسل ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علمِ دین

عن الصادق علیہ السلام عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و الیہ سیاتی علی اُمتی زمان لا یبقی من القرآن الا رسمہ ولا من الاسلام الا اسمہ یسمون بہ وھم ابعد النّاس منہ مساجدھم عامرہ من البناء وھی خراب من الھدی فقھا ذالک الزمان شر فقھا تحت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری اُمّت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

ظل السماء منهم	کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر
خرجت الفتنة والیهم	آئے گا اور انہیں کی طرف واپس
تعود[1]	جائے گا۔

— ۲ —

قال یاتی علی الناس	ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک
زمان یقتل فیه العلماء	زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے
کما یقتل فیه	میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے
اللصوص یا لیت العلماء	اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں
تحامقوا فی ذالک	گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ
الزمان[2]	کو بے وقوف اور احمق بنالیں

— ۳ —

قال رسول الله اذا	امیرالمومنین علیہ السلام نے رسول
ابغض المسلمون	اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
علماء هم واظهروا	روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا
عمارة اسواقهم	کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت
وتناکحوا اعلی	کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۲۴۔

[2] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

جمع الذراهم ورماهم الله
باربع خصال بالقحط
من الزمان وجود السلطان
الجائر والخیانة
من ولاة الاحكام
والصولة من
العدو [1]

کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت
کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار
بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے
میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب
سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت
کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں
دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا
عبد الله علیه السلام
یقول ویل لطغاة
العرب من امر
قد اقترب قلت
جعلت فداك كم
مع القائم من العرب
قال نفر یسیر قلت والله

ابن یعفور نے روایت کی ہے
کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس
ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے
میں نے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں
عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ
ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے
عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

---

[1] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

ان من یصف ھذا الامر منھم لکثیر قال لا بد للناس من ان یمحصوا ویمیزو یغربلوا ویستخرجوا فی الغربال خلق کثیر[۱]

سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں (تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا، انہیں ایک دوسرے سے الگ کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

۲

قال امیر المؤمنین علیہ السلام والذی بعث بالحق نبینا لتبلبلن بلبلۃ و لتغربلن غربلۃ لتساطن سوط القدر حتی یعود اسفلکم اعلاکم واعلاکم اسفلکم

امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے رسولؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تم بُری طرح تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور تمہیں ابلتی ہوئی دیگ کی طرح نیچے اوپر

۱؎ ظہور الحجۃ صفحہ ۴۵۔

ولیبلقن سباقون
کانُوا قصروا و
لیقصرون سبا قون
کانوا سبقواو
اللہ ما کتمت
وشمة ولا کذبت
کذبة۔ ؎

کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
پست بلند اور تمہارے بلند پست
ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے
تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی
قسم میں نے کوئی بات پردے میں
نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت
گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی
ان تدرکوا زمانا یغدی
علی احدکم بعضہ
ویراح باخری و
تلبسوا مثال استار
الکعبة قالوا
یارسُول اللہ انحن
الیوم خیرام ذالک

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، کہ
تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھوگے
کہ صبح اپنے شہر میں گزاروگے،
اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
پہنچ جاؤ گے تم اس زمانے میں
غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال
کروگے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول
اللہؐ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

؎ نہج البلاغہ خطبہ، ١٨۔

فقال بل انتم اليوم متحابون و انتم يومئذ متباغضون يضرب بعضكم رقاب بعض۔

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟ فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت ہے اور اس زمانے میں ایک دوسرے سے دُشمنی کروگے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو گے۔

فریبی معاشرہ

— ۱ —

عن علی علیہ السلام ان بين يدی القائم سنين خداعة يكذب فيها الصادق و يصدق فيها الكاذب ويقرب فيها الماحل و يتعلق فيها الرويبضة

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ قائمؑ سے چند سال قبل بہت دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن میں راست گو انسان کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد تاصل، مقرب ہوں گے اور "رویبضہ"

۱؎ ظہور الحجۃ ص ۳۰۔

قلت وما الرّويبضة وما الماحل قال اما تقرؤن قوله وهو شديد المحال قال قلت وما المحال قال يريد المكار۔[1]

ان چند برسوں سے بہت متعلق ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ رویبضہ کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وھو شدید المحال میں نے پھر پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود مکار ہے۔

۲

قال امير المؤمنين عليه السّلام ياتى على النّاس زمان لا يقرب فيه الا الماحل ولا يظرف فيه الا الفاجر ولا يضعف فيه الا المنصف يعدون الصدقة غرما وصلة الرحم منا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا مگر چغل خور اور باتیں بنانے والا ظریف نہیں سمجھا جائے گا مگر وہ جو فاجر ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو جرمانہ شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

---

[1] الزام الناصب، جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۔

والعبادة استطالة على	لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جتائیں
الناس فعند ذالك يكون	گے، تو ایسے زمانے میں حکومت
السلطان بمشورة النساء	عورتوں کے مشورہ سے ہوگی لڑکوں
وامارت الصبيان و	کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی
تدبير الخصيان [1]	تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

— ۳ —

كافی قال رسول الله صلى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
الله عليه وآله وسلم يأتى	وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک
على الناس زمان يكون	ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان
الناس فيه ذءابا فمن	بھیڑیے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں
لم يكن فيه ذءابا	بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیے
اكلته الذءاب [2]	مل کر کھا جائیں گے۔

— ۴ —

قال رسول الله صلى الله	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
عليه وآله انّه	وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری
ليظهر النفاق و	امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۱۸۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

ترفع الامانة و	گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت
تقبض الرحمة ينخض	روک لی جائے گی۔ امانت وار لپیت
الامين و يومن	سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا
الخائن اتتكم	امین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا
الفتن كامثال الليل	تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل
المظلم[1]	ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن	امام حسین علیہ السلام سے
على عليهم السلام	روایت ہے کہ ایک شخص امیر
قال جاء رجل	المومنینؑ کی خدمت میں آیا اور
الى امير المومنين	اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی
نبئنا بمهديكم	کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور
هذا فقال اذا درج	ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفّار و اشرار
الدارجون وقل	کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو
المومنون و ذهب	جائیں گے اور جب دین کی نصرت
المجلبون فهناك[2]	کرنے والے اُٹھ جائیں اس
	وقت ظہور ہوگا۔

---

[1] ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

— ۶ —

سئل الصادق عن	امام جعفر صادق علیہ السلام
ظهوره فقال اذا حكمت	سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا
في دولة خصبان و	گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب
والنسوان واخذت الامارة	خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں
الشبان والصبيان وخرب	اور مسجد کوفہ ویران ہو جائے،
جامع الكوفة من	اور نوجوان افراد اور لڑکے حاکم بن
العمران وانعقدت الجيران	جائیں اور پڑوسی معاہدے کرنے
فذالك الوقت زوال	لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت
ملك بني عمي العباس و	کا زوال ہوگا اور ہم اہل بیت میں
ظهور قائمنا اهل البيت۔[1]	سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

① اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

— ۲ —

قال رسول الله یکون فی اخر ھذہ الامۃ رجال یرکبون علی المیاثۃ حتی یاتوا ابواب المساجد نساءھم کاسیات عاریات علی رؤسھن کاسنمۃ البخت العجاف۔[۱]

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت کے آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبیؐ قال اذا اتی علی اُمتی مأۃ وثمانون سنۃ بعد الالف فقد حلت العزوبۃ والعزلۃ والترھب علی رؤس الجبال وذالک لان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمت پر ۱۱۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جاکر رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

---

[۱] علائم ظہور، ۳۶۳

الخلق فی لماتین
اهل الحرب والقتل
فتربیة جرو خیر
من تربیة الولد وان
تلد المراه حیة
خیر من ان تلد
الولد۔ [1]

جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
وغارت والے ہوں گے، تو اس
زمانے میں ایک کُتے کے بچّے کی
پرورش ایک لڑکے کی پرورش
سے بہتر ہو گی، اور اس زمانے میں
اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچّہ
پیدا کرنے سے بہتر ہو گا۔

مُسلمان

قال رسول اللّٰہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم) علی الناس
زمان اذا سمعت
باسم الرجل
خیر من تلقاه
اذا لقیتة خیر من
تجربة ولو

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
تم نے اس سے ملاقات کر لی تو
اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

---

[1] علائم ظہور صفحہ ۲۲۴۔

جربته اظهر لك	تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے
احوالا دينهم دنا	گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
فيرهم همتهم	کی دولت ہوگی۔ ان کی ہمت ان کے
بطونهم قبلتهم	پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
نساؤهم يركعون	ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
للرغيف يسجدون	کریں گے اور ایک درہم کے لیے
للدرهم حيارى	سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
سكارى لا مسلمين ولا	بدمست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
نصارى۔ [1]	نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت مرد اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ "یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی" لفظ "عیسائی" سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

---

[1] علائم ظہور، ص ۳۰۵۔

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصارٰی۔

شیعوں کی حالت

مسندا عن عمیرہ	عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں
بنت نفیل قال سمعت	کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے
الحسن بن علی علیہما السلام	سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا
یقول لا یکون الامر	تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک
الذی ینتظرون حتی	کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے
لیبراء بعضکم من	اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے
بعض حتی بعضکم بعضًا	اور بعض بعض پر لعن وطعن نہ کریں
وحتی یسمی بعضکم بعضا	یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
کذابین۔[1]	بعض کو کذاب کہیں گے۔

○

[1] ظہور الحجۃ ص ۱۱۵۔

بعضكم من بعض و يلعن بعضكم بعضا و يتفل بعضكم في وجه بعض وحتى يشهد بعضكم بالكفر على بعض قلت ما في ذالك خير قال الخير كله في ذالك عند ذالك يقوم قائمنا فيرفع ذالك كله[1]

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسندا عن الصقر الف قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الرضا عليه السلام يقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۵۔

ان الامام بعدی ابنی
علی امره امری و
قوله قولی وطاعته
طاعتی والامامة بعدهٗ
فی ابنه الحسن علیه
السلام اَمرُه امر ابیه
وطاعة طاعة ابیه ثم
قال ان من بعد الحسن
علیه السلام ابنه القائم
بالحق المنتظر فقلت
له یا ابن رسول اللّٰه
ولم سمی القائم
قال لانه یقوم
بعد موت ذکره
وارتد اکثر القائلین
بامامة فقلت له ولم
سمّی المنتظر قال لان له
غیبة تکثر ایامها و
یطول امدها فینتظر خروجهٗ

ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس
کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور
اس کے بعد یہ امر امامت اس
کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔
اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے
اور اس کی اطاعت اس کے باپ
کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسنؑ کے
کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام
منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزندِ
رسولؐ! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں
یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام
کرے گا۔ جب اس کا ذکر مر جائے
گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر
پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا
جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت
کے ایام بہت ہوں گے اور مدت
طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج
کا انتظار کریں گے اور صاحبانِ
شک وریب اس کا انتظار

امر الله عزوجل
فقلت جعلت
فداك هذه الفاقة
والحاجة قد عرفتها
فما انكار الناس
بعضهم بعض
قال يأتي الرجل
منكم اخاه
لحاجة فينظر
اليه بغير الوجه
الذي كان ينظر
اليه۔ [1]

اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا
ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت
اور فاقہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن لوگوں کا
ایک دوسرے سے انکار کرنے کا
مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ
ہے کہ کوئی شخص اپنے برادرِ دینی کے
پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔
تو وہ اس حاجت مند سے اس
رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے
پہلے تھا اور اس طریقۂ گفتگو کے خلاف
گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے [1]
طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر
الهمداني عن الصادق

محمد ابن بشر ہمدانی نے امام صادق
علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

---

[1] علائم الظہور زنجانی، صفحہ ۳۱۴۔

علیہ السلام فی حدیث
طویل قد اخذ نا
موضع الحاجۃ انّہٗ
قال لنبی فلان ملکا
موجلا حتی اذا اٰمنوا
واطماء نواء وظنوا
ان ملکھم لا یزول صبح
فیھم صیحۃ فلم
یبق لھم راع بجمعھم
ولا راع یسمعھم و
ذلك قول اللہ عج
حتی اذا اخذت
الارض زخرفھا
وازینت وظن اھلھا
انھم قادرون علیھا
انھا امرنا لیلا
او نھارا فجعلناھا
حصیدا کان لم
تغن بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصّہ یہاں
نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد
فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو
گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ
کو مامون و مطمئن محسوس کریں گے اور
یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت
کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان
ایک چیخ بلند ہو گی جس کے سبب
ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو
ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ
نہ رہے گا جو ان کی بات سُن سکے
یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب
ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے
کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور
مالکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ
اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم
رات یا دن میں آپ تک پہنچا
تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا
بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كذالك نفصل الايات	ہم اسی طرح فکر کرنے والوں کے لیے
لقوم يتفكرون قلت	اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
جعلت فداك هل	ہیں[1] راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
لذالك وقت قال	کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
لا لان علم الاغلب	فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
علم المؤقتين ان	معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
الله وعد موسى	اللہ نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ
ثلاثين ليلة واتمها	کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
بعشر لم يعلمها موسى	مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
ولم يعلمها بنى	بنی اسرائیل کو تو جب وقت موعود گزر
اسرائيل فلما جاز	گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں
الوقت قالوا غرنا	دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
موسى فعبدوا العجل	کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
ولكن اذا كثر الحاجة و	فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
الفاقه فى الناس وانكر بعضهم	اور لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ
بعضا فعند ذالك تو	نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
قعوا عند الله صباحًا	زمانے میں صبح و شام امر الٰہی کے

---

[1] سورۂ یونس آیت ۲۴۔

ومساء ۔ ؎۱

ظہور کی توقع رکھو۔

قتل اور موت

عن البزنطی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر ھذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یفتر ؎۲

بزنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ مہدیؑ سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ مَیں نے پوچھا "بیوح" کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

۲

مسنداً عن سلیمان بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدام القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی یذھب من کل سبعۃ خمسۃ الموت الاحمر السیف الموت

سلمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سُرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

؎۱ ظہور الحجہ چاپ قدیم

؎۲ بحار الانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۲۰۵۔

الابیض الطاعون۔ [1]	طاعون ہے

۳

مسندا عن ابی بصیر	ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر
ومحمد بن مسلم عن	صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ
الصادق علیہ السلام لا	ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب
یکون ھذا الامر حتی	تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ
یذھب ثلثا الناس	ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا
فما یبقی فقال علیہ	کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے
السلام اما ترضون	تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم
ان تکونوا الثلث	اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ
الباقی۔ [2]	ایک تہائی تمہاری ہو۔

امراض

عن رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ والہٖ وسلم ظھور	نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر (ریاحی
البواسیر وموت	امراض) اور ناگہانی موت اور

---

[1] بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چھاپ قدیم

[2] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاۃ والجذام مت	جذام (جلدی بیماریاں) وقت
اقترب الساعۃ۔ [1]	نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۔

جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی
جزیرة تسمی بالاندلس
فیغلب علیهما اهل
الکفر فیاخذون
اموالهم واکثر
بلادهم ولیسبون
نسائهم واولادهم
ویهتکون الاستار
ویخربون الدیار
وترجع اکثر البلاد
فیافی وقفار
او یتخلس اکثر
الناس من دیارهم
واموالهم فیاخذون
اکثر الجزیرة

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰ پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں شمار کیا ہے۔ علائم ظہور میں عماد زادہ اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا جائے گا۔ ان پر اہل کفر غالب آ جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال ودولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کریں گے۔ پردے چاک کر دیں گے اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا یبقی الا اقلها	کردیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر
ویکون فی	حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
الغرب الھرج	رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر
والخوف ولیستولی علیھم	ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک
الجوع والغلاء وتکثر الفتنۃ	اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
ویاکل الناس بعضھم بعضًا	ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
فعند ذلک یخرج رجل	کو کھانے لگیں گے اس وقت
من المغرب الاقصیٰ من	مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا ر
ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ	بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
وھو المھدی القائم	کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہوگا ۔ یہ
فی آخر الزمان وھو اوّل	آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط ساعت
اشراط الساعۃ[1]	کی حد اوّل ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدیؑ کا تعلق ہے تو یہ

---

[1] علائم الظہور زنجانی صفحہ ۳۰۰۔

تواتر روایت کے خلاف ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔

○

افریقہ

وفی العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن نعیم ابن حماد عن ابی قبیل کان یکون بافریقیہ امیر اثنی عشر سنۃ ویکون بعدہ فتنۃ ثم یملک رجل اسمر یملاھا عدلا ثم لیسیر الی المھدی فیودی الیہ الطاعۃ۔

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸ پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا اور عدل و داد سے پُر کرے گا۔ پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا۔

○

چین

فی اربعین المیر اللوحی	اربعین میر لوحی میں فضل ابن شاذان
عن فضل بن شاذان عن	نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
ابی جعفر علیہ السلام	کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
یقول کانی بقوم قد	دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
خرجوا من اقصی البلاد	"شیلا" سے ایک قوم خروج کرے گی.
المشرق من بلدة یقال	اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ
لها شیلا یطالبون حقهم من	کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
اهل الصین فلا یعطون	وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
فاذا راوا ذلك وضعوا	انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
سیوفهم علی عواتقهم	دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
فرضوا با عطاء ما	رکھ لیں گے تو اہل چین ان کا مطالبہ
سالوه فما یقبلوا	پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن
او قتلو منهم خلق	وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
کثیرا ثمّ یسخرون	اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
بلاد الترك والهند	ترک اور ہندوستان کے سارے
کلها و یتوجهون	علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

الی خراسان و یطلبونها من اهلها فلا یعطون فیا خذونها قهرا و یریدون ان لا یدفعوا الملك الا الی صاحبکم مع الذین قتلوهم فانتقموا منهم و تعیشو فی سلطانه الی اخر الدنیا[1]

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہلِ خراسان سے ان کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔

○

چین، خروج عمانی

فی مناقب ابن شهر علائم الظهور اذا فقد الصین و

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰

تحرك المغربي	مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا
وسار العباسی او	عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی
العمانی و بویع	کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت
السفیانی اذن لولی	ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا
اللہ[1]	جائے گا۔

رُوس

واما الروس فطا	رسالۃ الرزیہ تالیف محی الدین
لعها منحوس و	عربی ۱۱۲۳ھ میں ممالک (علی الملوک
عسکرها منکوس	(جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے)
وملکها مایوس	کے ذیل میں تحریر ہے:
یصیبها الندم	روس کا طالع منحوس ہے اس
بعد استیلاء علی	کا لشکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ
العجم ویصیر	مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے
له وداهتان	بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس
(الاولی) الاختلاف	کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

---

[1] اثبات الجنۃ صفحہ ۲۱۲۔

بنواحی ملکه بحیث
یعجز عن تسکینه
وتامینه روالشانته
امراض تتابعة تخسره
مالا و نفوسًا وّ
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشه (نمسه) ونصره
ترکی و قفقازیه و
لکل طائران یقح
ولکل صعودت نزول
الی ان قال دار الظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
له یا نصرار والبعد
عن الدیار واما الایران فیدوم
اختلافها بستین وساقطها
یعود ولا یسرع بالعقود
نتحد ارکانها فیکون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان ومال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دو سال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلاً انشاء الله الی	وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر
ان قال قم یا سین	کہا کہ اے سین قیام کر، اے
واخطب یالام وا حکم	لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔
یا میم واجمع المسلمین	اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ
قد مضت الملوک	گزر گئے، حق آگیا اور باطل
الجبابرۃ جاء الحق و	بھاگ گیا، جیساکہ امام جعفر بن محمد
زھق الباطل قال	الصادق علیہما السلام نے فرمایا
الامام جعفر بن محمد	کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے
الصادق لکل اناس دولۃ	جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری
یرقبونہا ودولتنا فی آخر	حکومت آخری زمانے میں
الدھر تظھر سلہ	ظاہر ہوگی۔

○

آذربائیجان

وفی غیبۃ النعمانی	غیبت نعمانی میں امام محمد باقر
عن ابی بصیر عن ابی	علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
عبد اللہ علیہ السلام قال لی	کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

سلہ

ابی یعنی الباقر لابد لنا من	مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
آذربائیجان لا یقوم لھا شئ	نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت
واذا کان کذالک فکونوا	آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
احلاس بیوتکم والبدوا ما	پھر صحرا سے ندا ہو گی تو حرکت
لبدنا والنداء بالبیداء فاذا	کرنے والا حرکت کرے تو
تحرك متحرك فاسعوا	اُس کی طرف جاؤ اگرچہ
الیه ولو حبوا واللّٰہ لکانی	گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
انظر الیه بین الرکن و	رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان
المقام یبایع النّاس علیٰ	وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
کتاب جدید علی العرب	پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
شدید قال وویل للعرب من شرقد	کے لیے ہے۔
اقترب۔[1]	

○

مشرق

۱

اخرج جلال الدّین السیوطی	جلال الدین سیوطی نے العرف
فی العرف الوردی	الوردی صفحہ ۷ جلد دوم میں اپنے

المهدی فیسمع من المشرق
والمغرب حتی لا یبقی
راقد الا استیقظ ولا نائم
الا قعد وقاعد الا قام
علی رجلیه فزعاً ورحم
الله من سمع ذالک
الصوت فاجاب فانه
صوت جبریل الروح
الامین ؎۱

کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب
کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک
کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا
ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا
خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا
اس پر رحم کرے گا جو اس آواز
کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس
لیے کہ یہ آواز جبرئیل امینؑ کی
ہو گی ؎۱

— ۲ —

وعن خالد ابن سعد ان
قال سیّبدو ایة عمود من
نار تطلع من قبل المشرق
یراها اهل الارض کلهم فمن
ادرک ذلک فلیعد لاهله
طعام سنة ؎۲

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود
کی صورت میں مشرق سے ایک
نشانی ظاہر ہو گی، جسے دُنیا کے
سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس
کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے
ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے ؎۲

؎۱

؎۲

۳

وقال علیه السلام اذا	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
رائیتم علامة فی السماء	جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو
نارا عظیمة من قبل	جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے
المشرق یراها اهل	ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے
الارض کلهم فمن	گی اس وقت لوگوں کی پریشانی
ادرك ذلك فلیعد	کے دور ہونے کا وقت ہے اور یہ
لاهله طعام سنة۔ ؎	ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

۴

عن الصادق علیه السلام	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
یزجو الناس قبل قیام	کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں
القائم علیه السلام	کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱)
عن معاصیهم بنار	آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر
تظهر فی السماء و	ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان
حمرة تجلل السماء	میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں
وخسف ببغداد وخسف	زمین دھنسنے کے ذریعے (۴)
ببلدة البصرة و دماء	بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے

؎

تسفك بها وخراب دورها	(۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے
وفناء يقع فی اهلها و	ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے
شمول اهل العراق	(۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے
خوفا لا يكون لهم	(۸) اہلِ عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے
معه قرار۔ ؎	لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلا دیا گیا ہے (شبه الهروی العظيم) بظاہر ان دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلۂ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۷۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثویّہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

؎

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آلِ محمدؐ کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گردن پر آلِ محمدؐ کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ شاید ثویہ سے مراد پشت کوفہ بر نجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کمیل ابنِ زیاد کی قبر ہے۔ بہر صورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔

○

مختلف ممالک

قال امیرالمومنین یا	امیرالمومنین نے فرمایا، اے جابرؓ
جابر اذا صاح الناقوس	جب ناقوس ۲ چیخنے لگے، جب
وکبس الکابوس وتکلم	کابوس ۳ عارض ہو جائے اور
الجاموس فعند ذلك	جب بھینسیں ۴ بولنے لگیں تو اس
عجائب وای عجائب	وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور
اذا انار النار بنصیبین و	کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں
ظهرت الریات العثمانیه	آگ روشن ہو جائے اور سیاہ ۶
بوادی سود واضطربت	وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں
البصرة وغلب بعضهم	اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور
بعضا وصبا کل	ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب
قوم الی قوم واختلف	آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی

المقالات وحركت
عساكرخراسان ز و
يويع لشعيب) و تبع شعيب
بن صالح تميمی من
بطن طالقان و بويع
لسعيد السوسی ؎
لخوزستان وعقدت
الراية لعماليق كردان
وتغليب العرب علی بلاد
الارمن والسقلاب واذا
عن هرقل الرومی و
السقلاب واذاعن هرقل
الرّومی بقسطنطنيه لطارقه
سفيانی فتوقعوا ظهورمكلم
مُوسی بن عمران من
الشجرة علی الطور فيظهر هذا
ظاهرمكشوف ومعاين

طرف جست کرے اور خراسان
کی فوجیں حرکت میں آجائیں،
اور بیعت یا پیروی کی جائے
ارضِ طالقان سے شعیب ابن
صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت
خوزستان ؎ میں کی جائے؟ اور
مردان کرد پر پرچم نصب ہوجاتے
اور عرب ارمن ؎ و سقلاب کے
علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
؎ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
کی اطاعت کرے تو اس وقت
توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
مُوسٰی سے بذریعہ درخت کوہ طور
پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

؎

موصوف الاوکم عجائب توکتھاو دیں اسس یلیے کہ ان کا برداشت
دلائل کتمتہا لاجلالھا حملۃ ۱ کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کابوس زدہ مریض کی حالت ہوگی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے حلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں وادی سُوْرکو وادی سوا تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وادی وادیٔ دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیوں کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں وادی سوو سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدیؑ سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

۱ـہ

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نورالانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل وغارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم الے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ تبلادے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدیؑ کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مروزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے ہیں بلخ اور مرورود

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔

(ک) کردان کو کردار اور کرور بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔

○

تہران و بغداد

فی غیبه النعمانی یظهر بعد	غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم
غیبت مع طلوع النجم الآخر	غیبت کے بعد اس وقت ظاہر
وخراب الزوراء وهی الری	ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع
وخسف المزوره وهی بغداد	کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے
وخروج السفیانی وحرب	لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا
ولد العباس مع فتیان	بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی
آرمینة وآذربایجان تلك	کا خروج ہوگا اور آرمینیہ اور
حرب یقتل فیها والوف	آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس
کل یقبض علی سیف محلی	کی جنگ ہوگی جس میں ہزاروں قتل
تخفق علیه رایات	ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین
سود تلك حرب	تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس
یستبشر بها الموت الموت	میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی

الاحمر والطاعون الاکبر۔ | سرخ موت اور عظیم طاعون۔

○

تہران

الویل الویل لامتی من الشوری الکبری و الشوری الصغری سئل من بعتینها۔ قال الشوری الکبری تنعقد فی بلدی بعد دفاتی و الصغری تنعقد فی الغیبۃ الکبری فی الزوراء لتغیر سنتی وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو میری اُمت پر شورٰی کبرٰی اور شورٰی صغرٰی کے سلسلے میں۔ کسی نے بڑے اور چھوٹے شورٰی کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا شورٰی کبرٰی میں میری وفات کے بعد منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شورٰی غیبت کبرٰی میں شہر زوراء[۲۲] میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے لیے منعقد ہوگا۔

○

عجم

فی مجمع النورین عن غیبۃ ابن عقدۃ عن الصادق علیہ السّلام اختلاف الصنفین من العجم فی لفظ کلمۃ العدل یقتل فیہ الوف الوف یخالفھم الشیخ الطبرسی فیصلب ویقتل۔	مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔ ؎

○

قبورِ ائمہ

یاتی علی الناس زمان یخربون قباب الائمۃ	رسول اللہ ص نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ ائمہ کے قبروں کو بندوقوں سے خراب

؎

بالبناديق۔ | کریں گے۔[1]

○

خراسان و سیستان

عن معروف بن خربوذ قال ما دخلنا علی ابی جعفر قط الا قال خراسان خراسان سجستان سجستان کانه یبشرنا بذلک۔

معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔[2]

○

قم

عن الصادق علیه السلام | امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

[1]

[2]

في ذكر الكوفه الى ان قال يظهر العلم ببلدة يقال لها قم فتصير معدنا للعلم والفضل حتى لا يبقى في الارض مستضعف في الدين وذلك عند ظهور قائمنا فيجعل الله قم واهل قائمين مقام الحجّة لولا ذالك لساخت الارض باهلها۔

کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام "قم" ہے۔ وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا تو اللہ قم اور اہلِ قم کو حجت کا قائم مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو تو زمین اہلِ سمیت تباہ ہو جائے گی۔[۱]

۲

عن ابي الحسن الاوّل قال رجل من اهل قم يدعو الناس الى الحق يجتمع معه قوم كزبر الحديد لا تذلهم الرياح العواصف ولا يملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اہلِ قم سے ایک شخص لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں گے جو لوہے کی طرح سخت ہوں گے انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

ـہ ۱

ولا یتجنبون وعلی اللہ یتوکلون و العاقبة للمتقین۔ ○	عاجز وخستہ ہوں گے اور نہ بزدلی دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل کریں گے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔ لہ

○ قم / تہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بلادِ جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلاد جبل کا کچھ علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیھا موضعا یقال لهٔ بحر ویسمی بقم وھو معدن شیعتنا فاما الری فویل لہ من جناحیہ وان الامن فیہ	اس میں ایک علاقہ ہے، جسے بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے، اب رہ گیا رَے تو وہ دونوں طرف سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

لہ

من جهة قم واهله قيل ما جناحاه قال عليه السلام احدهما بغداد والآخر خراسان فانه تلتقي فيه سيوف الخراسانين وسيوف البغدادين فيعجل الله عقوبتهم ويهلكهم فياوى اهل الرى الى قم فيؤويهم اهله ثم ينتقلون منه الى موضع يقال له اردستان۔

فقط قم اور اہلِ قم کی طرف سے ہوگا، پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔ اور اہلِ قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہلِ رے وہاں سے اردستان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

○

قزوین

عن غيبة الطوسى عن النبىؐ يخرج بقزوين رجل اسمه اسم النبى يسرع الناس الى طاعة المشرك والمؤمن يملاء

شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت میں رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قزوین سے خروج کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی اطاعت کریں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوفا۔ ۱؎	یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے پُر کرے گا۔

○

○

عن محمد بن بشر	محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں
قال قلت لمحمد	کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ
بن الحنفیه قد طال	امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب
هذا الامر حتی متی	تک اس کا انتظار رہوگا؟ آپ
قال فحرك راسه	نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ
ثم قال انی یکون	ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو
ذلك ولم یعض الزمان	زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی
انی یکون ذلك ولم	اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے
یجف الاخوان انی یکون	پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے
ذلك ولم یظلم السلطان	وقوع پذیر ہو سکتا ہے ابھی اس
انی یکون ذالك	بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے
ولم یقم الذندیق	ابھی یہ امر کیسے واقع ہو سکتا،
من قزوین یهتك	ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج
ستورها ویکفر	نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

۱؎

صدورها ويغير
سورها ويذهب
ببهجتها من فرمنه
ادركه ومن حاربه
قتله ومن اعتزله
افتقر ومن تابعه
كفر حتى يقوم
باكيان باك يبكي
على دينه باك
يبكي على
دنياه [۱]

پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تخفیف کرے
گا، اس کی فصیلوں کو تبدیل کر دے گا!
اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو بھی
اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا۔
اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو
جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا
وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں
کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک
گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے
اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر
گریہ کرے گا۔

توضیح

قزوین کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔

○

کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراهيم بن عبدالله — امام صادق علیہ السلام سے

---

[۱]

بن العلا عن ابی عبد اللہ
علیہ السّلام عن امیر
المومنین علیہ السلام
حدّث عن اشیاء تکون
بعدہ الی قیام القائم
علیہ السلام فقال الحسین
علیہ السّلام یا امیر المؤمنین
متی یطھر اللہ الارض من
الظالمین ؟ قال لا یطھر
اللہ الارض من الظالمین
حتی یسفک الدم الحرام
ثم ذکر امر بنی
امیہ و بنی العباس فی
حدیث الطول وقال اذا
قام القائم بخراسان
وغلب علی ارض کوفان
والملتان وجاز جزیرہ
بنی کاوان وقام منا
قائم بجیلان واجابتہ

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
سے سنا اور اپنے جدامیرالمومنینؑ نے
کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد
سے لے کر قیام قائمؑ تک وقوع پذیر
ہونے والی تھیں اس پر امام حسین
علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا
امیرالمومنینؑ! اللہ کب اس زمین کو
ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے
فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک
نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ
بہادیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ
اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر
فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ
جب ایک قیام کرنے والا خراسان
سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ
حاصل کرے اور جزیرہ کاوان سے
گزر جائے اور ہم میں سے ایک
قیام کرنے والا جیلان میں قیام
کرے اور ابرو دیلم کے لوگ اس

الابروالديلم وظهرت	کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
لولدی رایات الترك	میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
متفرقات فی الاقطار	مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ
والحرامات وكانو	رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت
بين هنات وهنات واذا	دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
يترك فی الارض الاذنين	ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر
طوبى لمن ادرك زمانه	قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
ولحق اوانه وشهد ايامه	طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
خربت البصرة فقام امير	کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
الامراء فحكى عليه السلام	آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں
حكاية طويلة ثم قال	اور مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
اذا ظهرت الالوف و	اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
صفت الصفوف وقتل	کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
الكبش المخروف هناك	کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
يقوم الآخر ويثور الثاير	جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ
ويهلك الكافر ثم يقوم القائم	غائب امام جو صاحب شرف
المامول والامام المجهول	فضیلت ہے، خروج کرے گا۔
له الشرف والفضل و	اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
هو من ولدك يا حسين لا ابن	ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

مثله بين الركنين في	ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے
دريسين بالتين يظهر	درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ
على الثقلين ولا في	کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن و انس
الارض الاذنين طوبى	پہ غالب ہو جائے گا اور زمین پر پست
لمن ادرك زمانه و	لوگوں کا خاتمہ کر دے گا، بشارت
الحق اوانه و	ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔
شهد ايامه۔ ؎	اور اس دور میں موجود اور اس
	کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاہ پرچموں اور سیاہ لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

؎ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۵۔

سفیانی اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرۂ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہٰذا یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرۂ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ "اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا" یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور دیلم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اور ترکمانی سلجوکی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔

ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا۔ جب ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھیں گے اور ہزارہا افراد لڑ پڑیں گے ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○

عراق

قال السید علی ھمدانی الاصل نجف المسکن ناقلا عن کتاب روضۃ العلویہ قال علیہ السلام اذا قتل فی العراق صبی من سلالۃ النبیؐ وتحکم الجندی انقلب الناس رأسا علی عقب وکثر الھرج والمرج واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سراپا منقلب ہو جائیں گے اور شور وشر بڑھ جائے گا، مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

ویقل الایمان ویکون من خطب علی المنابر عندھم کالجیفة و یخاطر علی نفسه ویقتل بعضھم فی سبیل الدّین والایمان ثم تحصل الاضطراب بین النّاس ویبقی و عندھا تدمر اماکن کثیرة من جھة الشمال ویقتل فیھا خلق کثیرة من الابریاء ثم تحرث قصور الدیار فی البصرة ثم یاتی عصابة من الشام یطالبون الدّین وفی صحة ھذا الجزتامل۔ ـله

ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے نزدیک منبروں سے خطاب کرنے والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گا اور کچھ مدت تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث کی صحت میں تامل ہے۔

ـله

ذات الفلاة الحمرا وفی
عقبها قائم الحق یسفر
عن وجهه بین الاقالیم
والقمر لمضی بین
الکواکب الدریة الاوان
لخروجه علامات عشرہ
اولها طلوع الکواکب
ذی الذنب ویقارب من
الحاوی ویقع فیه هرج
ومرج وشغب وتلك
علامات الخصب ومن
العلامة الی العلامة
عجب فاذ انقضت
العلامات العشرة
اذا ذالك یظهر
القمر الازهر و
تمت الاخلاص علی

میدان میں بنایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اُٹھایا جاتے
گا کہ گویا چمکتے ہُوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دمدار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی[1]
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
وفساد اور شور وشر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیانی عہد تعجب کا ہے۔ جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کلمہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

---

[1] حاوی کا مفہوم واضح نہیں ہے بظاہر یہ جدی ہے جو ایک ستارہ بھی ہے اور ایک برج کا نام بھی ہے

التوحید۔ ۱؎ ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فتنوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر اُدھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے فتنوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیصبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سُرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہوگئی۔ بغداد میں فصیل اوّل کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ و ثمة الفتنة الغبرا والقلادة الحمرا یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہوگا اور سُرخ رنگ کا گلو بند ہوگا (ملاحم و فتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل و غارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ایٹمی اسلحے استعمال ہوں گے۔

۱؎ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۲۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ معلوم کرنا کہ امیرالمومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارہ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دُمدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلا فاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعیب کا ہے۔

✿

مسجدِ براثا

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری حدثنی انس بن مالک وکان خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لما رجع امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام من قتال اھل

جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ نہروان سے پلٹے تو "براثا" پر پڑاؤ ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

النهروان نزل "براثا" وكان بها
راهب في قلايته وكان اسمه
الحباب، فلما سمع الراهب الصيحة
والعسكر اشرف من قلايته
الى الارض فنظر الى عسكر امير
المؤمنين فاستفظع ذالك و
نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن
رئيس هذا العسكر؟ فقيل له هذا
امير المومنين وقد رجع من قتال
اهل النهروان فجاء الحباب
مبادرا يتخطى الناس حتى وقف
على امير المومنين فقال السلام
عليك يا امير المومنين حقا حقا
فقال له: وما علمك باني امير
المومنين حقا حقا؟ قال له: اخبرنا
علماؤنا واحبارنا، فقال له الراهب:
وما علمك باسمي؟ فقال:
اعلمني بذالك حبيبي
رسول الله صلى الله عليه واله

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے
نکل کر امیر المومنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے
کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار
فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا۔ کہ
یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار
کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین
سالار ہیں اور جنگ نہروان سے
واپس آرہے ہے۔ حباب تیزی کے ساتھ
فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی
کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا
السلام علیک یا امیر المومنین حقا
حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم
ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین ہوں
اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء
اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ
نے فرمایا اے حباب! ابھی یہی
کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ
آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟
آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

وسلم فقال له الحباب؛
مد يدك فانا اشهد ان لا
اله الا الله وانّ محمد رسول
الله وانّك على ابن ابي طالب
وصيه۔ فقال له يا امير
المومنين عليه السّلام
و اين تاوى ؟ فقال اكون
فى قلاية لى ههنا فقال
له امير المومنين عليه
السلام بعد يومك هذا
لاتسكن فيها ولكن ابن
ههنا مسجدًا وسمه
باسم بانيه فبناه رجل
اسمه براثا فسمى المسجد
براثا باسم البانى له، ثم قال:
ومن اين تشرب ياحباب: فقال
يا امير المومنين من دجلة ههنا
قال: فلم لا تحفر ههنا عينا
اوبئرا۔ فقال له يا امير المومنين

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا
کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ
کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ
کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی
طالب رسولؐ کے وصی و جانشین
ہیں۔ آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں
ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا
ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ
رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور
اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ
دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد
کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور
ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ حباب!
تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا دجلہ
سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ
یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی
کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور
پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

كلما حفرنا بئرا وجدناها
مالحة غير عذبة فقال له
امير المومنين احفر ههنا بئرا
فحفر فخرجت عليهم صخرة
لم يستطيعوا قلعها - فقلعها امير
المومنين عليه السلام فانقلعت عن
عين احلى من الشهد والذ من الزبد
فقال له يا حباب يكون شربك
من هذه العين اما انه يا حباب !
ستبنى الى جنب مسجدك هذا
مدينة وتكثر الجبابرة فيها وتعظم
البلاء حتى انه ليركب فيها كل
ليلة جمعة سبعون الف فرج
حرام، فاذا عظم بلاؤهم شدوا على
مسجدك ليفطوه ثم وابنه بنيان
ثم وابنه لايهدمه الا كافر
ثم بيتا - فاذا فعلوا ذلك منعوا
الحج ثلاث سنين واحترقت خضر
هم سلط الله عليهم رجلا من اهل

کھود۔ جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان
برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب!
جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر
افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلاے
عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
جمعہ میں ستر ہزار زناکاریاں ہونگی
اور اس مسجد کا راستہ بند کردیں
گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
حج سے روکیں گے، اس وقت
ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
اللہ ان پہ اہل سفح[1] میں سے ایک

[1] عراق کے ایک علاقے کا نام ہے۔

السفح لا یدخل بلدا الا اهلکه
واهلك اهله ثم لیحد علیهم
مرة اخری ثم یاخذهم
القحط والغلا ثلاث سنین
حتی یبلغ بهم الجهد ثم
یعود علیهم. ثم یدخل
البصرة فلا یدع فیها قائمة الا
سخطها واهلکها، واسخط
اهلها وذلك اذا عمرت الخربة
وبنی فیها مسجد جامع فعند
ذلك یکون هلاك البصرة
ثم یدخل مدینه بناها
الحجاج یقال لها واسط،
فیفعل مثل ذلك ثم
یتوجه نحو بغداد، فیدخلها
عفوًا ثم یلتجی الناس الی
الکوفه ولا یکون بلد
من الکوفة تشوش. الامر

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں
داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہریوں
کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان
لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔
اس وقت یہ لوگ تین سال تک
قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور
مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر
ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے
بعد وہ بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو
دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے
ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں
جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت
بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج[1] کے بنا
کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ
جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ
کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت
اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہونگے

---

[1] غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم يخرج هو الذي ادخله
بغداد نحو قبري لينبشه
فيتلقاهما السفياني فيهزمها
ثم يقتلهما ويوجه جيشا
نحو الكوفة فيستعبد
بعض اهلها ويجي رجل
من اهل الكوفة
فيلجئهم الى سور فمن
لجاء اليها امن و
يدخل جيش السفياني
الى الكوفة فلا يدعون
احدًا الا قتلوه وان
الرجل منهم ليمر بالدره
المطروحة العظيمت
فلا يتعرض لها ويرى
الصبي الصغير
فيلحقه فيقتله
فعند ذلك يا
حباب يتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کرلیں گے۔ پھر اہلِ کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مِل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدھا ھیھات ھیھات	تو قتل کر دے گا۔ اے حباب!
وامور عظام فتن کقطع	آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر
المظلم فاحفظ عنی	ہوں گے اور رات کی طرح تاریک
ما اقول لك یا حباب[1]	فتنے پیدا ہوں گے۔ اے حباب!
	جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو[2]

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحائی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلك فان ھذا المسجد یعمرو
لکن اذا ھدم مسجد براثا بطل الحج قیل له
واین مسجد براثا ھذا قال فی غربی الزوراء
من ارض العراق صلی فیه سبعون نبیا و

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

[2] مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخہ سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور سقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا وآخر من یصلی فیہ ھذا واشار بیدہ

الی مولانا علی ابن ابو طالب علیہ السلام۔

اس کام کو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی لیکن جب مسجد براثا منہدم ہو گی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مسجد براثا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے آپ نے ہاتھ سے حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

سیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرمے کے درخت کو کاٹ ڈالا یہ سانحہ ۳۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرملی نے خروج کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت حباب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہو گی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہو گی۔ اس دوسرے انہدام کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہو گی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سفح کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہو گا۔

○

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کردیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں "یعنی فلاں" اور" ان لوگوں" کے الفاظ تقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جدا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومتِ وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیرالمومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ الضار اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیرمعروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات ہیں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحارالانوار کتاب اسماء والعالم صفحہ ۲۰۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم و فضل کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے ناواقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو حجلہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔

○

کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن
لخروج علامات عشرہ
اولھا تحریق الرایات فی
ازقۃ الکوفہ وتعطیل
المساجد، انقطاع الحاج
و خسف و قذف
بخراسان وطلوع
الکواکب المذنبہ
واقتران النجوم وھرج
ومرج و قتل نھب
فتلک علامات
عشرہ من العلامۃ

ایک دوسرے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں (۱) کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳) حاجیوں کا رُک جانا (۴) خراسان میں زمین کا دھنسنا (۵) خراسان میں سنگباری (۶) دم دار ستاروں کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰) غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الی عجب فاذا
تمت العلامات قائم
قائمنا۔[1]

کے درمیان جائے تعجب ہے، تو جب
یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا
قائم قیام کرے گا۔

○

الا وان للباطل جولة و
للحق دولة الا وانی ظاعن
عن قریب فارتقبوا
الفتنة الامویه و
الدولة الکسرویة
ثم تقبل دولة بنی
العباس بالفزع والباس
وتبنی مدینة یقال لها
الزوراء بین دجلة و دجیل
وکفرات ملعون من
سکنها منها تخرج طینت
الجبارین تعلن فیها
القصور و تسبل الستور

آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے
اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ
رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں
پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت
کے منتظر رہو۔ پس بنی عباس کی حکومت
آئے گی خوف و دہشت اور سختی
و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے
گا۔ دجلہ اور دجیل اور فرات
کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا
اس میں سکونت اختیار کرنے
والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت
یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں
محلات ظاہر ہوں گے اور ان

---

[1] نوائب الدهور جلد اوّل صفحہ ۲۷۴۔

ویتعاملون بالمکر و
الفجور فیبتدا ولها بنو
العباس اثنین واربعین
ملکا عدد سنی الملك
ثم الفتنة الغبراء و
القلادة الحمراة فی
عنقها قائم الحق ثم
اسفر عن وجهی بین
اجنحة الاقالیم کالقمر
المضی بین الکواکب
وان لخروجی
علامات عشرة اولها
تحریق الریات رتخریق
الزّوایا فی ازقة
الکوفة وتعطیل المساجد
وانقطاع الحاج وخسف
وقذف بخراسان و
طلوع الکوکب المذنب
واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
یہاں کے لوگ مکر وفریب اور فسق و
فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
کے مطابق پے در پے اس میں حکومت
کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
ہو گی۔ پھر اس کے عقب میں حق
کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
میں پرچموں کا جلایا جانا اور مسجدوں
کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
اور خراسان میں سنگباری اور دمدار
ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسنا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بمباری بھی ہوسکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالبًا اسی کا ذکر خطبہ لولوۃ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○

حجاز۔ نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار فی	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجازکم وجدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفکم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقعوا ظھورہ۔[1]	ظہور کی توقع رکھو

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵

نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیه السلام اذا ملا نجفکم هذا السیل والمطر والمدر وملکت بغداد التتر فتوقعوا ظهور القائم المنتظر۔ [1]

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جاتے اور جب حجاز اور مدر میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہٰذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔

۲۔ امیرالمومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵۔

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مَدَر میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تاتاریوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی زمانے کے عرصہ میں ہوں گے۔ لہذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مَدَر یمن کا ایک دیہات ہے جو شہرِ صنعا سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

○

قبرِ کمیلؒ

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام قال کمیل بن زیاد یاسیدی ان لی سوال	کمیل ابن زیاد نے امیرالمومنینؑ سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیا اس

معك والحياء يمنعی
عن ذلك فقال قل ياكميل
ماتريد قال محاورتی
قبری بقربك وتوجه
اليه فقال ياكميل ان
قبرك هنا فقال ياسيدی
انه بعيدة عنك قال
كلا سيكون قريبًا
واعلم انه فی آخر
الزمان تحيط بقربك قصور
والحدائق وفی كل
قصر مصباح يحرسك
ومراة ينظر بها
البعيد والقريب و
هی علامات قائمنا آلِ
بيت رسول الله۔

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے
کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا!
میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے
جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا یا کمیل! تمہاری قبر یہاں
بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو
آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا
ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے
گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے
میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ
مکانات اور باغات ہوں گے اور
ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری
نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ
ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں
نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے
قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کی علامات ہیں[1]

میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

---

[1] روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی صفحہ ۳۶۶

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوًا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوُئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد حنانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی حنانہ ہو گیا ہے۔

○

مصر و شام

۱

عن ابی الحسن علیہ السلام کانی برایات من مصر مقبلات خضر مصبغات حتی تاتی الشامات فتھدی الی ابن صاحب العصبات [1]

امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا مَیں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوُئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

۲

عنہ علیہ السلام سئل

امام علیہ السلام سے کسی نے

[1] الزام الناصب۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۷۔

عن الفرج فقال ترید	فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا
الاکثار ام اجمل لك	تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے
قبل بل تجمل لی	بیان کروں یا اختصار سے ؟ عرض
قال اذا رکزت رایات	کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے
قیس بمصر ورایات	فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں
کندہ بخراسان [۱]	اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز
	ہو[۲] جائیں تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام، لبنان اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔

العصیات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصیات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ صاحبِ وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

یہ عصا کون سے ہیں ؟ یا وصیتیں کیا ہیں ؟ ان کا صاحب کون ہے اور

---

[۱] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۷۔

[۲] الخرائج والجرائح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

١

عن علی علیہ السلام قال اذا اختلف اصحاب الرایات السود خسف بقریۃ من قری ارم وسقط جانب مسجدھا الغربی، ثم یخرج بالشام ثلاث رایات الاصحب والابقع والسفیانی فیخرج السفیانی من الشام والابقع من مصر فیظھر السفیانی علیھم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف کریں تو ارم[1] کی بستیوں میں سے ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کا مغربی حصّہ منہدم ہو جائے گا۔ اس وقت شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے اصحب، ابقع اور سفیانی۔ سفیانی شام سے خروج کرے گا اور ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں پر غالب آجائے گا۔

---

[1] ارم کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض دمشق کو کہتے ہیں۔ ارم ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذربائیجان کا ایک علاقہ ہے اور ارم ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل معجم جلد ۱، صفحہ ۹۱ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

٢

مسنداً عن عبد الله ابن منصور عن الصادق عليه السلام سئل عن اسم السفياني فقال وما تصنع باسمه اذا ملك كنوز الشام الخمس دمشق وحمص وفلسطين والاردن وقنسرين فتوقعوا عند ذالك الفرج قلت يملك تسعة اشهر قال لا ولكن يملك ثمانية اشهر لا يزيد يوما۔

عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

○

شام

عن ابي جعفر عليه السلام قال للراوي الزم الارض ولا تحرك يدا ولا رجلا حتى

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

سیحون وجیحون والفراتین	سیحوں، جیہون، دجلہ، فرات، نیل
والنیل ینصر الله	پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت
اهل بیته علی	اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت
الضلال فلا ترفع	رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر
لهم رایة الی یوم	قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند
القیامة۔ [1]	نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراط مستقیم نے غالباً اسے تلخیص کر کے نقل کیا ہے اور بعینہٖ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○

گرہن

مسندا عن الباقر	امام محمد باقر علیہ السلام نے
علیه السلام آیتان تکونان	فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمدؐ
قبل قیام القائم علیه	کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی
السلام لم یکونا منذ هبط	اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

---

[1] الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

آدم الی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شهر رمضان والقمر فی اخره فقال الرجل یابن رسول اللہ تنکسف الشمس فی آخر الشهر و القمر فی النصف فقال علیه السلام انی لاعلم بما تقول ولکنهما آیتان لم یکونا منذ هبط آدمؑ۔

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ فرزند رسولؐ! سورج گرہن آخر ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

○

مسندا عن ورد عن ابی جعفر علیه السلام آیتان بین یدی هذا الامر خسوف القمر لخمس وعشرین وکسوف الشمس لخمس عشرة ولم یکن ذالك منذ هبط آدم الی الارض و عند ذالك سقط حساب المنجمین۔

ورد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائے گا۔

○

جمادی الثانیہ ورجب

و فی العوالم منه علیه	عوالم میں امام جعفر صادق علیہ
السلام اذاان قیامه	السلام سے روایت ہے کہ جب
مطر الناس جمادی	قیام قائم کا وقت آجائے گا تو
الاخره وعشرة ایام	پورے جمادی الثانیہ اور رجب
من رجب مطر المرتر	کے دس دنوں میں ایسی بارش
الخلائق مثله فینبت	ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو
لحوم المؤمنین وابدانهم	گی اس سے مومنین کے گوشت
فی قبورهم وکانی	اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے
انظر الیهم مقبلین	اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ
من قبل جهینة	وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں
ینفضون شعورهم من	اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر
التراب۔ [1]	رہے ہیں

○

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۔

صفر

عن كتاب عبد الله بن بشار رضيع الحسين عليه السلام اذا اراد الله ان يظهر قائم آل محمدؐ بدأ الحرب من صفر الى صفر وذلك اوان خروج المهدیؑ [1]

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی کا زمانہ ہوگا۔

---

[1] الزام الناصب جلد۲ ۔ صفحہ ۱۲۵۔

خروج

روایتِ ابوذرؓ

رویتا عن ابی ذر انه کان
یوشک ان یاتی علی الناس
زمان یغبط فی خفیف الحاذ
یعنی الذی لا اھل لہ ولا ولد
کما یغبط الیوم ابو عشر من
الاولاد وتمر الجنازۃ فی
السوق فیھز الناس روسھم
و یقولون لیت احدنا کان
مکانه فقال عبادۃ الصامت
یا ابا ذر ان ھذا امر
عظیم فقال لھم الامر اعظم
مما یطؤن رسول اللہ
قایکون فی آخر الزمان
دیدان القراء فمن ادرک
ذلک الزمان فلیعوذ
باللہ من شرورھم ثم

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہو گی۔
جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں
گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
مرجاتے۔ عبادہ بن صامت نے
کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
عجوبہ ظاہر ہو گا۔ رسول اللہ نے
فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
گائیں گے اور استخفاف کریں گے
جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
لوگوں کے شر سے پناہ چاہے۔ پھر

يظهر فلانص البرد فلا يستحي يومئذ من الزناء المتمسك بدينه اجره كاجر خمسين وفي رواية ابن مسعود وان تغلو مهور النساء عن الخيل ثم يرخص فلا يغلو الى يوم القيامة۔[1]

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی اور لوگ سُود کے استعمال سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابنِ مسعود کی روایت میں ہے کہ اس وقت عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور قیامت تک کمی نہ ہوگی۔

○

خُطبہ عجمار

بعد كلام طويل له عليه السلام فيما يخبر من الملاحم العظام يقول وينكر الاخ اخاه ويعق الولد اباه وتذم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیتے ہوئے مختلف جنگوں اور فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

---

[1] ؎

النساء بحولتهن وتسخر النساء والامهات بناتهن و ينغمس الفقهاء بالكذب و يميل العلماء للريب و ينكشف الخطاء عن الحجب وطلع الشمس من المغرب وينادي مناد من السماء يا ولي الله الى الاحياء يظهر قائمنا المغيب فيقدمه الروح الامين ويليه الكتاب المبين ثم مواريث الانبياء و يديه الشهداء هم عيسى بن مريم فيبايعونه في البيت الحرام فيتم الله له اصحاب مشوره فيتقوعلى بيعة ثاني بهم الملائكة۔

باپ کو عاق کردے گا، اور عورتیں اپنے شوہروں کی مذمت کریں گی، اور مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، علمار رشک و شبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ چیزوں سے پردے اُٹھ جائیں گے اور سُورج مغرب سے طلوع کرے گا اور ایک ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ! زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس وقت ہمارا قائم جو پردۂ غیب میں ہوگا وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین اور انبیار کی میراث دیں گے۔ اس وقت اس کے پاس گواہی دینے والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا الطبسی نے الشیعۃ والرجعۃ جلد ا صفحہ ۱۴۵-۱۴۶ پر، دوحۃ الانوار تالیف شیخ محمد یزدی صفحہ ۱۴۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دوحۃ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔

○

خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال فی حدیث آخر ثم یقع التدبر والاختلاف بین آراء العرب والعجم فلا یزالون یختلفون الی ان یصیر الامر الی رجل من ولد ابی سفیان یخرج من وادی الیابس من دمشق فیھرب حاکمھا منہ یجتمع الیہ قبائل العرب ویخرج الربیعی والجرھمی والاصھب وغیرھم

امیر المومنینؑ نے ایک حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب وعجم رایوں میں اختلاف وافتراق ہوگا وہ بھی اختلافات میں الجھے ہوتے ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق کی وادی یابس سے خروج کرے گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعی، جرہمی اور اصب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشغب
فيغلب السفياني على كل
من يحاربه منهم
فاذا قائم القائم (عج)
بخراسان الذى اتى من
الصين وملتان وجه السفيانى
فى الجنود اليه فلم
يغلبوا عليه ثم يقوم
منا قائم بجيلان بعينه
المشرقى فى دفع شيعة
عثمان ويجيبه الابر والديلم
ويجدون منه النوال
والنعم وترفع لولدى
البنود والرايات ويفرقها
فى الاقطار والحرمات و
ياتى الى البصرة و
ويخربها ويعمر
الكوفة ويوربها و
يعزم السفيانى على

گے۔ اور فتنہ وفساد پھیلائیں گے
پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
کرنے والے پر غالب آجائے
گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
شیعیان عثمان کو دفع کرتے ہیں،
مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
ابر و دیلم کے لوگ اس کی موافقت
کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کردے
گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتاله ويهـمع عساكره
باستيصاله فاذا جهزت
الالوف فصفت الصفوف
قتل الكبش المخروف
فيموت الثائر ويقوم
الاخر ثمّ ينهض اليمانى
لمحاربة السفيانى
ويقتل النصرانى فاذا
هلك الكافر و
ابنه الفاجر ومات
الملك الصائب و
مضى لسبيله النائب
خرج الدّجال وبالغ
فى الغواء والاضلال ثم
يظهر آمره وقاتل
الكفرة السلطان المامول
الّذى تحير فى غيبة العقول
والتّاسع من ولدك يا
حسينؑ يظهر بين الرّكنين

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
گا تو جب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
تو خون کا انتقام لینے والا مر جائے
اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا، پھر
یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
کھڑا ہو گا اور نصرانی قتل ہو جائے
گا، تو جب کافر اور اس کا فاجر
بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
رائے رکھنے والا بادشاہ مر جائے
اور اس کا نائب بھی اسی راستے
پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
کافروں کا قاتل اور مرکز امید بادشاہ
ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
متحیر ہوں گی، اور اے حسینؑ! وہ تیری

يظهر على الثقلين ولا	نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام
يترك في الارض الا	کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر لپیت
دنين طوبى للمؤمنين	افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو
الذين ادركو زمانه	ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے
والحقوا اوانه و	اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے
وشهدوا ايامه ولا	اور اس کی قوموں سے ملاقات
قوا قوامه۔[1]	کریں گے۔

○

خروج

۱

مسندا عن الصادق	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
عليه السلام خروج الثلثه	کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان
الخراسانى والسفيانى واليمانى	تینوں کا خروج ایک ہی سال،
فى سنه واحدة فى شهر	ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں
واحد فى يوم واحد وليس	ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی
فيهاراية باهدى من	سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

---

[1]

رایة الیمانی یهدی الی الحق۔ ۱؎

کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

— ۲ —

مسند عن الصادق علیه السّلام خمس قبل قیام القائم علیه السلام الیمانی والسفیانی و المنادی ینادی من السماء وخسف بالبیداء و قتل نفس الزکیه۔ ۲؎

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آلِ محمد کے قیام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) آسمان سے ایک منادی کی آواز (۴) بیدار میں زمین کا دھنس جانا (۵) قتل نفس زکیہ۔

— ۳ —

عن کمیل ابن زیاده عن امیر لمومنین علیه السلام قیل ومن علائم الظهور خروج ابن الحسن من مکة وقتل رجل فاطمی بالکوفة وتخریب

کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکّہ سے خروج، کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل، قبور

۱؎

۲؎

قبور الائمة وسلطنت رجل	ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
طبری وتبدیل البسة الاسلامیه	طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
وتغیر سنن النبویة و	تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر
وتمایل الناس الی	ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیت
مذهب المزدکیة[1]	کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کسی شخص نے ۱۳۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔ لیکن ترتیب مقدم ومؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا"

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۲۹۵ کے بالائی حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره
احکام الکتاب فانتظروا انزول البلاء
کالغیب من السحاب وقیام قطب

---

[1]

القتل فی الدنیا فعند	کریں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
ذالك یجتمع اهل المکّة	ہو جائے گی، اس وقت اہل مکّہ
الی السفیانی ویخوفونه	جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب
عقوبة الله عز وجل	کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
فیامر بقتلهم وقتل	قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
العلما والزهاد فی جمیع	علاقوں میں علماء زہاد کو قتل کرائے
الافاق فعند ذالك یجتمعون	گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
الی رجل من قریش له	شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
اتصال الی رسول الله (وهو	آلِ رسولؐ سے ہوگا (وہ امام مہدیؑ
الامام المهدی) بهلاك	ہوں گے) اور سفیانی کی ہلاکت
السفیانی۔ ؎	کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)

○

خروج مغربی

عن کعب الاخبار	کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
قال خروج المهدی الویة	مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

؎

تخرج من قبل المغرب عليها رجل من كندة اعرج فاذا ظهر اهل المغرب على اهل مصر فبطن الارض يومئذ خير لاهل الشام۔

جو مغرب کی طرف سے خروج کریں گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہلِ مغرب اہلِ مصر پر حملہ آور ہوں تو اس وقت شام والوں کے لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر ہوں گی۔

بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جده عمر ابن سعد قال، قال امیرالمومنین علیہ السلام لا یقوم القائم حتی تفقا عین الدنیا وتظهر الحمرة فی السمآء وتلك دموع حملة العرش علی اهل الارض وحتی یظهر فیهم قوم لا خلاق

عمر ابن سعد نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائمؑ اس وقت تک قیام نہیں کرے گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو اور یہ سرخی عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو اہلِ زمین کے لیے جاری ہوں گے یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدي و	ہوں گے جو توفیقاتِ الٰہی سے دور ہوں
هم براء من ولدي	گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
تلك عصابة رديئة	دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
لا خلاق لهم على الاشرار	سے بیزار رہوں گے۔ وہ لوگ
مسلطة و للجبابره	پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
مفتنه و للملوك مبيره	وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
يظهر في سوادا لكوفة	کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
يقدمهم رجل اسود	ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
اللون والقلب رث الدين	کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
لا خلاق له مهجن	شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
زنيم عتل تدا ولته	ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
ايدي العواهر من	اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
الامهات من شر نسل	دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
لا سقاها الله المطر	عیب دار بخیل اور پر غرور ہوگا۔ وہ
في سنة اظهار	بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
غيبة المتغيب من	ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
ولدي صاحب الراية	کے سال اللہ اسے بارش سے
الحمرا والعلم	سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
الاخضري يوم	پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
وهيت، ذلك يوم فيه
صيلم الاكراد والشراة
وخراب دار الفراعنه
ومسكن الجبابرة
ماوی الولاة الظلمة
وام البلاء واخت العار
تلك ورب علی یا عمر
ابن سعد بغداد الا لعنه
الله علی العصاة
من بنی اُمية وبنی
فلان الخونه الذين
يقتلون الطيبين من
ولدی ولا يراقبون فيهم
ذمتی ولا يخافون
الله فيما يفعلونه
بحرمتی ان لبنی

ان نا اُمید لوگوں کے لیے عجیب
دن ہوگا، جو انبار[1] اور ہیت
کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
صیلم اکراد اور پست طینت لوگ
ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
جباروں کا مسکن، ظالم حکمرانوں
کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
کا مرکز تباہ ہوگا۔ اے عمر ابن سعد!
رب علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
نہیں کریں گے۔ ایک دن

؂

العباس يوما كيوم الطموح ولهم فيه صرخة كصرخة الحبلى الويل لشيعة ولد العباس من الحرب التي سنح بين نهاوند والدينور تلك حرب صعاليك شيعة علي يقدمهم رجل من همدان اسمته على اسم النبي منعوت موصوف باعتدال الخلق وحسن الخلق ونضارة اللون له في صوته ضحك وفي اشفارة وطف وفي عنقه سطع فرق الشعر مفلج الثنايا على فرسه كبدر تجلى عنه الغمام تسير بعصابة خير عصابة آوت وتقربت ودانت لله بدين تلك الابطال من العرب الذين يلحقون حرب الكريهة والدبرة

بنی عباس تباہ وبرباد ہو جائیں گے اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چیخیں گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے متبعین پر اس جنگ سے جو نہاوند اور دینور کے درمیان ہو، وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے رنگ میں تازگی اور آواز میں ہنسی کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی، بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے پر چودھویں کے چاند کی طرح جو بادل سے ظاہر ہوگا سوار ہوگا، وہ اللہ کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداءِ ان للعدو یوم ذالك الصیلم والاستصال۔[1] میں شریک ہوں گے۔ اس دن ان کے دشمنوں کی تباہی ہو گی۔

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلۂ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد لعنہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دوست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔

۲۔ آلِ محمدؐ علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے ردِّ عمل کے طور پر آسمان پر ایک سُرخی ظاہر ہو گی، جسے امیرالمومنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا لشکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سوادِ کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

---

[1] ۵۔

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ سے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رُو سے پست ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بدنسب اور بُرے لوگ ہوں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جبابرہ اور اشرار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب و اکراد کے درمیان انبار اور ہیت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام امادی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیرالمومنینؑ کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ نہاوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ نہاوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔

توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ظہور مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابوُ محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا، خروجِ سفیانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور زمینِ بیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابوُ محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سُرخ ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تیئسویں رمضان کی شب میں جو جمعہ کی شب ہو گی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

مہزم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے مہزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصولِ کافی کلینی (۳۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۴۲ھ) اور غیبتِ طوسی (۴۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التمحیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلا ہے اور بلا کے بعد آسائش ہے ہے۔ حالانکہ ستر گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ستر معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو و اثبات اور مسئلہ بداء پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمدؐ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں، جس سے حقیقت منتظر کے عہدِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و مسلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے۔ سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دواپر یگ کا آغاز ہوا اور دواپر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریکی اور شر کا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ جو طوفان نوحؑ کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں [1] یہ گفتگو کلجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جا سکے۔ منو اسمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ —— ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیئے جون ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیئس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دُنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

---

[1] لہ

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابلِ غور ہے" اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب آخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے۔ جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے ۔[۱]

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجگ کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلنکی اوتار ظہور کریں گے۔ کلجگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) عیسوی سے سن بیس سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اوتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (مکہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کاربند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے۔ شاید اس سے رجعت کا دور مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

---

[۱] شری مد بھاگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲۔

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتہً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آلِ محمدؐ میں تحریر کیا ہے[1]

شریمد بھاگوت، اسکنڈ ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکرورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور بنا ؤ چھوڑ کر جو ان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی۔ براہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہو گی۔ بیاپار میں بہت چھل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گے۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ لحاظ نہ کریں گے۔ استری

---

[1] ظہور قائم آلِ محمد از مذاہب عالم مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶۔

اور پرش کا چیت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پہ بال رکھیں گے۔پرلوک (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچّہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھاویں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جاویں گے۔

کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کا بدہ کریں گے کام کو دودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت ،عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانہ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج یعنی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اوّل

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً
مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پیڑی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ
جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی۔ مگر اُس
نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714-	1727
3 GEORGE II	"	1727.	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV	"	1820	1830
6 WILLIAM IV	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA		1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE V		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition this rule came to an end but after some time.

سوم

اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے، جو کہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیرداری کا خلافِ انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سُورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ ادے پور ہے۔ کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندر جی کے اولاد اکبر جن کا نام لَو تھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیراگراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیراگراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۴۴۳) ننانوے برس کے موں کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست یگ زمانۂ رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ء عیسوی سے ۲۰۰۰ء عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور ادبی اور علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفۂ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابد الآباد تک روشن رہیں گے

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دَور اور نیم دور۔ اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیراگراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانۂ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سربمہر پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہٰذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دائمی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۶۰۱ ق م میں ہوا۔ جب بیت المقدس، بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ۔۲ اور سلاطین۔۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوے (۱۲۹۰) سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہو گئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزول مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرۂ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفا اور منجمین اور اصحاب علم و جفر و رمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعیّن کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدّین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابو ریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ نے نثر و نظم میں اشارات تحریر کیے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ینابیع المودۃ میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ینابیع المودۃ میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فعند فنا خاء الزمان وذالها

علیٰ فاء مدلول الکرور یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ھ سے ۱۳۸۹ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرۃ الابرار و محاصرۃ الاغیار تالیف محی الدین عربی جزء اوّل صفحہ ۱۴۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قران اعظم جس کی مدت ۹۸۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قران اعظم سے آٹھ سو تیئس سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قران کے ۱۵۷ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے ربع چہارم میں سے ۸۸ سال گزر رہے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قران کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سیّد محمد صالح حسینی نے برہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴ حاشیہ)

صاحب نورالانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلا و محدثین اور عرفا و منجمین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک ودھشت ناک اور عظیم ہوں گے جنھیں خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۴ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۰ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آلِ محمدؐ میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک تحریر ہے۔ جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل اس کی صورتِ حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحارالانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے ابُو بعید سے نقل کیا ہے عیاشی کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس اعتبار سے عیاشی سے ابو بعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیئے جب کہ صرف خثیمہ کا نام ملتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبدالرحمٰن ایک مجہُول الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابو بعید کی بابت کتب رجال میں نہ مدح ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے جعل کرنے کا کوئی داعی موجُود نہیں تھا اور بظاہر اس کے جعل سے نہ جلب منفعت کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفع ضرر کا لہٰذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو۔ جس کے سبب اس روایت میں بعض قابلِ گرفت پہلو نظر آرہے ہیں۔ علماء نے اس روایت کو مشکل اور متشابہ قرار دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے آلِ محمدؐ کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے " ویقوم قائمنا

عند انقضاء ها بالر - ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الرٰ میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپردِ قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الرٰ مراد ہوں۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں سہو کتابت کا احتمال دے کر اسے المر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الرٰ کے ساتھ ایک المر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ ۱۲۵۵+۲۷۱ = ۱۴۲۶ - واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اوّل سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ الٓمٓ اور طٰہٰ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے "درۃ الباہرۃ من اصداف الطاہرۃ" (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحتضر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے: "ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوّت و ولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مردی اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین و معرفت کے شیر اور علم و عمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف و قلم ہم ہیں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا لوا ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفاء ہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلّہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا۔ روح القدس نے آسمانِ سوم کی جنت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا

سینفجر لھم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران لتمام الطواویہ والطواسین من السنین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طواویہ اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۲۱ پر المحتضر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سارے الٓمٓ مراد ہوں اور وہ سارے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آلمٓ ہے۔ جیسے المصٓ اس لیے یہ سارے مل کر طٰہٰ اور طواسین کے ساتھ ۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو توجیہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ توجیہ ان میں کی بہترین توجیہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت معین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحّت کو فرض بھی کر لیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بدا کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز و اشارہ سے بھی[1] اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں مجلسی نے بحار (جلد ۵۲) میں المٓ اور طٰہٰ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۵) میں طواویہ اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے بعض محققین نے اسے الروضۃ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الرٓ و طٰہٰ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر الرٓ ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طٰہٰ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہٰذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

---

[1] غالباً عرفا و منجمین وغیرہ نے اسی بات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہوسکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سال ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کرلینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنین ہمارے سوئے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد

Electronic Copy made for use of my children living abroad
Talibe Dua
S. Nazar Abbas

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوق
۲] علامہ مجلسی
۳] علامہ ساظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید سجاد حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ناز زہرہ
۱۷) سیدہ نفیسہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) انعام محی الدین
۳۳) سید کاظم علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم